UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232840
UNIVERSAL
LIBRARY

ما شاء الله لا قوة الا بالله

بتائید مالک الملک حق و توفیق پادشاه خداوند مطلق درین زمان مسرت اقتران هر سه دفتر اوّل و دوم و سوم

تاج الاقبال تاریخ ریاست بهوپال

۱۲۹۰

صدر آرای ایوان فضل و کمال پرده کشای چهره شاهد اقبال

باهتمام ابی عمران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت فیض تربیت برادر اعظم محمد مصطفی خان مرحوم مبرور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۰ھ

فہرست ہر سہ دفتر اردو تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال

دفتر اول
حکام بھوپال کا حال نواب نظیر الدولہ نظیر محمد خان بہادر کے زمانے تک

صفحہ		
۲	بیان	حمد و نعت مع وجہ تالیف کتاب مین
۴	فصل ۱	سردار دوست محمد خان بہادر کے حال مین
۸	فصل ۲	نواب یار محمد خان بہادر کے بیان مین
۹	فصل ۳	نواب فیض محمد خان بہادر کے ذکر مین
۱۲	فصل ۴	نواب حیات محمد خان بہادر کے حالات مین
۲۳	فصل ۵	نواب غوث محمد خان بہادر کی لڑائیون مین
۲۸	بیان	پہلی اور دوسری لڑائی کا
۲۹	بیان	تیسری اور چوتھی اور پانچوین لڑائی کا
۳۰	بیان	چھٹی اور ساتوین لڑائی کا
۳۲	فصل ۶	نواب نظیر الدولہ نظیر محمد خان بہادر کے حال مین
۳۳	نقل	عہدنامہ فیمابین سرکار انگلشیہ و سرکار بھوپال
۳۵	نقل	سند اسلام نگر کی
۳۶	فصل ۷	نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ کے احوال مین
۴۱	فصل ۸	نواب جہانگیر محمد خان بہادر کے بیان مین

دفتر ثانی
نواب خلد نشین سکندر بیگم صاحبہ کا حال

صفحہ		
۲	بیان	حمد و نعت مع تفصیل فصول مین
۳	فصل ۱	ذکر نیابت میان فوجدار محمد خان و صدارت مصنفہ کتاب مین
۷	فصل ۲	شادی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے بیان مین
۱۰	تفصیل	سامان جہیز اور مصارف کی
۱۰	فصل ۳	بندوبست زمانہ غدر و صدر نشینی خلد نشین وغیرہ مین
۱۶	تفصیل	خلعت صدر نشینی نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کی
۱۷	فصل ۴	سفر جبلپور اور پرگنہ بیرسیہ کے پانے مین
۱۸	بیان	ترجمہ سند تملیک پرگنہ بیرسیہ مین
۲۰	فصل ۵	سفر الہ آباد و حصول تمغا و سیر بلاد مین
۳۶	فصل ۶	سفر اکبرآباد کے بیان مین
۳۹	تفصیل	مبلغ نذر لاٹ صاحب و مصارف سفر کی
۳۹	فصل ۷	سفر مبارک حج بیت اللہ شریف مین
۴۸	فصل ۸	سفر ثانی اکبرآباد وغیرہ و رحلت خلد نشین مین
۵۴	خاتمہ	کتاب مع تاریخ اختتام طبع

دفتر ثالث
ذکر حکومت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دام ظلہا کا اوائل ۱۲۸۹ ہجری تک +

صفحہ	عنوان
۲	**بیان** — حمد و نعت مع تفصیل فصول مین
۳	**فصل ۱** — ذکر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ تا اختتام دورۂ نظامت جنوبی
۶	**نقل** — اسپیچ و اشتہار کرنیل ارچی بیڈ صاحب بہادر
۱۰	**بیان** — دورۂ ضلع جنوب ریاست بھوپال
۱۴	**فصل ۲** — درود فرمان ملکہ معظمہ و سفر کلکتہ و دورۂ نظامت مغربی
۱۵	**بیان** — مضمون نامہ بنام وزیر اعظم نواب گورنر جنرل بہادر
۱۶	**بیان** — ترجمہ چٹھی وزیر اعظم نواب گورنر جنرل بہادر
۱۷	**بیان** — القاب و آداب ملکہ معظمہ و شاہزادہ ڈیوک آف اڈنبرا وغیرہ
۱۸	**بیان** — القاب و آداب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر
۱۹	**تفصیل** — مذاہب مستحضرۂ دانایان فرنگ کی
۲۰	**بیان** — دورۂ نظامت مغرب و بعض انتظام جدید کا
۲۳	**فصل ۳** — دورۂ نظامت ضلع مشرق مین
۲۴	**بیان** — بعض انتظامات عمدہ کا
۲۶	**فصل ۴** — مشتمل پانچ تذکرون پر
۲۶	**تذکرہ ۱** — نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ کے جشن نشرہ مین
۲۶	**تذکرہ ۲** — نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے نکاح ثانی مین
۳۵	**تذکرہ ۳** — دورۂ ثانی نظامت ضلع جنوب وغیرہ مین
۳۸	**تذکرہ ۴** — درود نامۂ خلعت دوم ملکہ معظمہ مین
۴۹	**تذکرہ ۵** — حصول خطاب و تمغا و نشان مین
۵۳	**بیان** — سفر بمبئی کا
۵۶	**بیان** — سفر سورت کا
۵۸	**بیان** — احمد آباد گجرات مع مصارف راہ کا
۶۰	**فصل ۵** — تحقیق قوم میرازی خیل و داخل و مصارف و محکمجات مین
۶۱	**شجرہ** — اسمای اولاد نور محمد خان مرحوم میرازی خیل کا
۶۲	**بیان** — آمدنی و خرچ ریاست بھوپال کا
۶۷	**تفصیل** — نقشجات ہفتہ وار کی جو پیش ہوتے ہین
۷۱	**بیان** — جاگیرداران درجۂ اول کا
۷۲	**بیان** — جاگیرداران درجۂ دوم و سوم و چہارم کا
۷۳	**بیان** — مردم شماری و خانہ شماری سوای جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا
۷۴	**بیان** — خانہ شماری و مردم شماری جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا
۷۴	**فصل ۶** — ذکر مساحت و پرگنات و پیداوری غلہ و میوہ
۹۳	**فصل ۷** — بھوپال کے احوال مین
۹۸	**فصل ۸** — کارپردازان خیرخواہ کے حالات مین
۱۰۰	**تقریظ** — نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر
۱۰۲	**خاتمہ** — صاحب مطبع کی طرف سے
۱۰۵	**بیان** — اسمای فرمانروایان بھوپال کا

تاریخ طبع از محمد عبدالرحمن شاکر
تاج الاقبال حال بھوپال
ہے جام جہان یہ جام شیرین
طیار ہوا جو طبع ہوکر
مشہور ہوا بنام شیرین
شاکر نے لکھا سن از رہ حسن
شیرین کا یہی کلام شیرین

إن في ذلك لآيات لقوم يعقلون

بتوفیق مالک الملک برحق و تایید پادشاه مطلق از تصنیف شریف و تالیف لطیف

[illegible]

تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال

[illegible] تاج آسمان حکمرانی و نوشابه جلال روشنک نواب [illegible]

باهتمام احقر [illegible] محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافته [illegible] معظم محمد مصطفی خان بهادر

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۹ھ

۲۲۰۶
دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر بسجود ہونا خامہ بلاغت طراز کا آستانہ حمد اوس سلطان حقیقی پر زیبا ہی جسنے ہبوب نسیم دلکشای عدل و داد سلاطین نیک نہاد سے چمن زار دنیا کو سرسبز و شاداب پایا اور حدیقہ عالم مین کیا خوب شجر بیخزان نصفت لگایا جسکا ثمرہ نجات ارین حکام حق پژوہ کے ہاتھ آیا اور صفیر انگیزی عندلیب قلم اعجاز رقم گلزار نعت سرور انبیا مین سجا ہی کہ جسنے بارگاہ قرب دانی مین مرتبہ قاب قوسین او ادنی کا پایا اور غایت ترحم ذاتی سے اپنی امت گنہگار کو مژدہ اپنی شفاعت کاملہ کا سنایا صلی اللہ وسلم علیہ علی آلہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین

امابعد سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۶۹ع مین میجر ڈیورنڈ صاحب بہادر پولیٹیکل اجنٹ بھوپال نے نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین سے کہا کہ جسطرح کتاب واقعات بابری بابر بادشاہ دہلی نے اپنے احوال مین لکھی ہے اسیطرح اگر آپ ایک کتاب تاریخ جس سے احوال و سوانح سابق و حال و حقیقت بنیاد ریاست بھوپال معلوم ہو تالیف کرین تو آپکی نیکنامی ہند سے ولایت انگلسیہ تک پہنچیگی اونہون نے اس مشورے کو پسند کیا اور دفتر ہائے ریاست سے لوازمہ تاریخ نویسی بکوشش تمام فراہم کرکے سترہ برس مین ایک موٹی سی لمبی چوڑی کتاب لکھی ہنوز وہ کتاب اتمام کو نہ پہونچی تھی کہ جناب موصوفہ نے جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی اور کارخانہ تالیف برہم ہو گیا جو کہ تاریخ ایسا فن ہے کہ ہر عہد کے حکام کو اوسکی طرف توجہ و احتیاج ہے اور ہر مذہب و مشرب والا اوسکے دیکھنے سننے کا محتاج ہے خصوصا حکام دولت انگلسیہ کو اوسکے جمع و دریافت کرنے مین بڑا

اہتمام ہی اور ضبط وقائع ہر ملک و سوانح ہر ملت پر توجہ تام ہی کیونکہ حوادث عالم اور تفاوت مراتب بنی آدم اوس سے بخوبی ظاہر ہوتے ہین اور تاریخ جاننے والے اسباب صلاح و فساد امارت سے ماہر ہوتے ہین اسلیے اس نیازمند بارگاہ خداوند عالم نواب شاہجہان بیگم نے غرہ محرم ۱۲۸۸ ہجری مین اوس کتاب کو بطور خود از سر نو لکھا اور تین دفتر مختصر پر مرتب کیا اور نام اوسکا تاج الاقبال تاریخ بھوپال رکھا یہ کتاب زبان فارسی و انگریزی و اردو مین لکھی ہی تاکہ ہر شخص اوس سے نفع اوٹھاوے اور اسکے مضامین و احوال پر اطلاع پاوے

پہلا دفتر ہی مشتمل آٹھ فصل پر

فصل اول بیان مین آنے سردار دوست محمد خان بہادر میرازی خیل کے کشور افغانستان سے ملک ہندوستان مین اور حاصل کرنا ملک و دولت کا بہ ترددات نمایان دم انتقال تک
فصل دوسری بیان مین عہد ریاست نواب یار محمد خان بہادر کے اونکی رحلت تک
فصل تیسری بیان مین عہد حکومت نواب فیض محمد خان بہادر کے اونکے انتقال تک
فصل چوتھی وقائع عہد فرماندہی نواب حیات محمد خان بہادر مین اور دیوانی چھوٹے خان اور نیابت مرید محمد خان کے اور آنا میان وزیر محمد خان بہادر کا بھوپال مین تا انتقال نواب ممدوح
فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے اور کیفیت لڑائی کی فوج راجہ ناگپور و گوالیار سے اور محاصرہ کرنا اونکا شہر بھوپال کو بہت فوج کے ساتھ اور ذکر بہادری سربازی میان وزیر محمد خان بہادر کا اور صاحب اختیار ہونا اونکا ریاست پر تا واقعہ انتقال
فصل چھٹی ذکر حکومت نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر مین اور ہونا عہد و پیمان کا ساتھ اہالی دولت انگلشیہ کے تا سانحہ انتقال
فصل ساتوین بیان مین عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ کے
فصل آٹھوین بیان مین احوال حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ کے اونکے سانحہ وفات تک

دفتر اول مشتمل ہشت فصل

فصل پہلی سردار دوست محمد خان بن نور محمد خان بن جان محمد خان بن خان محمد خان

میرازی خیل ۱۱۲۰ سنہ گیارہ سو بیس ہجری آغاز سلطنت بہادر شاہ پسر عالمگیر مین تیراہ
سے جو متصل درۂ خیبر واقع ملک افغانستان ہے ہندوستان مین آکر لوہاری جلال آباد مین
مقیم ہوئے اور وہان ایک پٹھان سے لڑے اور اوسکو قتل کرکے بخیال بازپرس
جلال خان حاکم جلال آباد شاہجہان آباد مین وارد ہوئے اور ہمراہ اوس فوج شاہی کے
جو صوبہ مالوہ پر مامور ہوئی تھی روانہ ہوئے اور مالوہ مین آکر پہلے سیتامئو کے راجہ پاس
نوکری کی پھر وہان سے نوکری چھوڑکر محمد فاروق حاکم شہر بھیلسہ کے پاس آئے اور اپنا
اسباب بھیلسہ مین رکھکر تنہا کسی سردار مالوہ کے پاس جاکر نوکری کی اور اوس سردار
کے حکم سے زمیندار بانس برلہ سے لڑے اور زخمی ہوئے محمد فاروق سے کسی نے
غلط کہدیا کہ دوست محمد خان مارے گئے اوسنے خان موصوف کا اسباب جو بھیلسہ مین تھا
ضبط کرلیا دوست محمد خان یہہ خبر سنکر غضبناک بھیلسہ مین حاکم مذکور کے پاس آئے
حاکم نے کچھہ اسباب واپس دیا اور باقی سے انکار کیا خان موصوف رنجیدہ ہوئے اور
منگل گڈھ متصل بیرسیہ مین وارد ہوکر نوکری والدۂ ٹھاکر انند سنگہ راجپوت سولنکھی کی
اختیار کی انکی خیرخواہی وجانفشانی سے رانی خان موصوف کو اپنا بیٹا کہنے لگی جب
رانی مرگئی کسیقدر زیور واسباب اوسکا جو انکی تحویل مین تھا اوسکو لے لیا ورثۂ رانی کو
ندیا اور قصبۂ بیرسیہ کی راہ لی بیرسیہ اوسوقت تاج محمد خان ایک امیر بادشاہ دہلی کی جاگیر مین
تھا اور بسبب ضعف سلطنت تیموریہ بیشتر ہندوستان مین بدانتظامی تھی ڈاکو مسافرون کو لوٹتے
تھے راجپوتان مالوہ مثل ٹھاکر پاراسون وغیرہ مالوہ سے تا سرحد خاندیس و برار تاراج کرتے تھے
اسلیے پرگنہ بیرسیہ بھی انکے ہاتھہ سے برباد تھا یار خان عامل تلوک چند کھتری متصدی ملازمان
جاگیردار وکیتون کے ہاتھہ سے عاجز تھے معرفت قاضی محمد صالح و سبدل رائے و عالم چند قانونگوی
کے بیرسیہ کا اجارہ تیس ہزار روپیہ سالانہ پر دوست محمد خان نے جاگیردار سے لیا اور اپنی برادری
وہمقوم پٹھانون کو افغانستان سے بلاکر ارادہ ملک گیری کا کیا اور ایک فہمیدہ جاسوس

کو فقیر کے بھیس مین حال دریافت کرنے کے لیے پاراسون کو بھیجا جاسوس نے مخفی لکھ بھیجا کہ آج کل موسم ہولی کا ہے رئیس پاراسون اور سپاہ اوسکی ناچ رنگ کھیل کود مین نہایت غافل ہے دوست محمد خان سپاہ آزمودہ کار اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئے آدھی رات کو پاراسون مین پہونچے رئیس اور اوسکے نوکر اور تمام برادری نشے مین سرشار بزم ہولی مین بیٹھے ہوئے ناچ دیکھتے تھے ناگاہ سردار مذکور اپنی سپاہ کے ساتھ اوس محفل مین آگئے اور شبخون کیا بہت لوگ مع رئیس مارے گئے زنان و فرزندان اور مال کشتگان سردار موصوف کے ہاتھ آیا پھر انھون نے کمر ہمت چست باندھی اور تسخیر ملک کیطرف توجہ کی کھیچواڑہ اور امٹواڑہ کے سرکشون کو خوب زیر کیا راجہ خان اور شمسی خان جو محمد فاروق حاکم بھیلسہ کیطرف سے ناظم شمس آباد تھے مقابلے مین آئے اور مارے گئے راجپوت قوم دیورہ مالک جگدیس پور بڑے ڈاکو تھے پٹیل موضع برکھیڑہ پرگنہ دلود سے طالب خراج ہوئے پٹیل مذکور نے انکی حمایت سے کچھ نہ دیا راجپوتون نے اوسکو لوٹ لیا پٹیل نے انسے فریاد کی انھون نے اوسکی تسلی و تشفی کی اور مخفی فکر انتقام مین مصروف ہوئے چند روز نگذرے تھے کہ ٹھاکر موضع ابی پور پرگنہ دلود نے خبر دی کہ جگدیس پور کے راجپوت قافلے لوٹنے کو دور گئے ہین فقط افسر گھرون مین موجود ہین دوست محمد خان یہ خبر سنکر منتخب سپاہی ہمراہ لیکر بحیلہ شکار متصل جگدیس پور کنارہ ندی بھل باغ خیمہ زن ہوئے اور وکیل اپنا ٹھاکران جگدیسپور کے پاس بھیجا اور اشتیاق ملاقات کا ظاہر کیا سرداران راجپوت نے سامان دعوت کا بھیجا اور دوسرے دن خود ملاقات کو آئے دوست محمد خان نے استقبال کرکے بڑے تپاک سے اپنے خیمے مین لاکر بٹھایا اور تواضع و مدارات ظاہری سے اونکو غافل کرکے بحیلہ تقسیم عطر و پان اوٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے سے مشورہ کرکے اپنی سپاہ کو گرداگرد خیمہ بطور خدم و حشم کھڑا کر دیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب مین خیمے سے باہر آکر عطر پان طلب کرون اوسیوقت رسیان خیمے کی کاٹ دینا اور خیمے کو گرا کر اونکے سر کاٹ لینا پس جب دوست محمد خان خیمے سے باہر نکلے سپاہ نے حکم بجا لاکر سب راجپوتون کو قتل کرکے ندی مین ڈال دیا اوسدن سے اوس ندی کا نام حلالی مشہور

ہو گیا اور جگدیس پور مع زنان و اموال راجپوتان دوست محمد خان اور اونکے برادرون کے ہاتھ آیا
دوست محمد خان نے اوسکا نام اسلام نگر رکھا اور قلعہ و عمارت مضبوط بنا کر اوسمین سکونت
اختیار کی اور گرد نواح کے علاقون پر قبضہ کرنا شروع کیا تھوڑی مدت مین بہت قوت و شوکت
حاصل ہوئی اور محمد فاروق حاکم بھیلسہ سے لڑنا چاہا قریب بھیلسہ سواد موضع جمال باگڑی مین
باہم لڑائی ہوئی محمد فاروق نے اپنی فوج کو مقابلے مین بھیجا اور خود فیل سوار ایک طرف
کھڑے ہو کر لڑائی کا تماشا دیکھنے لگا دوست محمد خان نے اپنی فوج بسر کردگی شیر محمد خان
اپنے چھوٹے بھائی کے مقابلے مین بھیجی اور کچھ سپاہ ہمراہ لیکر جمال باگڑی کے ٹیکرے کی
آڑ مین جا چھپے لڑائی شروع ہوئی عین معرکہ مین راجہ خان میواتی ساکن دوراہہ نے شیر محمد خان
کو نیزہ مارا جو سینہ توڑ کر پشت سے نکل آیا شیر محمد خان نے بھی زخم تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور
دونون ایک جا ہلاک ہوئے فوج بھوپال بھاگی فوج بھیلسہ نے تعاقب کیا اور محمد فاروق نے
نقارہ فتح بجوایا دوست محمد خان نے حریف کو غافل و تنہا پا کر جا گھیرا اور بڑی سرعت و دلاوری
سے سر محمد فاروق کا کاٹ لیا اور ہمراہیان سواری اوسکے کو گرفتار کر لیا اور اپنے منہ پر ڈھاٹا
باندھکر محمد فاروق کے ہاتھی پر سوار ہو کر اوسکی نعش کو اپنی گود مین لیلیا اور نوبت بجانے
والون کو جو گرفتار ہو گئے تھے حکم دیا کہ نوبت بجانے جاؤ سپاہ بھیلسہ دور سے آواز نوبت
کی سنکر اور اپنے آقا کو کھڑا دیکھکر سرگرم تعاقب فوج بھوپال ہی یہ واقعہ قریب غروب آفتاب
ہوا دوست محمد خان قلعۂ بھیلسہ کیطرف گئے قلعہ کے سپاہیون نے دوست محمد خان کو
اپنا حاکم جانکر دروازہ قلعہ کا کھولدیا دوست محمد خان مع اپنی سپاہ کے قلعہ مین داخل ہوئے
اور محمد فاروق کی نعش اہل قلعہ کے سامنے ڈالدی اور قلعہ مین اپنا بندوبست کر لیا اس فتح
سے اقتدار دوست محمد خان کا بہت بڑھگیا اور تھوڑے عرصے مین مچلپور گلگانوہ اونٹ کھیڑہ
غیاث پور ابتیا پانی سانچیت چوراسی چھانوہ کھام کھیڑہ احمد پور باگرود دوراہہ سیہور اچھاور
دیبی پورہ وغیرہ بہت پرگنات مالوہ پر قابض و متصرف ہو گئے یا مہا دصوبۂ مالوہ نے یہ حال

دیکھا اوجین سے لشکر کشتی کی دوست محمد خان نے مقابلہ کیا امداد غیبی شامل حال تھی صوبہ نے شکست پائی توپخانہ اور بہت سا سامان لشکر اوجین ہاتھ آیا بجی رام عامل شجاعلپور نے انکی ترقی اقبال دیکھکر علاقہ مذکور نذر کرکے خود نوکری اختیار کی نواب دلیل خان رئیس کوروائی نے بیرسیہ مین آکر دوستانہ دوست محمد خان سے ملاقات کی اور کہا کہ ہم تم باہم ملک گیری کرین اور جو ملک و مال ملے آدھا آدھا بانٹ لین اس اثنا مین باہم تکرار ہوگئی نواب دلیل خان مارے گئے اونکے ہمراہی کوروائی کو بھاگ گئے گنور کہ ایک نامی قلعہ قوم گونڈ کا تھا اور نظام شاہ گونڈ والی گنور کو اوسکی برادری والون نے جو حاکم چین پور باڑی کے تھے زہر دیکر مار ڈالا تھا رانی کملاپتی زوجہ نظام شاہ اور اوسکا بیٹا نول شاہ قلعہ گنور مین رہتے تھے رانی خبر بہادری دوست محمد خان سنکر متمنی ملتجی ہوئی کہ نظام شاہ کا بدلا رئیسان باڑی سے لو دوست محمد خان بعد لشکر کشی کے کامیاب آئے اور علاقہ باڑی کو اپنے ملک کے شامل کرلیا اور مختار کار رانی کملاپتی کے ٹھہرے جب رانی مرگئی دوست محمد خان نے قلعہ گنور بھی لے لیا اور سرکش گونڈون کو مار ڈالا اور باقی کو حسب لیاقت جاگیر دیکر اپنا ممنون کیا نہم ذی الحجہ ۱۱۴۰ھ گیارہ سو چالیس ہجری روز جمعہ بھوپال کو جو اسلام نگر سے بفاصلہ سہ کروہ لب تالاب بزرگ سر کوہ مثل موضع آباد تھا پسند کرکے بنیاد قلعہ و شہرپناہ کی ڈالی اور اوسکی آبادی مین کوشش کی بعد جنگ نادر شاہ با محمد شاہ ۱۱۵۲ھ گیارہ سو باون ہجری مین نواب قمر الدین خان بہادر نظام الملک دہلی سے حیدرآباد کو روانہ ہوئے متصل قلعہ اسلام نگر ایک پہاڑ کے قریب جسکا نام نظام ٹیکری مشہور ہے بالشکر کثیر فروکش ہوئے اور اسوجہ سے کہ ۱۱۳۲ھ گیارہ سو بتیس ہجری مین قریب برہانپور جب سید دلاور علیخان سپہ سالار لشکر امیر الامرا سید حسین علیخان بہادر اور نظام الملک سے لڑائی ہوئی تھی میر احمد خان بھائی دوست محمد خان کے پانسو سوار اور دو سو پچاس شتر نال لیکر برفاقت دلاور علیخان مارے گئے تھے دوست محمد خان کو بھی بدخواہ اپنا جانکر بیدخل کرنا چاہا دوست محمد خان نے جو گنجایش لڑائی کی نہ پائی صلح کرکے یار محمد خان اپنے بیٹے کو

ہل چل پڑ گئی تب نواب نے خود اپنی فوج خاص کے ساتھ حملہ کیا یہان تک کہ سلطان محمد خان و صدر محمد خان
میدان سے بھاگ گئے اور فوج اونکی متفرق ہو گئی پھر سلطان محمد خان نواب عزت خان والی
کوروائی کے پاس گئے جب وہان سے کام نہ نکلا تب موضع جہلہ جاگیر اپنی مین جا کر قلعہ دار
راحت گڈہ ہزاری نام کو اپنے ساتھ ملا لیا اور قلعہ مذکور مین جا بیٹھے اور سامان لڑائی کا جمع
کرنا شروع کیا نواب فیض محمد خان اونکے تعاقب مین سیوانس تک گئے پھر آخر کو مصلحتاً
راحت گڈہ جاگیر اونکی مین دے کر نوشتہ لے لیا کہ پھر وہ اور بھائی اونکے صدر محمد خان
کبھی ریاست بھوپال مین دخل نہ دین جب یہ قصہ طے ہوا نواب سیر و شکار کرتے ہوئے
بھوپال مین داخل ہوئے اور زمام بندوبست ملک کو کاربردازان خیرخواہ اور مولا بی بی اپنی
سوتیلی مان کے سپرد کر دیا کہتے ہین سلطان محمد خان کی لڑائی کے دن کالورام مشعلچی نواب
فیض محمد خان کا مارا گیا اور نالہ اسلام نگر کے کنارے پر قریب عیدگاہ جلایا گیا اوس جگہ پر
ہندوون نے ایک چبوترہ بنا کر پوجنا شروع کیا اور نالے کا نام کالو بھیرون رکھا کہ اب تک
مشہور ہی اور قلعہ رائیسین جو بھوپال سے سمت مشرق بفاصلہ دوازدہ کروہ ایک بلند پہاڑ کی
چوٹی پر واقع ہی نوید علیخان خواجہ سرا عالمگیر ثانی کیطرف سے وہان کا قلعہ دار تھا ہندوستان
مین بسبب ضعف سلطنت تیموریہ کے بدعملی تھی نواب نے قلعہ دار کو غافل پا کر قلعہ کو لے لیا
اور حضور بادشاہ مین عرضداشت لکھی کہ اوباش و بدمعاش قلعہ دار رائیسین کو غافل پا کر چاہتے
تھے کہ اس قلعہ کو چھین لین اور اوسمین بیٹھکر فساد برپا کرین مینے قلعدار کو اپنے پاس بلا کر قلعہ کا
اچھا بندوبست کیا ہی بادشاہ نے اوسکے جواب مین فرمان مع سند قلعداری بھیجکر نواب صاحب
کا مرتبہ بڑھایا پیشوا والی پونا کو کہ دکن سے دریاے اٹک تک اکثر ملکون پر غالب آ گیا تھا
اور پہلے اوسنے نواب یار محمد خان کی فوج سے شکست کھائی تھی بدلا لینے کا خیال ہمیشہ
بھوپال سے دل مین تھا اور نیز واصل محمد خان برادر نواب یار محمد خان اوسکی فوج مین نوکر تھے
اونھون نے بھی اوسکو آمادہ فساد کیا پیشوا کی فوج سرحد بھوپال پر آن پڑی اہالی بھوپال نے

طاقت مقابلہ نہ پاکر بہیلسہ باجی کہولا بہیلسہ سنجا علی پور آشٹہ سیہور اچہاور دوراہہ دیبی پورہ وغیرہ پرگنات پیشوا کو دیدیئے اور غنیم زبردست سے نجات پائی پہر سنہ ۱۱۷۴ گیارہ سو چہتر ہجری مین جسوقت سداشیو راو عرف بہاو جہنکو اوربسواس راو وغیرہ دکن سے احمد شاہ ابدالی کے مقابلے کو چلے ... ہوئے تب بہاو نے ... پہونچکر نواب کو طلب کیا نواب ملاقات کو نہ گئے کیونکہ صاحب ... دلی کے تخت کو ترکون سے چہینکر ... پٹہانون کو سمجہ لونگا نواب نے کہا انشاء اللہ ... کہ بہاو اپنی مراد کو نہ پہونچیگا آخر ... کو بہاو مع تمام لشکر احمد شاہ کی فوج کے ہاتہہ سے ... تمام ... ہوئی ... بائیس ہزار اطفال و مستورات ... اور پچاس ہزار ... اور دو بیل اور پانسو ہاتہی اور ... ہزار اونٹ مع نقد و جنس خارج از حساب لوٹ مین لشکر ابدالی کے ہاتہہ لگے جسوقت دکنیون کو شکست ہوئی مہاجی سیندہیہ والی گوالیار گہوڑے پر سوار ہوکر بہاگا اور ایک درانی سوار نے اوسکا پیچہا کیا ساٹہہ کوس پرجاکر گہوڑے تہکر ہوگئے درانی نے برابر پہونچکر ایک تبر مہاجی سیندہیہ کے گہٹنے مین مارا کہ اوسکا گہٹنہ ٹوٹ گیا اور تمام سامان اسپ و ہتیار و لباس وغیرہ چہینکر پہر ساٹہہ کوس پہر گیا بہوپال کے لوگ فتح اسلام اور شکست دکنیان مذکور کو برکت دعای نواب فیض محمد خان سے جانتے ہین اونکو صاحب کرامت کہتے ہین نواب عابد زاہد دراز قد دراز دست کم سخن گوشہ نشین متواضع حلیم سلیم تہے بہوپال سے باہر کبہی نہین گئے دیوان بیجی رام اونکا نائب اچہا آدمی تہا قوم گونڈ کو اوسنے تابع رکہا تہا جب وہ مرگیا اوسکا بیٹا گہاسی رام دیوان ہوا اوسنے بڑے بڑے عہدون پر ہندوون کو مامور کیا اور گاو قصابون کی ناک کٹوا ڈالی اور اپنے مذہب مین متعصب تہا اس سبب سے دو پٹہانون نے اتفاق کرکر اوسکو مار ڈالا پہر عزت خان دیوان ہوئے ایک کسبی نے اونکو زہر دیا پہر لالہ کیسری سنگہ کو خلعت دیا فی ... یسین محمد خان نواب کے چہوٹے بہائی نے خبر پائی کہ منا لال ... کیسری سنگہ ایک پٹہان سے آشنائی

رکھتا ہی اوسپر بہاونون کے اتفاق سے کیسری سنگھ اور منالال کو مار ڈالا انکی عورتون نے
اس صدمے سے باروت گھر مین بچھا کر آگ لگادی مکان باروت سے اوڑ گیا عورتون کی
نعش کا پتا نہ لگا نواب کو بہت افسوس ہوا یسین محمد خان دیوان ریاست ہوئے نواب نے
بعارضۂ استسقا گیارھوین ماہ ذی القعدہ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سنہ یکہزار و یکصد و نود
و یک ہجری مین انتقال کیا قلعۂ کہنہ مین مدفون ہوئے ایک بڑا گنبد انکی قبر پر بنا ہی

فصل چوتھی حال نواب حیات محمد خان وغیرہ مین

جب نواب فیض محمد خان لاولد مر گئے تو اونکے چھوٹے بھائی نواب حیات محمد خان غرہ محرم سنہ یکہزار و یکصد
و نود و دو ہجری روز چارشنبہ بمشورہ ممولا بی بی وغیرہ ارکان ریاست کے مسند نشین ہوئے خدیو کشور بھوپال مادہ
تاریخ ہی اور ایک پرانے کاغذ مین جو دفتر ریاست سے ملا اوس مین لکھا تھا کہ بعد انتقال نواب فیض محمد خان صالحہ بی بی
عرف بہو بیگم زوجۂ نواب مرحوم کہتی تھین کہ مختار ریاست مین رہون اور دربار کا سلام
حسب قاعدہ نواب صاحب کی قبر پر ہوا کرے ادھر نواب حیات محمد خان مدعی ریاست
تھے اودھر شریف محمد خان آمادۂ فساد ہوئے دیوان یسین محمد خان جو پندرہ دن بعد
انتقال نواب فیض محمد خان سے مر گئے تھے اونکے بیٹے بجائے خود فساد پر کمر بستہ تھے
ہمراہ بہو بیگم صاحبہ ایک فوج مسلح جدا طیار تھی اور اہلکارون کا سلام صبح و شام بقاعدۂ دربار
نواب فیض محمد خان بہادر کی قبر پر ہوتا تھا ماجی ممولا نے یہ حال دیکھکر بہو بیگم صاحبہ کو کہا کہ
ریاست بے مرد کے نہین ہوتی برادران نواب مرحوم سے جو تمہارے پسند آوے اوسکو
مسند ریاست پر بٹھا دو آخر کار بعد فہمایش بسیار یہ ٹھہرا کہ نواب حیات محمد خان حسب مرضی
بہو بیگم صاحبہ بطریق نیابت کام ریاست کا کیا کرین چنانچہ اونھون نے خلعت نیابت پہنی
اور تین چار مہینے کے بعد دیوان چھوٹے خان کو خلعت دیوانی دیکر خود نواب ہوگئے
تاریخ میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین ہی کہ اوسوقت مین کرنیل گاڈرڈ صاحب بہادر
با سپاہ انگریزی وارد سواد بھوپال ہوئے نواب حیات محمد خان صاحب بہادر ممدوح سے

دوستانہ پیش آئے اور بہت مدارات کی اس سبب سے ریاست بھوپال کی دوستی صاحبان
انگریز بہادر مین یادگار ہو گئی تاریخ مذکور مین لکھا ہی کہ ہرچند اہل بھوپال نے جنگ و فساد کرنا چاہا
لیکن نواب بھوپال نے ہمارے ساتھ دوستی و محبت کی اوسپر مرہٹون نے بہت علاقہ
بھوپال کا ویران کر دیا کرنیل گڈرڈ صاحب بہادر کا گذر بھوپال پر دوسری ستمبر ۱۷۷۸ء
مطابق ہشتم رمضان ۱۱۹۲ھ ہجری کو ہوا تھا وہ بہت شکرگزار اخلاق نواب بھوپال کے ہوئے
اور یہ لکھکر دے گئے کہ فیمابین سرکار کمپنی اور تمہارے دوستی رہے گی اور جب تم پر یا تمہاری
اولاد پر کوئی وقت پڑیگا مدد کیجاوے گی اوسوقت مین حاصل ملک بھوپال کا بیس لاکھہ
روپیہ تھا اوسمین سے پانچ لاکھہ روپیہ واسطے جیب خاص رئیس کے مقرر تھا کہ نائب ریاست کو
اوسمین کچھہ دخل نہ تھا باقی سپاہ اور ملازمان ریاست مین باختیار نائب صرف ہوتا تھا
یہ نواب مرد گوشہ نشین با ایمان تھے ریاست کے کامون مین دخل کم دیتے تھے بہو بیگم جیسا
حاکمانہ امور ریاست مین دخیل تھین اور اونکے ظلم سے خلق اللہ شاکی تھی نواب کے چار
غلام تھے ایک فولاد خان کسی گونڈ کا لڑکا دوسرا جمشید خان کسی اہیر کا لڑکا تیسرا اسلام خان
چوتھا چھوٹے خان یہہ دونون کسی برہمن کے لڑکے تھے اور چارون مسلمان ہو گئے تھے
پہلے فولاد خان باتفاق لالہ بھولا ناتھ و درجن سنگہ دیوانی کا کام کرنے لگا اخوان ریاست
نے اوسکو مار ڈالا پھر چھوٹے خان بمشورۂ مولا بی بی پندرھوین ماہ ذی القعدہ ۱۱۹۴ھ یکہزار
و یکصد و نود و چار ہجری روز پنجشنبہ دیوان ریاست ہوا یہ بی بی ماجی صاحبہ مشہور ہین ہرچند
حاکم نہ تھین بوجہ بزرگی سب ارکان دولت اور خود رئیس اونکا کہنا مانتے تھے ہشتاد سالگی
عمر مین انکا انتقال ہوا یہہ بی بی بڑی سخی اور منصف مزاج تھی چھوٹے خان سباق و سیاق
مین کسیقدر مہارت رکھتا تھا اوسکو قرب و جوار کے سردارون سے جیسے سیندھیہ اور
ہولکر مین راہ و رسم تھی ایک بار ہیرا بھاؤ مرہٹہ نے باتفاق پنڈارہ پرگنات بھوپال کو لوٹا
اور جلا دیا چھوٹے خان نے فوج کشی کی ہیرا بھاؤ بھاگ گیا اور چار سو پنڈارے اسیر ہوئے

جب چھوٹے خان کے سامنے آئے ہر ایک کو ایک ایک پگڑی اور کچھہ روپیہ دیکر چھوڑ دیا اور کہا
کہ اگر پھر ہمارے ملک مین آؤ گے تو پھر تمھاری مہمانی کرینگے سب کو اس بات سے تعجب ہوا
چھوٹے خان نے کہا یہہ لوگ بدلا لینے اور سزا دینے کے قابل نہین ہین مرہٹون کی
حمایت سے دلیری کرتے ہین اور مرہٹے آج زبردست ہین اونکا تدارک کچھہ ہمسے نہین
ہوسکتا اس سبب سے ہمنے انکو اپنا احسانمند کیا تو پھر اس طرف رخ نکرین چنانچہ ایسا ہی ہوا
کہ دیوان چھوٹے خان کی زندگی مین پھر پنڈارون نے ملک بھوپال سے مزاحمت نکی ہو بیگم
چھوٹے خان کی دیوانی سے ناخوش تھین شریف محمد خان پسر فاضل محمد خان نبیرہ دوست محمد خان
سے بیگم نے کہا کہ نواب حیات محمد خان نے اپنے غلام کو مالک کردیا ہی اور سب عزیز اقارب
کو اوسکا تابع بنایا ہی تمکو غیرت نہین آتی کہ اوسکے آگے سر جھکاتے ہو اگر مین مرد ہوتی تو اس
غلام سے سمجھہ لیتی شریف محمد خان نے کہا ہم کیا کرین نواب صاحب مالک ہین جسکو چاہین
سرفراز کرین بیگم نے کہا کہ میرے پاس روپیہ بہت ہی اگر تمکو حوصلہ ہو تو کچھہ کرو شریف محمد خان
اونکی باتون مین آگئے اور پوشیدہ اپنے بھائیون کو متفق کرکے فوج جمع کی جب روپیہ
دینے کا وقت آیا بیگم نے ایک پیسا ندیا شریف محمد خان ناخوش ہوکر سیہور چلے گئے اور
بطور خود فوج کو آراستہ کیا اور قصبۂ آشٹہ مین جو مرہٹون کے قبضے مین تھا بخانۂ
میر عبد الرسول و میر عبد الباقی اپنے اہل و عیال اور وزیر محمد خان کو چھوڑ کر قلعۂ گنور کے
لے لینے کا قصد کیا اور کولیخان قلعدار کو ملا کر فوج بھیجی نواب حیات محمد خان نے یہ خبر پاکر
سید کاظم علی کو کچھہ سوار اور پیادے دیکر واسطے حفاظت گنور کے روانہ کیا قلعہ کے نیچے
دونون گروہ سے سخت لڑائی ہوئی شریف محمد خان کی فوج بھاگی میر کاظم علی مارے گئے
نواب صاحب نے اور فوج مع افسر گنور کو بھیجی اور کولی خان کو بلا کر قید کیا شریف محمد خان
سات سو آدمی اور سپاہ حامل آشٹہ اور سوار پنڈارہ ہمراہ لیکر مع برادران خود ممتاز محمد خان
کامل محمد خان مشرف محمد خان عاشق محمد خان حافظ محمد خان مرحمت محمد خان گنشہ سے

سیہور مین آئے پھر وہان سے بھوپال کو کوچ کیا چھوٹے خان دیوان نے حسین محمد خان میرزامی
اور انور خان کمال زئی کو بھوپال سے فوج نے کر مقابلے کو بھیجا موضع پنڈاپر جو بھوپال سے
پانچ کوس پر سمت مغرب ہی سولھوین جمادی الاولی سنہ یکہزار و دوصد و یک ہجری روز پنجشنبہ
مقابلہ ہوا پنڈارہ کے سوار اور آشتہ کی فوج بھاگ گئی اور ادھر سے آواز توپ اور بندوق اور
بان بلند ہوئی فوج شریف محمد خان نے بھی کوتاہی کی یہ اکیلے مع بھائی بندون کے میدان مین
رہگئے بڑی جرات کے ساتھ تلوارین کھینچکر گھوڑون کی باگین اوٹھا دین اور فوج بھوپال مین ہلچل
ڈالدی اور نامی سواران بھوپال کو مارا لیکن بھوپالی بہت تھے اس سبب سے سوائے کامل محمد خان
کے کہ وہ گھوڑا دوڑا کر نکل گئے شریف محمد خان اور سب اونکے بھائی مارے گئے سر کشتگان
کو بھوپال مین لائے نواب صاحب نے اس واقعہ سے بہت غم کیا اور سرون کے دفن کرنے کا
حکم دیا بعد اسکے چھوٹے خان بیدغدغہ ہو گیا اوسکے مزاج مین غرور آگیا پٹھانون کو اوسنے خوب
دبایا برادران نواب دل مین بہت رنجیدہ ہوئے اور چاہا کسی حیلے سے نواب کو مار کر ملک
تقسیم کر لین یا کسیکو اپنی پسند سے رئیس کرین چنانچہ عید الفطر کے دن جسوقت نواب حیات محمد خان
عیدگاہ سے پھرے اور حسب دستور واسطے سلام مولا بی بی کے پرانے قلعے مین گئے نجابت محمد خان
پسر حسین محمد خان کہ مرد جسیم زور آور تند مزاج تھا ایک گروہ پٹھانون کا لیکر پرانے قلعے مین آیا اور
کولی خان کو تھوڑے سپاہیون کے ساتھ قلعے کے دروازے پر بٹھایا اور زکریا خان اور
میان خان کو اپنے ساتھ لیکر محل کے اندر گیا اور بعد ادائے تسلیم و نذر عید نواب کے نزدیک بیٹھا
ادھر اودھر کی باتین ہونے لگین اثنای کلام مین کہا غلام کو آپ نے پٹھانون پر حاکم بنایا ہے
اوسکو موقوف کرو یا اجازت دو کہ اوسکو ہم مار ڈالین اور اوسکے شر کو اپنے سر سے دور کرین
نواب نے کہا وہ میرا غلام زر خرید نہین ہے اوسکو مینے بیٹون کیطرح پالا ہے نیک بختی اور عقلمندی
کے سبب سے اوسکو دیوان ریاست کیا ہے ابھی تک اوس سے کوئی نمک حرامی نہین ہوئی کہ اوسکو
سزا دون تمسے اگر کوئی گستاخی کی ہو تو کہو مین تدارک کرون نجابت محمد خان نے اپنے

پیش قبض نکالکر نواب پر حملہ کیا پرس رام چوبدار پردے کی اوٹ مین کھڑا سنتا تھا پردے
کے اندر گھس کر چاندی کا عصا نجابت محمد خان کے سر پر مارا محل کی عورتون نے شور و غل مچایا
علی خان ذوالفقار خان شیخ مقیم حاجی میان ناجی میان مصاحبان نواب صاحب بے تحاشا
دوڑکر محل مین گھس پڑے اور نجابت محمد خان وغیرہ کو جان سے مارا کولی خان یہ خبر سنکر
دروازۂ قلعہ سے آنبا پانی اپنی جاگیر کو چلدیے راجہ بھولاناتھ جو عید کے سلام کو دربار مین آیا تھا
وہ بھی اس معرکے مین مارا گیا چھوٹے خان نے دیکھا کہ بچنا میرا پٹھانون کے ہاتھ سے دشوار ہے
اونے بہت پٹھانون کو مارا اور شہر سے نکالا اور بعض کو عہد و پیمان لیکر چھوڑ دیا اور بھوپال کے
آس پاس چوکیان مقرر کین اگرچہ اس انتظام سے فساد کلی دفع نہوا لیکن پہلے کی نسبت کچھہ
بندوبست ہوا پھر چھوٹے خان نے سمت مشرق شہر بھوپال کے ندی بان گنگا کا ایک سنگین
بند بنایا کہ پکاپل مشہور ہے میر عابد و عبد النبی اس تعمیر کے داروغہ تھے شہر کے گرد خندق کھودا
مگر بسبب انتقال اوسکے خندق کا کام ناتمام رہگیا اور قلعہ فتح گڈھ کی تعمیر اور مرمت کی اور
اپنی بود و باش کے لیے اوسمین محل بنایا اسی اثنا مین ممولا بی بی کا انتقال ہوا دو مسجدین
مستحکم و کلان اونکی تعمیر سے اب تک موجود ہین چھوٹے خان میانہ قد تھا نہ موٹا نہ دبلا
بات چیت بہت عاجزی کے ساتھہ کرتا تھا وضع اوسکی ہندوون کی سی تھی بست و ششم
ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۰۹ ہجری روز شنبہ آخر شب چالیس برس کی عمر مین مرگیا قلعہ فتح گڈہ
مین مدفون ہوا امیر محمد خان اوسکا بیٹا نواب خان داراب خان محمود خان داود خان امام خان
وزیر خان میر اسمعیل میر اسد اللہ میر حاتم وغیرہ کی حمایت سے دیوان ریاست ہوا اونھون نے
اوسکو اپنا فرمانبردار کرکے رعیت پر ظلم کرنا شروع کیا نواب حیات محمد خان نے اوسکو مع
مصاحبون کے موقوف کردیا اور حکم دیا کہ بھوپال سے چلے جاؤ اونھون نے باغی ہوکر قلعہ
فتح گڈہ مین بیٹھکر لڑنا شروع کیا اور توپون کے گولون سے بہت مکان شہر کے گرادیے جب
ادھر سے مقابلہ فوج ہوا تو عاجز ہوکر چھہ لاکھہ روپیہ کا مال تخمیناً شہر سے لوٹ کر آدھی رات کو

قلعہ کی کھڑکی سے ناگ پور کو چلدیے اور رگھوجی بھونسلیا راجہ ناگپور کے یہان نوکر ہوئے اور راجہ کو ہوشنگ آباد کے لینے پر آمادہ کیا اوسنے سکھارام باپو اور پاندورنگ پنڈت اور نور خان سفید پوش کے ہمراہ چالیس ہزار فوج ہوشنگ آباد پر بھیجی فوج ناگپور نے قلعہ کا محاصرہ کیا شیخ مقیم قلعدار محصور ہوکر لڑنے لگا اور دو ہزار فوج جو اوسکے پاس تھی اوسکو کم پاکر مدد طلب کی نواب صاحب نے بخشی خیراتی لال اور محراب خان کے ساتھ دس ہزار فوج بھیجی چند روز تک لڑائی رہی پھر مولوی محمد خان کابلی سو ولایتی ہمراہ لیکر قلعے سے باہر نکلے اور ناگپور کی فوج مین گھسکر دشمنون کو تہ تیغ کرنے لگے اونکے حملے سے ناگپور کی فوج تہ و بالا ہوگئی اور چند سردار مارے گئے اور ہمراہی بھی کام آئے مولوی صاحب قلعے کو پھرے فصیل پر سے کسی شخص نے بندوق چلائی گولی اوسکی انکی پیشانی پر لگی شہید ہوئے غنیم کی فوج نے قلعے کو گھیر لیا فوج بھوپال کی قلعہ چھوڑکر نربدا پار ہوکر بھوپال کو واپس آئی ناگپوریون نے قلعہ لے لیا یہ واقعہ شروع سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین ہوا پھر ہمت رام متصدی نے راجگی کا خطاب پایا اور دیوان ریاست ہوا اور زوجہ دیوان چھوٹے خان بعد شہر بدر ہونے اپنے بیٹے کے بھوپال سے سرونج کو چلی گئی نواب امیر خان والی ٹونک نے اوسکا کچھ درماہہ کردیا اور امیر محمد خان بیٹا اوسکا نواب غفور خان رئیس جاورہ کے پاس نوکر ہوگیا جب ریاست بھوپال کا یہ حال ہوا تب ایکدن ایک شخص چند سوارون کے ساتھ شہر پناہ کے دروازے پر آیا دربانون نے اوسکو روکا اور اندر جانے نہ دیا اوسنے کہا کہ مین وزیر محمد خان بیٹا شریف محمد خان کا ہون میرے آنے کی خبر نواب صاحب سے کردو دربانون نے کہلا بھیجا نواب صاحب نے طلب فرمایا وزیر محمد خان بہادر نواب صاحب کے پاس آئے نواب شفقت سے ملے اور پوچھا بھوپال سے جاکر تمنے کسطرح زندگی بسر کی وزیر محمد خان نے کہا دیوان چھوٹے خان کے ظلم سے ہم نکلے اور مدت تک سردار جی سنگہ راجپوت اومٹواری کے پاس رہے قزاقی کیا کیے پھر حیدرآباد دکن کو گئے وہان سپاہ مین نوکر ہوگئے اب اس ملک مین بارادہ جانثاری آئے ہین بھوپال کی ویرانی کا حال سنکر بہت افسوس ہے نواب نے انکو گلے لگایا اور کہا تم

سجا سے بیٹھے کے ہوا اور ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ تم اس ریاست کے نگہبان ہو گے پھر بعد چند ماہ
کے راجہ ہمت رام کو دیوانی سے معزول کر کے وزیر محمد خان کو دیوان کرنا چاہا لیکن نواب
غوث محمد خان فرزند نواب نے منع کیا اور عصمت بیگم زوجۂ نواب نے کہا اس شخص کو اختیار
نا دو جو ظلم اسکے بزرگون پر ہوئے ہین یہ اسکا عوض لیگا نواب چپ ہو رہے اور بمشورۂ حکیم
سیف الدین راحت گڈہ سے مرید محمد خان پسر سلطان محمد خان کو بلایا مرید محمد خان ہزار آدمی
لیکر روز شنبہ بارھوین ذی القعدہ ۱۲۱۰ ہجری کو بھوپال آیا اور شہر کے باہر اپنے باپ کے
باغ مین اوترا اور تمام دن غمگین رہا اپنے بزرگون کو یاد کرتا اور ہر ایک درخت سے لپٹ کر
روتا تھا اسکی وضع سا ہو کا رون کی سی تھی دوسرے دن نواب سے ملاقات کی خوشامد کی
باتین کر کے اونکو ایسا راضی کیا کہ غوث محمد خان سے زیادہ اونکے دل مین اوسکی جگہہ
ہو گئی پھر عصمت بی بی کے سلام کو محل کے اندر گیا اور تسلیمات بجا لا کر دو زانو سرنگون بیٹھکر
بہت ادب سے ایسی فریب آمیز باتین کین کہ بیگمصاحبہ کا دل خوش ہو گیا اور سب پادا اور
ارکان دولت اور رعیت سے کے ساتھہ کمال اخلاق سے ملا لوگ اوس سے بہت راضی ہوئے
دور اندیش پٹھانون نے کہا اس شخص کا آنا اس شہر مین بہت برا ہوا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے
نواب صاحب نے بمشورۂ حکیم سیف الدین و گھاسی میان عہدۂ نیابت اوسکے لیے تجویز کیا
مرید محمد خان نے کہا اول غلبہ و دخل مرہٹون کا بھوپال سے دور ہو جاوے پھر مجکو نائب
کیجیے نوابصاحب نے بصرف زر کثیر ایسا ہی کیا پھر اوسکو یازدہم جمادی الاولی ۱۲۱۱ سنہ یکہزار و دوصد
و یازدہ ہجری کو خلعت نیابت دیا مرید محمد خان نے غریبونکو انعام دیا اور اہلکارون کو خلعتین
دیکر راضی کیا بعد ایک مہینے کے مزاج اوسکا بدل گیا بھی رام کی بی بی کو ستایا راجہ ہمت رام اور
اوسکے بھانجے منشی خیالی رام کو موجہ ڈیڑھ مہینے قید رکھکر دس ہزار روپیہ جرمانہ لیکر چھوڑ دیا
جو غلبہ پنڈارونکا بہت تھا فوج مین کمی نکر سکا لیکن ماہوار دینے مین دیر کی چند ماہ فوج کی
تنخواہ چڑھ گئی سپاہ نے بلوا کیا مرید محمد خان نے بزور ہر ایک گھر سے بقدر مقدور روپیہ لیا

اور سختی شروع کی اسپر بھی فیصلہ فوج کا نہوا ریاست قرضدار ہوگئی گیارھوین رجب سنہ مذکور روز شنبہ وقت عصر مرید محمد خان عصمت بیگم کے پاس گیا اور کہا کہ صاحبہ خرچ بہت ہی اور آمدنی تھوڑی اگر فوج کم کرتا ہون تو دشمنون کے ہاتھ سے جان بچانا دشوار ہوتا ہی نقد روپیہ چاہیے آپ چند لاکھ روپیہ اگر مجکو دین تو سپاہ کو تقسیم کرون بیگمصاحبہ نے کہا تم دیوان ریاست ہو کچھ تدبیر کرو اور فوج کی تنخواہ دو میرے پاس روپیہ کہان ہی جو تمکو دون یہ گفتگو پردے سے ہوتی تھی نامبردہ نے شجاعت خان کرم خان عمر خان اپنے رفیقون کو اشارہ کیا وہ لپک کر پردے کے اندر گھسے اور بیگم کو مع گلاب خواجہ سرا اور محمد علی بوہرہ وغیرہ کے مار ڈالا اور مرید محمد خان نے نقد وجنس محل کو لوٹ کر راحت گڈھ بھیجدیا اور اپنی بدنامی دور کرنے کو نام نواب غوث محمد خان کا لیا کہ اونکے کہنے سے مینے یہ کام کیا ہی پھر باغی ہوکر قلعۂ فتح گڈھ مین جا بیٹھا اور رعایا کو خوب ستایا لوگ اوسکے ہاتھ سے سر برہنہ آدھی رات کو بددعا کیا کرتے اور زوال اوسکا چاہتے تھے ایکدن قلعۂ فتح گڈھ سے کشتی پر سوار ہوکر براہ تالاب قلعۂ کہنہ مین آیا اور نواب فیض محمد خان کے مقبرے مین جاکر ایک غریب آدمی کی لڑکی سے نکاح کیا اور مقبرے مین سویا وہان ایک خواب ہولناک دیکھکر اوٹھا اور منکوحہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتی مین بیٹھکر فتحگڈھ مین آیا کہتے ہین جسوقت بارادۂ زفاف اوس عورت کے پاس جاتا دیوانون کیطرح گھبراکر باہر آتا اور کہتا میرے تمام بدن مین آگ لگی ہی جب تک جاگتا ہون تب تک خیر ہی جسوقت سوتا ہون شکلین ہیبتناک شیر اور سانپ اور جن اور بھوت وغیرہ کی دیکھتا ہون کہ میرے مارنے کا ارادہ کرتی ہین اور ہمیشہ غوث محمد خان اور وزیر محمد خان کے مارنے کی فکر مین تھا مگر مار نسکتا تھا وزیر محمد خان تھوڑے آدمیون کے ساتھ پنڈارون کے دور کرنے کو بھوپال سے باہر گئے تھے مرید محمد خان نے رحیم خان عامل باڑی کو خط لکھا کہ جب وزیر محمد خان وہان آوین اونکو مار ڈالنا وہ خط وزیر محمد خان کے ہاتھ لگ گیا وزیر محمد خان نے غفلت مین رحیم خان پر حملہ کیا وہ بھاگ گیا وزیر محمد خان نے توپخانہ اور مال اوسکا چھین لیا اور قلعۂ گنور وچوکی گڈھ کو بھی لے لیا

اس اثنا مین نواب حیات محمد خان نے کولیخان کو آنبا پانی سے بوعدۂ نیابت اپنی مدد کو بلایا
کولیخان آنبا پانی سے چلے اور وزیر محمد خان باڑی سے محل پور مین دونون سے ملاقات ہوئی
برابر بھوپال مین داخل ہوئے وزیر محمد خان پکے پل پر اوترے کولیخان موضع چھولیہ ٹھہرے مرید محمد خان نے
یہ خبر سنکر بالا راؤ انگلیہ صوبہ سرونج علاقہ گوالیار کو اپنی مدد کے لیے بلایا صوبہ بیس ہزار فوج لیکر
عیدگاہ کے میدان مین اوترا اور پیغام بھیجا کہ پہلے کوئی قلعہ ریاست بھوپال سے مجکو دو
پھر مین تمھاری مدد کرونگا مرید محمد خان نے قلعۂ اسلام نگر دیا اور نواب امیر خان والی ٹونک کو
جو اوس زمانے مین ایک سپاہی نوکر ریاست بھوپال کے تھے قلعۂ فتح گڈھ اور نگہبانی نواب
غوث محمد خان پر مامور کرکے خود بالا راؤ کے ساتھ اسلام نگر کو گیا قادر محمد خان قلعہ دار نے
بحکم موتی بیگم خواہر نواب حیات محمد خان مقابلہ کیا اور توپون سے گولون کا مینہہ برسا دیا
مرید محمد خان بھاگ کر صوبہ کو رایسین لیگیا اور قلعہ رایسین کا اوسکو دیدیا صوبہ نے اپنی طرف سے
مسمی بھان بل کو قلعہ دار مقرر کرکے خود رستہ سرونج کا لیا اور بعد ایک مہینے کے تیس
چالیس ہزار فوج اور توپخانہ لیکر بھوپال آیا اور گوبند پورہ کے میدان مین ٹھہرا دوسرے دن
نواب غوث محمد خان مع وزیر محمد خان شہر کے باہر جہان اب عیش باغ اور فرحت افزا اور دلکشا
بنا ہوا ہے صف آرا ہوئے آواز توپ و تفنگ سے زلزلہ پڑگیا باروت کے دھوئین سے آفتاب
چھپ گیا پھر تلوار چلی کشتون کے خون سے زمین لالہ زار ہوگئی صوبہ کی شکست ہوئی مرید محمد خان
مع صوبہ سرونج کو بھاگ گئے اور نواب امیر خان نوکری چھوڑ کر جسونت راؤ ہولکر کے پاس چلے گئے
بعد چندے قسمت کی یاوری سے خود نواب ہوگئے بالا راؤ نے مرید محمد خان کو قید کرکے روپیہ
مانگا اوس نے کہا میرے پاس کچھ نہین اور تشدد قید سے الماس کھا کر مرگیا بالا راؤ نے جانا
کہ اوس نے مکر کیا ہے دو دن تک دفن ہونے نہ دیا جب نعش سڑ گئی دفن کرنے کا حکم دیا بھوپالی
مرید محمد خان کو برائی سے یاد کرتے ہین اور جب کوئی سرونج کو جاتا ہے اوسکی قبر پر عوض فاتحہ
پانچ جوتی مارتا ہے اسکے بعد نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر کو خطاب وزیر الدولہ دیکر

مختار ریاست کیا انکی مہر کا یہ سجع تھا خداہست سلطان محمد وزیر جب وزیر محمد خانصاحب بہادر
مختار ریاست ہوئے سرفراز محمد خان عرف کولیخان رنجیدہ ہوکر آنباپانی کو چلے گئے وزیر محمد خان
نے ولایت محمد خان کو رائسین پر بھیجکر محاصرہ قلعہ کیا یہہ قلعہ بلندی کوہ پر ہے توپ کا گولہ وہان
نہین پہونچتا ہے اسلیے راستے روک کر رسد قلعہ کی بند کردی پھر وزیر محمد خان بھی وہان پہونچے
بھان بل قلعہ سے باہر آکر کچھ لڑا پھر قلعے مین جا بیٹھا تمام رعیت رائسین کی قلعے کے اندر
تھی جب غلہ ہو چکا قلعہ دار نے رعیت کو باہر نکال دیا بھوپال کی فوج مین ولایتی بہت تھے
اونھون نے رعایا کو لوٹ لیا اور عورتون کے ساتھ جو چاہا سو کیا بھان بل نے محاصرے سے
تنگ ہوکر قائم خان گل خان سلطان خان سکنہ سرونج کی زبانی وزیر محمد خان بہادر کو پیغام
صلح بھیجا اور تیس ہزار روپیہ لیکر قلعہ خالی کردینے کا اقرار کیا وزیر محمد خان نے روپے
بھیجدیا اونسنے توپین برجون پر سے نیچے گرادین باروت پانی مین ڈال دی قلعہ خالی کرکے
سرونج چلا گیا یہہ واقعہ سنہ بارہ سو بارہ ہجری مین ہوا ع شد فتح رائسین ز امداد ایزدی
اسکی تاریخ ہے پھر وزیر محمد خان نے آنباپانی پر لشکرکشی کی اور سرفراز محمد خان عرف کولیخان کو
پکڑکر قلعہ رائسین مین قید کردیا لیکن نواب حیات محمد خان نے بعد عفو تقصیر قید سے رہا کرکے
جاگیر بحال کردی پھر وزیر محمد خان بہادر نے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار کو ملا کر ہوشنگ آباد
لے لیا والی ناگپور نے یہ خبر سنکر نور خان سفید پوش اور پانڈورنگ اور سدیا پنڈت کو بڑی
فوج کے ساتھ ہوشنگ آباد بھیجا جب یہ فوج آئی صبح سے دو گھنٹے تک لڑائی ہوئی فوج
بھوپال قریب پانچ ہزار کے تھی اور فوج ناگپور قریب چالیس ہزار کے عین معرکہ مین وزیر محمد خان
بہادر نے پھر کر جو دیکھا سوائے علی صاحب وغیرہ کے اپنے ساتھ کسیکو نپایا ناچار قلعہ کی
جانب گھوڑا پھیرا دشمنون نے تنہا پا کر پیچھا کیا انکا گھوڑا اڑا چالاک تھا قلعے کا خندق بارہ گز
چوڑا پھاند گیا اور یہ شہسوار اوس حملے سے بچے فوج ناگپور گھوڑے اور سوار کا تماشا دیکھکر حیران
ہوئی اور خندق کے کنارے پر مورچے کرکے قلعے کو گھیر لیا وزیر محمد خان چار پانچ روز تک قلعے کے

اندر سے لڑے اور مع اپنے ہمراہیون کے کشتیون پر نربدا پار ہو کر گنور کے جنگل مین پناہ گیر ہوئے ناگپور کی فوج نے ہوشنگ آباد کا قلعہ لے لیا یہ قلعہ لب دریاے نربدا پر پتھر اور چونے سے بہت مضبوط بنا ہوا تھا سنہ یکہزار و دو صد و پنجاہ و دو ہجری مین انگریزون نے اوسکو توڑ ڈالا اب ایک دیوار جانب دریا باقی ہے نواب حیات محمد خان نے وزیر محمد خان بہادر کو جنگجو پا کر چاہا کہ تنبیہ کرین لیکن نکر سکے کیونکہ دوسرا کوئی شخص قابل انتظام اور انتقام لینے کے لائق نہ تھا اور جسطرح میان وزیر محمد خان بہادر کی فطرت و جبلت مین شجاعت و مردانگی تھی ویسی ہی نواب حیات محمد خان کی طینت و خلقت مین تن آسانی اور ہر امر مین سہل انگاری تھی اس سبب سے اونھون نے انکی ہمت و جرأت سے اندیشہ مند ہو کر بصلاح نواب غوث محمد خان بیٹے اپنے کے کار نیابت اکبر خان کو دیا انسے کچھ انتظام نہو سکا اوسپر وزیر محمد خان بہادر اور غوث محمد خان سے کئی بار لڑائی ہوئی چوتھی لڑائی جو موضع بشن کھیڑہ پرگنہ تال مین ہوئی اوسمین مرزا اسد بیگ وغیرہ عمدہ ملازم نواب حیات محمد خان کے مارے گئے غوث محمد خان نے محمد شاہ خان کو سرونج سے اور کریم خان پنڈارے کو شجاعلپور سے اپنی مدد کو بلایا دونون بھوپال آئے وزیر محمد خان بہادر قلعہ اسلام نگر سے چلکر قریب بھوپال میدان باغ نوبہار مین لڑے اوسدن پانی برسا ہر شخص اپنی فرودگاہ کو پھر گیا پھر محمد شاہ خان اور کریم خان کے آپسمین نااتفاقی ہوئی ادھر محمد شاہ خان اکبر خان کو اپنے ساتھ لیکر سرونج کو چلے گئے اودھر کریم خان نے بھی کوچ کیا نواب غوث محمد خان دولت راو سیندھیہ کے پاس طالب مدد گئے تاکہ وزیر محمد خان بہادر کو بھوپال سے نکالین سیندھیہ نے اسلام نگر کے قلعے کو لیکر حکیم اسد علی کو واسطے بندوبست بھوپال کے بھیجا افضل علی برادر حکیم مذکور پہلے نواب حیات محمد خان کے یہان نوکر تھا اور کسی سبب سے اوسکو شہر بدر کیا تھا حکیم اسد علی کے دل مین وہ بغض بھرا ہوا تھا حکیم مذکور کے آنے سے وزیر محمد خان بہادر تاڑ گئے لیکن مہمانی اور خاطرداری اونکی اچھی طرح کی حکیم مذکور نے دیکھا کہ نواب حیات محمد خان اور غوث محمد خان سے کچھ انتظام ریاست کا

سکہین ہتا اور وزیر محمد خان بہادر عاقل لائق امارت ہین اسلیے نواب سے اونکا میل کرادیا اور خود گوالیار کو پھر گئے پھر تو وزیر محمد خان بہادر نے بھوپال کا انتظام اپنے طور پر بہت خوب کیا نواب حیات محمد خان آرام سے اپنی محلسرا مین رہے ستھوین ماہ رمضان ۱۲۲۳ ہجری بدھ کے روز ہفتاد و سہ سال کی عمر مین باجل طبیعی مر گئے

فصل پانچوین حال مین نواب غوث محمد خان کے

چوتھی ماہ شوال ۱۲۲۳ بارہ سو تئیس ہجری کو نواب غوث محمد خان برای نام مسند نشین ہوئے وزیر محمد خان بہادر نے کہ شجاع بے بدل تھے اوس وقت مین بہت آدمی اپنی وضع کے جمع کرکے گرد و پیش کی ریاستون سے نذرانہ لینا چاہا جسوقت یہ ٹھاکر ہی سنگہ کے پاس اوسطواری مین تھے انکے گھوڑے کی دم کسی لڑائی مین کٹ گئی تھی وہ گھوڑا دکھنی سرنائے رنگ خوبصورت بے عیب چالاک پنچھراج نام تھا وزیر محمد خان بہادر اوس گھوڑے بے دم کو ایک دم جدا نہین کرتے تھے اسلیے نام انکا باندے گھوڑے والا مشہور ہوگیا تھا پنڈارون مین اور گرد و پیش کی ریاستون مین اسقدر رعب اونکا پڑگیا تھا کہ اگر کوئی کہتا وہ باندے گھوڑے والا آیا لوگ بدحواس ہوکر بھاگ جاتے تھے چونکہ وزیر محمد خان بہادر نے ناگپور اور گوالیار کے راجہ کے ملک مین بارہا دست اندازی کی تھی اسلیے صدیق علیخان ناگپور سے اور تاتیا ناتھ گوالیار سے سنہ بارہ سو چوبیس ہجری مین فوج جرار لیکر بھوپال پر آئے وزیر محمد خان بہادر قلعہ گنور مین جا بیٹھے صدیق علیخان نے نواب غوث محمد خان سے کہا وزیر محمد خان نے اپنے بزرگون کا طریقہ چھوڑ دیا اور راجہ رگھوجی اور سیندھیہ بہادر کی رعایا کو بہت تکلیف دی ہم تنبیہ دینے کے لیے آئے ہین اگر پاوینگے تو پکڑ کر لیجاوینگے ورنہ اونکے عیال و اطفال کو ہمین دے دو نواب نے بخیال برادری وزیر محمد خان بہادر کی عورتون کو اپنے محل مین بلالیا اور کہلا بھیجا کہ وزیر محمد خان اگر تمکو ملین تو لیجاؤ عورتین اور لڑکے اونکے بیگناہ ہین اونسے تمکو کچھ سروکار نہین صدیق علیخان نے جب دیکھا کہ نواب بھوپال حمایت اونکی کرتے ہین کہلا بھیجا کہ تم اپنے بڑے لڑکے کو ہمارے ساتھ کردو تاکہ یہہ فساد رفع ہوجاوے

اور تمھاری دوستی راجہ رگھوجی کے ساتھ بڑھجاوے وہ تمھارے لڑکے کو دیکھکر خوش ہوویگے
نواب نے بمصلحت وقت صدیق علیخان کا کہنا مانا نواب معز محمد خان کو اونکے ساتھ کردیا
وہ تھوڑی فوج بھوپال مین چھوڑکر ناگپور چلا گیا وزیر محمد خان بہادر نے چند روز کا وقفہ
دیکر گنور سے یکبارگی بھوپال مین آکر قلعہ و شہر سے فوج ناگپور کو نکال دیا اور نواب کو بہت
ملامت کی نواب نے کہا مینے جو کیا مشورے سے کیا لالجی مستوفی اور لالہ روپ چند اہل مشورہ
ہاتھی کے پانون سے بندھوا کر مارے گئے لالہ نوبت راے اور بخشی بینی لال اور منشی سورج مل
توپ سے اوڑائے گئے نواب معز محمد خان ناگپور پونہچے بسعی صدیق علیخان راجہ رگھوجی
نے خود نواب معز محمد خان سے آکر ملاقات کی اور ایک سال تک آرام سے مہمان رکھا پھر خلعت
دیکر رخصت کیا تین کوس تک پونہچانے کو بھی آئے نواب نے جب خبر آنے کی سنی بہت
خوش ہوئے اور بڑے جلوس سے موضع نزور کھنڈیرہ تک جو بھوپال سے اٹھارہ کوس ہی
جا کر اپنے فرزند سے ملے اور بہت دھوم کے ساتھ بھوپال لائے اسی ایام مین نواب امیر خان
والی ٹونک بعزم جنگ والی ناگپور قریب بھوپال آئے اور وزیر محمد خان بہادر سے مدد چاہی
یہ خود ہمراہ اونکے ہوئے قریب ساگر ناگپور کی فوج سے مقابلہ ہوا وزیر محمد خان بہادر نے
امیر خان سے کہا آج لڑنا مناسب نہین ہی فوج منزل چلی ہوئی تھکی ماندی ہی کل مقابلہ کرنا
اونھون نے نہ مانا مقابلہ کیا ناگپور کی فوج غالب آئی تب وزیر محمد خان سے کہا ڈھنگ
لڑائی کا بگڑ گیا اب چلدینا مصلحت ہی وزیر محمد خان نے کہا تم جاؤ مین جب تک زندہ ہون
میدان سے منہ نہ پھیرونگا نواب امیر خان چلدیے وزیر محمد خان نے اپنی فوج کو دل دیکر
باوجود قلت سپاہ حملہ کیا اور بڑی مردانگی اور جرأت کے ساتھ دشمن کو میدان سے ہٹادیا
سر ہنری کلوز صاحب بہادر دریاے نربدا کے قریب با فوج انگریزی مقیم تھے ناگپور کی فوج مین
شریک ہوکر نواب امیر خان کا مقابلہ کیا وزیر محمد خان نے یہ خبر پاکر بھوپال کیطرف کوچ کیا
اور امیر خان کو کہلا بھیجا کہ جب سے ہمارے بزرگون نے کرنیل گڈرڈ صاحب بہادر کی

مدد کی بہی سرکار کمپنی سے اور ہمسے دوستی ہی ہم فوج انگریزی سے نہ لڑینگے راہ مین جو زمیندار
عاجزی سے ملا وہ وزیر محمد خان بہادر کے ہاتھ سے محفوظ رہا جسنے سر نہ جھکایا وہ بے بس
ہوا وزیر محمد خان ۔ بھوپال مین برسات بھر رہکر آغاز سرما مین نواب غوث محمد خان کو ہمراہ لیکر
لیگئے اور کانسنگہ سکھہ کو چار سو سوار سے نوکر رکھکر موضع احمد پور سے بھیلسہ تک لوٹ لیا
بجی بہادر حاکم بھیلسہ علاقہ سیندھیہ بہادر چار پلٹن اور بہت سے سوار مرہٹون کے ساتھہ
مقابل ہوا دوپہر تک لڑائی ہوئی نواب نے فتح پائی دوسرے روز نواب و وزیر نے کوچ کیا
سرسواری باگرود کا قلعہ فتح کرتے ہوئے جانب بھوپال روانہ ہوئے راہ مین نواب امیر خان
والی ٹونک سے ملاقات ہوئی دوسرے روز اونکو رخصت کیا نواب غوث محمد خان آشٹا نائی مین
آئے سرفراز محمد خان عرف کولیخان جاگیردار نے استقبال کیا نواب صاحب کو اپنے گھر لائے
مہمانی کی وزیر محمد خان بہادر نے وہان گوہر محمد خان کو نظر بند کرکے واجد محمد خان کو آشٹا نائی
مین مقرر کیا اور کولیخان سے کہا ہمنے گوہر محمد خان کے شر کو دور کرکے تمھاری جگہہ تمھارے
بیٹے کو دی اور گوہر محمد خان اور واجد محمد خان برادران علاتی تھے پھر وہان سے کوچ کرکے
براہ راسیین کنارۂ نربدا موضع چوراس مین جاکر ٹھہرے وہان خبر ملی کہ غوث صاحب سردار
فوج ناگپور تمھارے ساتھہ لڑنے کو آیا ہی وزیر محمد خان بہادر نے بھی میدان جنگ تھاما
لب دریاے نربدا لڑائی ہوئی سیکڑون ہندو مسلمان مارے گئے غوث صاحب میدان سے
علیحدہ گوشہ مین چند آدمیون کے ساتھہ لڑائی کا تماشا دیکھتے تھے چند سوار سکھہ سپاہ بھوپال
سے اوس طرف گئے ناگپور کی فوج مین بھی سکھہ نوکر تھے غوث صاحب نے جانا کہ یہ سوار ہماری
فوج کے ہین اطمینان سے اپنی جگہہ پر کھڑے رہے سواران بھوپال نے غوث صاحب کو
پہچانکر حملہ کیا سر اوسکا کاٹ کر روبروے میان وزیر محمد خان لاکر رکھا ناگپور کی فوج بھاگی
نواب فتحیاب ہوکر بھوپال آئے یہان معلوم ہوا کہ رام بول رسالدار راجہ رگھوجی نے چکلپور کا
قلعہ لے لیا ہی وزیر محمد خان نے فی الفور راہ محل پور کی لی رام بول کچھہ لڑکر بھاگ گیا

ان لڑائیون سے والی ناگپور و گوالیار دشمن وزیر محمد خان بہادر کے ہوگئے سنہ ۱۲۱۹ فصلی مین
دونون راجون نے باہم متفق ہوکر بھوپال پر فوج کشی کی جگوا باپو سردار سیندھیہ و صدیق علیخان
سردار ناگپور نے چار مہینے تک بھوپال کو گھیرا پھر برسات مین فوج ناگپور کی ہوشنگ آباد کیطرف
اور سیندھیہ کی فوج چندیری کیطرف کوچ کر گئی بعد برسات دسہرے کی صبح کو جگوا باپو اور
رام لال ور کرشنا بھاؤ اور دانسنگہ باون ہزار فوج لیکر اور صدیق علیخان تیس ہزار فوج کے
ساتھ بھوپال پر آئے چار طرف سے شہر کو گھیرا اور چھ مہینے تک گھیرے رہے اس گھیرے مین
بھوپالیون کو بڑی تکلیف ہوئی رعیت شہر چھوڑ کر نکل گئی بہت لوگ فاقے سے مر گئے تھوڑے
آدمی رہگئے توپون کے گولون سے شہر تباہ ہوگیا دشمنون کے مورچے پاس آلگے وزیر محمد خان
بہادر نے نواب غوث محمد خان سے کہا اگر حکم ہو تو مین رائسین کے قلعے کو چلا جاؤن اور وہان
بیٹھکر لڑائی کا سامان جمع کر کے دشمن سے لڑون نواب نے کہا ناگپور اور گوالیار کے ملک کو
تمنے لوٹا اوس سے یہ بلا تمپر آئی خدا پر بھروسا کر کے یہین رہو جب تک جان بدن مین ہی لڑو
میجر سر جان مالکم صاحب بہادر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ مہاراجہ دولت راو سیندھیہ اور
رگھوجی بھونسلیا نے باہم مشورہ کر کے چاہا کہ بھوپال لیکر باہم آدھا آدھا بانٹ لین اس لیے
سنہ ۱۸۱۳ء مین دونون نے حملہ کیا جگوا باپو کے ساتھ پچیس ہزار فوج تھی اور دان سنگہ کے ساتھ
بارہ پلٹن اور تیس ضرب توپ اور رام لال ور کرشنا بھاؤ کے ہمراہ پندرہ ہزار فوج جملہ باون ہزار
سپاہ تھی اور صدیق علیخان کے ساتھ تیس ہزار فوج جملہ بیاسی ہزار سپاہ نے بھوپال کا
محاصرہ کیا بھوپال مین سب گیارہ ہزار فوج تھی نوکران ریاست چھ ہزار ہمراہیان نواب
نامدار خان پنڈارہ سہ ہزار ہمراہیان زمیندار ان رتن سنگہ وغیرہ دو ہزار پندرہ و زنک
یہ فوج قلعے کے اندر سے لڑی سولھوین دن پنڈارے کی فوج نکل گئی پھر غلہ نہ ہونے کی
وجہ سے تین ہزار ایک سو سپاہ رہگئی اوسکو میان وزیر محمد خان بہادر نے یون مامور کیا
ڈونگر سنگہ کے ہمراہ قلعہ کہنہ مین ۱۰۰ سو نفر ہمراہ جی سنگہ دروازہ گنوری پر ۲۰۰ دو سو نفر ہمراہ باقر علی

دروازہ بدھیوارہ پر دو سو نفر سید برہنہ کے ساتھہ دو سو نفر ہمراہ ملا یار خان دروازہ اتوارہ پر
دو سو نفر ہمراہ خواجہ بخش چیلہ دروازہ جمعراتی پر دو سو نفر ہمراہ نواب معز محمد خان بہادر دروازہ
پیر پر چار سو نفر ہمراہ کرم محمد خان دروازہ امامی پر دو سو نفر ہمراہ لالہ گلشن رای کھڑکی بیاباں
پر پانسو نفر ہمراہ دل محمد خان قلعہ فتح گڈھ مین دو سو نفر ہمراہ ظالم سنگہ بالا قلعہ مین تین سو نفر
ہمراہ سو جیخان دروازہ فتحگڈھ پر ایک سو نفر ہمراہ میان وزیر محمد خان جو تمام شہر مین پھرتے تھے اور
ہر ایک شخص کی مدد کو پہونچتے تھے پانسو نفر وزیر محمد خان بہادر ہر روز چالیس ضرب غنیم کے
لشکر پر سر کرتے تھے اور وقت حملہ دشمن زیادہ توپ چلاتے اور بندوق کہ منع کیا تھا کیونکہ گولی
دشمن کے لشکر مین نہین پہونچتی تھی کشتی پر تالاب کی راہ سے غلہ آتا تھا اور روپیہ کا دو سیر
بکتا تھا وان سنگہ نے اتوارہ کی فصیل کیطرف اور صدیق علیخان نے گنوری کی فصیل کیطرف
حملہ کیا ناگپور کی فوج دروازہ توڑ کر شہر کے اندر گھس پڑی پٹھانیون نے سر راہ کے کوٹھون
پر سے اتنے پتھر اور اینٹ مارے کہ اوسکے صدمے سے سپاہ ناگپور پریشان ہوکر پھر گئی
اور وزیر محمد خان بہادر اتوارہ کے حملے کو منگلوارہ تک بھگا کر گنوری مین آکر دشمنون سے
لڑے اور اونکو بھگا دیا اور عورتون کی ہمت پر آفرین کی اسوقت غلہ ایک روپیہ سیر نہین ملتا تھا
جس کشتی پر غلہ آتا تھا اوسکو دشمنون نے پکڑ لیا نوبت یہان تک پہنچی کہ ہندوون نے
املی کی چھال اور بیج اور مسلمانون نے چمڑے بھونکر کھائے ماہ فروری سنہ مذکور مین
وان سنگہ نے بہت سے حملے کیے مگر فتح نہوئی پھر رام لال نے تین ہزار فوج لیکر وزیر گنج
پر حملہ کیا سخت لڑائی ہوئی ہزار آدمی مارے گئے اور اوسوقت مین دو روپیہ سیر غلہ میسر
نہین ہوتا تھا اس سبب سے کل دو سو آدمی شہر مین رہگئے مرہٹہ کی فوج مین پانچ سیر کا غلہ بکتا تھا
ماہ مارچ سنہ مذکور مین جگوا مر گیا اور اپریل مین ڈونگر سنگہ محافظ قلعہ کہنہ نے صدیق علیخان سے
ملکر پانسو آدمی غنیم کے قلعے کے اندر بلا لیے وزیر محمد خان نظر محمد خان نے بڑی بہادری
سے تیس سپاہی ہمراہ لیکر دشمن کو بھگا دیا اور ماہ مئی مین صدیق علیخان نے کہا کہ

برا خواب دیکھا ہی بھوپالیون پر خدا کی مہربانی ہی انسے نہ لڑنا چاہیے یہ کہکر ناگپور کو چلا گیا
سیندھیہ کی فوج بھی سہارنگپور کیطرف کوچ کر گئی سات لڑائیان جو بڑے گھیرے کے زمانے
مین ہوئین وہ یہ ہین پہلی لڑائی جگوابا پونے تسخیر بھوپال پر کمر باندھکر توپہای قلعہ شکن سے
گولے جانب شمال بھوپال اسقدر مارے کہ چند گز فصیل گر پڑی وزیر محمد خان اپنے رفیقون کے
ساتھ جمعراتی دروازے سے باہر گئے دیکھا دو پلٹن محلۂ وزیر گنج مین پہونچ گئی ہین اوسجگہ
دو ضرب توپ چھرہ بھری ہوئی مخفی رکھی تھین جسوقت دشمن کی فوج نزدیک آئی گولہ اندازون نے
دونون توپین سر کین تین سو سپاہی غنیم کے لوٹ گئے وزیر محمد خان نے تیس آدمی مارے اور
ادھر فقط الف محمد خان وزیر محمد خان کے مامون مارے گئے اور سید احمد اور احمد علیخان
زخمی ہوئے غنیم کی فوج بھاگی مسلمانون نے خدا کا شکر کیا غلہ نہونے سے محصورون پر دو دن
کا فاقہ تھا تیسرے روز رتن سنگہ زمیندار ساتن باڑی دو سو بیل گیہون لایا وزیر محمد خان اوس سے
خوش ہوئے اور بھاری خلعت اوسکو عنایت کیا دوسری لڑائی جگوا نے تمام فوج سے
پیر کے دروازے پر حملہ کیا وزیر محمد خان مع اپنے رفیقون کے قلعے کے باہر کھنڈرون مین
جا چھپے جب غنیم کی فوج نزدیک آئی بندوقون کی باڑھین مارین بہت آدمی غنیم کے مارے گئے
غنیم نے انکو گھیر لیا دیوان گلشن رائے نے اپنے ہمراہیون سمیت بیسا نہرائے کی کھڑکی سے
نکلکر اسقدر بندوقین اور بان مارے کہ دشمن متفرق ہوگئے وزیر محمد خان نے رہائی پائی جگوا
اپنے خیمے کو پھر گیا رام لال راجہ بھاؤ دان سنگہ وغیرہ افسران فوج مرہٹہ نے جگوا کو بہت
ملامت کی اور کہا تمنے اتنی فوج سے بھوپال نہ لیا کل دیکھو ہم کسطرح ایک ساعت مین لیتے ہین
صبح کے وقت اونسے سب سپاہ آراستہ کرکے ہلہ کیا اور بیس سیڑھیان گندے نالے کی
فصیل پر اور نو زینے شیر بیگ کی بدررو کے پاس اور پانچ سیڑھیان جمعراتی دروازے کے
پاس اور نو سیڑھیان پیر کے دروازے کے پاس فصیل پر لگا کر فوج کے چڑھ جانے کا حکم دیا
وزیر محمد خان نظر محمد خان سو سپاہیون سے مقابل ہوئے دستی گولے اور پتھر اور بان

بندوق اور توپون کا چھرا اتنا مارا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگے بہادران بھوپال نے بعض سیڑھیون
کو زیر کھینچ لیا اور بعض کو توڑ ڈالا اور تلوارین کھینچکر شہر کے باہر ہوئے جو سامنے آیا اوسکو مارا
تیسری لڑائی نواب غوث محمد خان محاصرے سے گھبرا کر ایکدن باہر شہر کے گئے وزیر محمد خان
بھی ہمراہ تھے جب بستان شاہ کے تکیے پر پہونچے مرہٹہ کی فوج خبردار ہوگئی راجہ بھاؤ دس ہزار
پیادے اور پانچ ہزار سوار ہمراہ لیکر مقابلے مین آیا باوصفیکہ ہمراہیان نواب بہت تھوڑے
آدمی تھے وزیر محمد خان نے دشمنون پر حملہ کیا اور تلوارون سے مارکر اونکو ہٹا دیا نواب بھی
زیر فصیل دروازہ اتوارہ گھوڑے پر سوار بہادرون کی بہادری دیکھتے تھے سید خیر اللہ حسینی
متوطن گلبرگہ دکن وزیر محمد خان کے اشارے سے قلعے کے برج پر چڑھگئے اور اپنے ہاتھ
سے اتنی توپین مارین کہ دشمن بدحواس ہوگئے اس اثنا مین شام ہوگئی میان وزیر محمد خان نے
اقبال خان چیلے کو حکم دیا کہ ویران گھرون مین آگ لگا دو کہ دشمنون کو پناہ نہ ملے اور نواب
و میان وزیر محمد خان شام سے صبح تک گھوڑے پر سوار اوس جا کھڑے رہے صبح کی نماز
پڑھکر شہر مین آئے چوتھی لڑائی محمد دین خان نے وزیر محمد خان سے آکر کہا ناگپور کی فوج
کنوری دروازے کیطرف سے فصیل کے نیچے آگئی ہی اور فصیل پر سیڑھیان لگا دی ہین
وزیر محمد خان مع اپنے ہمراہیون کے دوڑے اور فصیل کی جنگیون سے گولیان مارکر دشمنونکو
پست پا کیا یہ لڑائی ایک گھنٹے تک رہی آخر ناگپور کی فوج اپنی فرودگاہ کو پھر گئی پانچوین لڑائی
میر محمد عاقل مجذوب نے برج شجاع خان معروف باٹہ سوجی خان پر چڑھ کے پتھرون سے کہا
ہمنے تمھین خدا کو سونپا صبح تم کہان اور ہم کہان یہ خبر میان وزیر محمد خان کو پہونچی وہ برج
مذکور پر گئے اور تھالی مین پانی رکھی دانے ہلنے لگے معلوم ہوا برج کے نیچے سرنگ لگائی ہی
برج سے آدمیون کو علیحدہ کر دیا صبح کو جگوا بابو کی فوج کنارہ نہر چھوٹے خان پر جمی اور سیڑھین
متصل فصیل آگئین ادھر سے شتابہ سرنگ مین آگ لگا دی سارے پتھر برج کے دشمنون کے
سر پر برسے سیکڑون آدمی مر گئے فوج دشمن اپنی فرودگاہ کو پھر گئی امان سنگہ پٹیل پر گڈھی

مرسلہ میان امیر محمد خان اوسدن دو سو بیل گمولائے گندم لایا بھوپالی خوش ہوئے شکر خدا کا بجا لائے
فاقہ شکنی کی نتھو پنڈارہ جو پانسو سوار اپنے زیر حکم رکھتا تھا بحکم میان امیر محمد خان غلہ لانے کو مستعد ہوا
اور ہر ایک سوار کو ایک ایک تھیلی گندم کی دیکر شبا شب بر فصیل قلعہ کہنہ آیا طلایہ فوج صدیق علیخان
کا پھرتا تھا اونسے کہا خبردار فوج رائسین مدد محصورون کو یا شنہ کو آتی ہے سواران طلایہ اپنے
لشکر کو خبر دینے گئے نتھو رستہ غنیم سے خالی پاکر قلعے کے دروازے پر آیا میان وزیر محمد خان نے
اوسکو قلعے کے اندر لے لیا صبحکو خلعت و انعام دیکر رخصت کیا چھٹی لڑائی وزیر محمد خان بہادر
طول محاصرہ سے تنگ ہوکر مستان شاہ مجذوب کے پاس گئے اور سپر و تلوار اونکے آگے رکھکر
اپنے ضعف و دشمن کی قوت ظاہر کی مستان شاہ نے سپر او تلوار انکو دیکر کہا آسمان سے بلا آنی
تھی بارے خدا نے رحم فرمایا جاؤ لڑو مدد غیب کے منتظر رہو اس اثنا مین خبر آئی کہ ڈونگر سنگہ محافظ
قلعہ کہنہ دشمنون سے ملگیا ہزار آدمی دشمن کے نواب فیض محمد خان کے مقبرے تک آگئے ہین
نظر محمد خان بن وزیر محمد خان بہادر نے مع سید حسن پیرزادہ اور بخشی بہادر محمد خان و مرزا لمان بیگ
و غلام محی الدین خان فوج مذکور سے مقابلہ کیا اور دشمن کی سپاہ کو بڑی جرأت سے نکال دیا
ساتوین لڑائی جب باروت نرہی وزیر محمد خان نے زبانی مولوی نظام الدین او قاضی
محمد یعقوب کے صدیق علیخان کو جو بپاس اسلام تہ دل سے فتح بھوپال پر توجہ نکرکے جنگ سے
چشم پوشی کرتے تھے کہلا بھیجا کہ مین لڑائی سے ہاتھ اوٹھا کر رائسین کو جاتا ہون تم بھی باز ہو
چنانچہ اوسدن توپ و بندوق سر ہونی پہر رات گئے نتھو پنڈارہ تین سو تھیلی باروت اور دو سو
تھیلی آرد اور قند سیاہ اور تماکو بھی لایا میان وزیر محمد خان نے باروت پاکر حکم دیا کہ توپ
سر کرین گولے توپ کے لشکر جگوا اور صدیق علیخان پر پڑے اوس سے زلزلہ لشکر مین پڑ گیا
مولوی اور قاضی آواز توپ سنکر واپس آئے اور وزیر محمد خان سے کہا اگر تمکو لڑنا تھا تو ہمکو صلح
کے لیے کیون بھیجا اور ناخوش ہوکر اپنے گھر کو چلے گئے جب باروت ہو چکی پھر فکر ہوئی ایک
بوڑھے آدمی نے وزیر محمد خان بہادر سے کہا کہ میرا باپ جو نواب یار محمد خان کا آبدار تھا یہ کہتا تھا

کہ نواب نے قلعے کے فلان برج مین کوئی چیز رکھی ہے نہین معلوم کیا ہے وزیر محمد خان نے جو برج کا
منہ کھولا وہان ایک تہخانہ نکلا اوسمین پانسو بدرے باروت کے نکلے پھر توپ اور بندوق
چلنے لگی طول محاصرہ سے ہوا متعفن ہوئی غنیم کے لشکر مین بہت آدمی بیمار ہوئے اور صدہا مر گئے
گھاس نہ ملنے سے گھوڑے دبلے ہو گئے سپاہ بیدل ہو گئی صدیق علیخان بخیال خواب ہولناک
ناگپور کو چلدیے جگوا باپو غیرت سے الماس کھا کر مر گیا لشکریون نے اوسکو اسلام نگر کے
پاس جلا کر گوالیار کی راہ لی بھوپالیون نے محاصرے سے نجات پائی ان لڑائیون مین وزیر محمد خان
اور اونکے دونون بیٹون کی ثابت قدمی و شجاعت فطری و بہادری ضرب المثل ہوئی دولت رام
سیندھیہ واپسی فوج سے ناخوش ہوا اور سر جان بٹس فرانسیس اور جسونت راو مرہٹہ کو دوسری
فوج دیکر بھوپال بھیجا وزیر محمد خان نے اختر لونی صاحب بہادر سے نقل عہدنامہ کرنیل گڈرڈ صاحب
بہادر مع تحف و ہدایا مصحوب مولوی نظام الدین اور قاضی محمد یعقوب دہلی کو بھیجکر مدد چاہی اور
خود فراہمی غلہ مین مصروف ہوئے اتفاقاً درمیان دونون افسر فوج سیندھیہ کے مخالفت ہوئی
سواد سیہور مین ایک دوسرے سے لڑ کر چلدیا بھوپال بچگیا ان دونون سفیر نے دہلی مین
پہونچکر نامہ اور تحفہ گذرانا کرنیل صاحب بہادر نے اوسکا جواب شافی لکھا مہاراجہ سیندھیہ
بایماے صاحب بہادر ممدوح تعرض بھوپال سے باز رہے جب ان ترددات سے فرصت
ہوئی وزیر محمد خان بطور دورہ سیواس ہو کر ہنڈارے سے لڑ کر چھیپانیر گئے کرم محمد خان
محمد دین خان عنایت مسیح کو سفیرانہ راجہ ناگپور کے پاس بھیجا کہ دشمنی زائل اور دوستی
حاصل ہو وہ ناگپور کیطرف گئے وزیر محمد خان چھیپانیر سے رائسین مین آئے جب برسات
ہو گئی بطور دورہ ٹمراون کو گئے وہان سے بیمار ہو کر دیورے مین آئے سولھوین ربیع الآخر
سنہ بارہ سو تیس ہجری روز شنبہ کو بعارضہ تپ انتقال کیا حکیم شہزاد مسیح بیٹے حکیم عنایت مسیح
نے جنازہ اونکا بھوپال کو بھیجا اور مع فوج اور اثاثہ خود بھی بھوپال کو آئے جانب شمال بھوپال
باغ مین اونکو دفن کیا انکی اکیاون برس کی عمر تھی اونیس برس حکومت بھوپال کی اونکے

اونکے آخر زمانے مین روشن الدولہ کمک صاحب بہادر تہور جنگ و ناصر الملک انتظام الدولہ جرنل برون صاحب بہادر مظفر جنگ و جنکنس صاحب بہادر و نواب گورنر جرنل لارڈ منٹو صاحب بہادر و مستر مٹکاف صاحب بہادر و کرنیل سمویل صاحب بہادر وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بواسطۂ تحریر روابط اتحاد و ضوابط وداد نے استحکام اور رونق پائی چنانچہ بعض خرائط و خطوط اونکے دفتر ریاست مین موجود ہین فقط

فصل ۶ چھٹی نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان کے حال مین

وزیر محمد خان بہادر کے دو بیٹے تھے بڑے امیر محمد خان انھون نے اپنی عالی ہمتی سے ریاست پر التفات نکیا چھوٹے بیٹے نظر محمد خان بہادر رئیس ٹھہرے نواب نظیر الدولہ بہادر خطاب پایا اونھون نے تھوڑے دنو مین ملک و فوج کا اچھا انتظام کیا پہلے بسفارت مولوی نظام الدین ریذیڈنٹ صاحب بہادر شاہجہان آباد سے اپنے تعہد کے مقدمے مین سرکار انگلسیہ سے کوشش کی اور حکام انگلسیہ کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے نواب غوث محمد خان جو بعد لڑائی جگواکے وزیر محمد خان سے مغلوب ہوکر خانہ نشین و بے اختیار ہو گئے تھے اسوقت مین بالکل اونکی حکومت جاتی رہی اور تھوڑی جاگیر جو اونکے خرچ کیواسطے مقرر ہوئی تھی اونھون نے قناعت کی بائیسوین ۲۲ ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۲ بارہ سو بتیس ہجری کو جمعے کے دن انکی شادی گوہر بیگم دختر نواب غوث محمد خان سے ہوئی جب سپاہ انگریزی بسرکردگی جنرل آدم صاحب بہادر واسطے استیصال پنڈارہ کے ہوشنگ آباد مین آئی نواب نظیر الدولہ بہادر نے حکیم شہزاد مسیح کو اونکے پاس بھیجا اور فوج انگریزی کی مدد پر کمر باندھی جب فوج نربدا سے اوترآئی انھون نے رایسین مین جاکر جنرل صاحب بہادر سے ملاقات کی اور حکیم شہزاد مسیح کو کئی سو سوار و پیادے دیکر ہمراہ کیا حکیم مقام کوٹہ تک گئے غلبۂ مرہٹہ اور طول محاصرۂ جگوا سے یہہ ملک بے چراغ تھا اوسپر بھی زیادہ بارہ لاکھ روپیے سے نقصان اوٹھاکر اکیاون ۵۱ لاکھ روپیہ کا زیور و جواہر بجلدوی انگریزی فوج کی مدد کی اوسدن سے انکی دوستی و خیر خواہی حکام انگلسیہ کے دل پر نقش ہوگئی اوسکے جلدو مین پانچ پرگنے اور قلعۂ اسلام نگر باسند آل تمغا انکو حکام انگلسیہ سے ملا بائیسوین محرم

۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری دن جمعرات کو اتفاق سیر و شکار قلعہ اسلام نگر کو گئے آخر روز اپنی
حرم سرا مین سوتے ہی کان کو بھرے تپنچے سے کھلایا وہ چل گیا گولی سر سے نکلکر دیوار
مین لگی انتقال ہو گیا دوسری روایت ہی کہ وہ نواب سکندر بیگم صاحبہ اپنی بیٹی کو زانو پر
کھلاتے تھے پہلو مین تپنچہ بھرا ہوا رکھا تھا فوجدار محمد خان اونکے سالے نے کہ ہشت سالہ
تھے تپنچہ اوٹھا لیا وہ اونکے ہاتھ سے عمداً یا سہواً سر ہو گیا گولی انکے سر سے نکل گئی یہ روایت
بہت صحیح ہی اسلیے کہ تاریخ انگریزی میجر ولیم ہاف صاحب بہادر مین لکھی ہی بہر کیف تین برس
نو مہینے چھ دن اونھون نے حکومت کی اٹھائیس برس کی عمر مین رحلت فرمائی بڑے باغ مین
نزدیک پدر خود مدفون ہوئے وہان اونکا مقبرہ ہی یہہ چار مصرع اوسپر کھدے ہین قطعہ
نظیر الدولہ آن یکتای عالم شہادت از تپنچہ یافت دردم پی سال وفاتش گفت ہاتف حدیک از نظیر الدولہ شد کم
جو عہدنامہ انسے اور سرکار انگلسیہ سے ہوا تھا نقل اوسکی یہہ ہی **دفعہ اول** دوستی اور یکجہتی
درمیان سرکار کمپنی بہادر اور نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد کے ہمیشہ
نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن قائم رہیگی اور دوست دشمن ایک جانب کے دوست و دشمن
جانبین کے ہووینگے **دفعہ دوم** حفاظت ریاست و ملک بھوپال کی ذمہ صاحبان انگریز
نے ہی **دفعہ سوم** نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور
بطناً بعد بطن اطاعت اور رفاقت سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کرینگے اور دوسری سرکارون
اور سردارون سے کچھ سروکار نرکھینگے **دفعہ چہارم** نواب موصوف نسلاً بعد نسل اور
بطناً بعد بطن بے مرضی و اطلاع سرکار انگریزی کے سوال جواب کسی سردارون اور سرکارون
سے نکرینگے مگر دوستانہ سلسلہ خط خطوط کا دوستون اور برادرون کے ساتھ جاری
رکھینگے اور مقدمات ضروری مین نوشت خواند زمینداروں اور گرد نواح کے رئیسون کے ساتھ
کرینگے **دفعہ پنجم** نواب موصوف نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن کسی کے ساتھ جھگڑا فساد
نکرین اگر اتفاقاً کسی کے ساتھ ہو بھی جاوے تو فیصلہ اوسکا از روے انصاف کے اہالیان

سرکار انگریزی کرین دفعہ ششم چھہ سو سوار اور چار سو پیادے عند الطلب سرکار بھوپال سے
سرکار انگریزی مین حاضر ہووین اور بضرورت کیوقت ساری فوج سواے اوسکے جو واسطے انتظام کے
درکار ہے شامل افواج سرکار کمپنی ہوئے دفعہ ہفتم کچھہ ممانعت آمد و رفت فوج انگریزی کی ملک بھوپال
مین نہوے وقت ضرورت کے چھاونی بھی اوس ملک مین کرین اور واسطے اوسکے نواب صاحب موصوف
اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن اقرار کرین کہ وقت درخواست کے قلعہ نظر گڈہ یا گاگا
یا دو ہزار گز زمین قلعہ مذکور کی گرد نواح کی واسطے چھاونی و ذخیرے کے سرکار انگریزی کو دیوین
اور تاکید کیجاوے کہ ملک بھوپال مین فوج کی آمد و رفت سے کچھہ نقصان نہوگا دفعہ ہشتم
نواب موصوف نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن بہم پونہچانے غلہ و اجناس مین واسطے لشکر سرکار
انگریزی کے حتی المقدور اپنے مدد کرین اور واسطے فوج کے جس قسم کی ضرورت پڑے اوسکے
خریدنے مین ملک نواب صاحب یا چوکیات راہ مین کچھہ محصول نلیوین دفعہ نہم نواب صاحب
موصوف اور اونکی اولاد نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن مالک اور مختار اپنے ملک کے ہین اہالیان سرکار
انگریزی اوسمین کسیطرحکا دخل نہ دیوین دفعہ دہم جو نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر نے
پنڈارون کی تنبیہ مین کوشش کی اور ملک و مال اپنا براہ وفاداری تصرف مین لائے سرکار انگریزی
نے اسواسطے کہ خوبی اس کام کی تمام عالم پر ظاہر ہوئے واسطے مدد خرچ فوج مقررہ پانچ پرگنے
آشٹہ اچھاور سیہور دوراہہ دیبی پورہ نواب صاحب کو عطا کیے کہ حکومت محالات مذکور
کی منحصر نواب صاحب موصوف اور اونکی اولاد پر نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن ہمیشہ ہے دفعہ یازدہم
یہہ عہدنامہ گیارہ دفعات کا مقام رائسین مین مہر و دستخط کپتان جوساتھہ اسٹورٹ صاحب بہادر
اور میان کریم محمد خان بہادر اور حکیم شہزاد مسیح کے مرتب ہوا کپتان اسٹورٹ صاحب بہادر اقرار
کرتے ہین کہ تین ہفتے مین اس عہدنامے پر نواب گورنر جنرل بہادر کی مہر و دستخط کراکر نواب موصوف
کو دیوینگے اور میان کریم محمد خان اور حکیم شہزاد مسیح یہہ اقرار کرتے ہین کہ ہم دو دن مین نواب نظیر الدولہ
نظر محمد خان بہادر کی مہر و دستخط اس عہدنامے پر کروا دیوینگے مورخہ چھبیسوین فروری ۱۸۱۸ع

مطابق انیسوین شہر ربیع الآخرہ سنہ ۱۲۳۳ ہجری آور بعد معاہدہ سرکار انگریزی رہنا پولٹکل اجنٹ صاحب
بہادر کا سواد قصبہ سیہور مین حسب مرضی حکام انگلسیہ مقرر ہوا اور ایک قطعہ زمین چھاونی کے
لیے محدود کی گئی اور ہزار سوار و پیادہ مطابق عہدنامے کے فوج بھوپال سے زیر حکم اجنٹ صاحب
بہادر بھوپال سیہور مین مقیم ہوئے یہہ فوج ماہ بماہ تنخواہ ریاست سے پاتی تھی عہد نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
سنہ ۱۲۳۳ فصلی مین ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ سالانہ بابت تنخواہ فوج سرکار انگریزی کو ریاست سے
نقد دینا قرار پایا اور نام اوسکا کنٹنجنٹ بھوپال ٹھہرا پھر نواب جہانگیر محمد خان بہادر مغفور کے عہد
سنہ ۱۲۴۰ فصلی مین دس ہزار روپیہ سالانہ اضافہ ہوا اور سنہ ۱۲۴۵ فصلی مین بعہد مختاری نواب سکندر بیگم صاحبہ
دو لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوگیا اور دستاویز حکام انگلسیہ اس عبارت سے شامل عہدنامہ ہوئی کہ
دفعہ ششم عہدنامہ منعقدہ فیما بین نواب صاحب بھوپال و سرکار کمپنی انگریز بہادر کہ سنہ ۱۸۱۸ء مطابق
سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین زیب توثیق پایا ہی مشروط ہی کہ ریاست بھوپال ایک فوج مقدار ششصد سوار
و چہار صد پیادہ واسطے بجا آوری خدمات سرکار کمپنی انگریز بہادر کے ہمیشہ موجود و مستعد رہیگی
بعدہ برضامندی طرفین یہہ امر مستقر ہوا کہ فوج مرقومہ بالا خاص تحت حکومت اہالی سرکار انگریز بہادر
سے ہے اور بعوض سپاہ مذکور زر نقد جو نگہداشت فوج سوار و پیادہ و سلاح و توپخانہ کو کافی ہو مقرر ہووے
اور تعین مقدار زر نقد کا ہونا مناسب ہی بیگم صاحبہ فرمانروائے ریاست بھوپال نے مبلغ خطیر
دو لاکھ روپیہ سالانہ جو دینا چاہا اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے قبول فرمایا اسواسطے
ازروی عہدنامہ ہذا شرط و عہد کیا جاتا ہی کہ ابتدائے اول جولائی سنہ ۱۸۴۹ء سے ہمیشہ دو لاکھ
روپیہ مروجہ بھوپال مقرر رہیگا اور سوا اسکے اور روپیہ کا مطالبہ ریاست بھوپال سے بموجب
دفعہ ششم عہدنامہ نہوگا اور نقل سند سلام نگریہ ہی جو تمہارا اخلاص و محبت پیر نواب
مارکویس ہسٹنگ گورنر جنرل صاحب بہادر کے بوجہ احسن نقش ہی اسلیے نواب صاحب موصوف نے
واسطے اظہار خوشی خود مشاہدہ تمہارے ترددات نمایان اور جانفشانی و خدمتگزاری تمہاری
فوج کی جو اندنون مین وقت دریشی مہمات ضلع مالوہ مین اس سرکار کے لشکر مین شامل ہوکر ظاہر

ہوے ایسا تجویز کیا ہی کہ قلعہ اور شہر اسلام نگر مع اوسکے ملحقات کے جو اگلے زمانے مین تمھارے بزرگون کے قبضے مین تھا بسبیل آل تمغا کے نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن تمکو مرحمت ہووے چنانچہ موافق اوسکے نواب صاحب بہادر ممدوح نے قلعہ اور شہر مع مضافات اوسکے تمکو اور تمھاری اولاد و احفاد کو ہمیشہ کیواسطے عنایت کیا یقین ہی کہ تم بھی بمقابلہ اس عطیہ کے زیادہ اس سے مراسم دوستی و خیرخواہی مین مصروف ہووے فقط سوم اکتوبر ۱۸۱۸ء مطابق بائیسوین ذیحجہ ۱۲۳۳ہجری موافق ۱۲۲۶ فصلی کنوار سدی تیج سمت ۱۸۷۵ روز شنبہ

فصل ساتوین بیان عہد حکومت نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ مین

بعد انتقال نواب نظیر الدولہ میان کرم محمد خان بہادر حکیم شہزاد مسیح نے بمشورہ میجر ہنری صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال گوہر بیگم صاحبہ کو مختار ریاست بھوپال قرار دیا اور خود بطور نیابت بندوبست ریاست مین مشغول ہوئے اور بمنظوری صدر مہر بنام نواب قدسیہ بیگم کندہ کروایا جسدن انتقال نواب نظیر الدولہ بہادر کا ہوا نواب قدسیہ بیگم اٹھارہ برس چھہ مہینے چودہ دن کی تھین اور نواب سکندر بیگم ایک برس تین مہینے کی نابالغ ریاست نے باتفاق سلاے پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر مذکور یہہ تجویز کی کہ جو شخص شوہر انکا ہو وہی رئیس ٹھہرے نواب غوث محمد خان کے سوا نبچے تھے آٹھہ پسر آٹھہ دختر نام اونکے یہہ ہین نواب معز محمد خان میان فوجدار محمد خان حاتم محمد خان بہادر محمد خان عادل محمد خان اکبر محمد خان اوج محمد خان آمر اؤ محمد خان سردار بی بی صاحب بیگم وزیر بی بی لاڈو بی بی جمعیت بی بی امانت بی بی حوض بی بی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ گوہر بیگم صاحبہ اور نواب غوث محمد خان کا انتقال تیسوین محرم ۱۲۳۴ہجری کو ہوا پھر بمشورہ اجنٹ صاحب بہادر نواب منیر محمد خان بن میان امیر محمد خان بن میان وزیر محمد خان سے اقرارنامہ اطاعت نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کا اور اونکے والد سے اقرارنامہ عدم مداخلت امور ریاست کا لیکر تجویز منگنی نواب سکندر بیگم صاحبہ کی اونکے ساتھہ ہوئی بعد اوسکے جب اونکو بوجہ نامردی اگر ترک نسبت کرنا چاہا تو وہ آمادہ جنگ ہوئے حکیم شہزاد مسیح نے چہارم ربیع الآخر ۱۲۳۴ہجری بسرکردگی بخشی بہادر محمد خان آدھی رات کو

فوج برسم شبخون اونپر بھیجی چار دن تک خانہ جنگی و خونریزی باہم ہوتی رہی طامس ہربٹ
مانک صاحب بہادر اجنٹ بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کو لکھا مین تمھارے پاس
آتا ہون اور کپتان جانشین صاحب فی الحال سیہور سے بھوپال مین آکر اس فساد کو موقوف
کرینگے آپ بھی ایسی کوشش کرنا کہ قبل میرے پہونچنے کے یہ نزاع دور ہو جاوے القصہ
جب منیر محمد خان صاحب نے زمانہ مخالف دیکھا لڑائی موقوف کی انکی جاگیر چالیس ہزار روپیہ
سال کی مقرر ہوئی پھر نواب جہانگیر محمد خان بہادر اونکے چھوٹے بھائی سے بتجویز اہالی ریاست
و پولٹکل اجنٹ بہادر شادی نواب سکندر بیگم صاحبہ کی ٹھہری انکا لقب نواب نظیر الدولہ
شمشیر جنگ بہادر تھا دولہ نواب کہلاتے تھے اس اثنا مین حکیم شہزاد مسیح کا چوبیسوین
جمادی الآخرہ ۱۲۴۴ ہجری مطابق ۱۲۳۶ فصلی و یکم جنوری ۱۸۲۹ع کو بمرض دمہ و استسقا اور
تنفس کے بیالیس برس کی عمر مین انتقال ہوا نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بسعی ولکنس صاحب بہادر
مولوی عبدالقادر و ملا شہاب الدین کو واسطے تربیت نواب صاحب کے مقرر کیا اور
میرزا اصل علی بتجویز اجنٹ صاحب بہادر معلم ٹھہرے جب اونکی بدلی ہوئی بجاے اونکے
الویس صاحب بہادر آئے اونھون نے سرکار بزرگ کو لکھا کہ آپ نواب صاحب کو کب
صدرنشین کروگی اونھون نے لکھا کہ جب اونیس بیس برس کی ہونگے پھر ۱۲۴۹ ہجری مطابق
۱۸۳۳ع ماہ جنوری مین لارڈ بنٹنک گورنر جنرل بہادر کلکتے سے ساگر مین تشریف لاے
نواب دولہ صاحب بہادر نے ساتھ کریم محمد خان مدار المہام اور دیوان خوشوقت راے کے
بڑے تجمل کے ساتھ ساگر مین جاکر ملاقات کی اور خلعت پایا اور درخواست حصول اختیار
ریاست اور نکاح کی کی لارڈ صاحب بہادر نے میجر الویس صاحب بہادر کو حکم دیا کہ نواب
قدسیہ بیگم صاحبہ کو فہمایش کرکے نواب صاحب کا نکاح کرادو اور بمقدمہ اختیار ریاست کے
کہا ابھی تم ذرا صبر کرو جب نواب دولہ صاحب ساگر سے بھوپال آئے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ
یہ گفتگو سنکر بہت ناخوش ہوئین اور سعد اللہ خان و ابراہیم خان وغیرہ کو اپنا بدخواہ سمجھکر

شہر سے نکالا کریم محمد خان نے ابتدا سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں انتقال کیا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے اول میان فوجدار محمد خان اپنے چھوٹے بھائی کو نائب کرنا چاہا پھر خوشوقت رائے کو خطاب راجگی دیکر عہدہ نیابت دیا علی شاہ کالیخان محمد تراب خان وغیرہ راجہ کے مقرب تھے اور حکیم غلام حسین خان اور حکیم بہار علیخان نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کے حضور میں تقرب کلی رکھتے تھے پھر میجر الویس صاحب کی بدلی اجمیر کو ہوئی اونکی جگہہ پھر لان سلٹ ولکنس صاحب بہادر آئے اور مقدمہ نکاح حسب ایمای سابق لارڈ صاحب بہادر سلسلہ جنبانی کی اٹھارویں ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۲۴۲ فصلی اور ہفدہم اپریل سنہ ۱۸۳۵ء روز جمعہ کو مابین بہین نکاح ہوا تھوڑے دن کے بعد نواب صاحب نے حکومت چاہی ولکنس صاحب بہادر نے بطریق فہمایش اس مقدمے میں نواب بیگم صاحبہ سے گفتگو کی راجہ خوشوقت رائے نے مستغیثان کے مقدمات پیش کرکے اصلاح نواب صاحب فیصلہ کرنا شروع کیا یازدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۵۲ ہجری کو بتقریب عرس شیخ عبد القادر گیلانی کے روشنی چراغان ہوئی سب بھائی بند وغیرہ افسران فوج جمع ہوئے ہمیر سنگہ نے نواب سکندر بیگم صاحبہ سے کہا نواب صاحب نے تمہارے اور نواب قدسیہ بیگم کے قتل کیواسطے خفیہ لوگونکو جمع کیا ہی اور سعد اللہ خان مخروج ریاست بھی مع گروہ ولایتیان متصل باولی جنیدن خیاط قریب شہر منتظر اشارہ ہی وہ یہہ خبر سنکر بعد ادائے رسم فاتحہ مع نواب قدسیہ بیگم صاحبہ اپنے محل کو چلی گئیں اور کالیخان کو مع تیس نفر سواران بکہ نوکران خاص رسالہ حکم دیا کہ نواب دولہ صاحب بہادر کی حفاظت کرو کہیں جانے ندوا ور مستجاب خان اور ٹھاکر ہمیر سنگہ نے قنات سے نواب کو مقید کردیا اور میر نور علی کو ایک سو سوار دیکر سعد اللہ خان کی گرفتاری کے لیے روانہ کیا اور اندر باہر محل نواب دولہ صاحب بہادر کے پہرے مقرر کردیے نواب نظر بند ہوگئے اور پچاس نوکر اونکے اوسیوقت بھوپال سے نکالے گئے نور علی تا سرحد ریاست متصل بھیلسہ جاکر پھر آئے اور بعض نوکران ریاست باشتباہ سازش و آمیزش برطرف اور شہر بدر ہوئے لان سلٹ ولکنس صاحب بہادر نے مکرر اس جھگڑے کے دور ہونے کو لکھا مگر کچھہ نہوا تب

میان امیر محمد خان بہادر اور نواب منیر محمد خان اور اسد علیخان ماموں نواب صاحب سیہور کو گئے
اور بمقدمہ رہائی نواب صاحب گفتگو کی اور چند صد سوار و پیادہ نوکر رکھے اور غفور خان کو دو گھوڑے
دیکر بھوپال بھیجا وہ سر شام چوبیسوین ذیحجہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری کو قریب شہر مولوی ضیاء الدین کے
مزار پر ٹھہرا اور نوابصاحب کو خفیہ اطلاع کی پہر رات گئے وہ اور میر اسد علی تبدیل ہیئت
کر کے کوہ پچہ بھوپال تک پیادہ پا گئے وہان سے ایک گھوڑے پر نواب صاحب دوسرے پر
میر اسد علی سوار ہو کر سیہور روانہ ہوئے دو گھنٹے مین دس کوس طی کر کے آدھی رات کو وہان
پونہچے اجنٹ صاحب بہادر کوٹھی سے نکل آئے اور بڑی تعظیم سے ملے گیارہ ضرب توپ
سلامی کی سر ہوئین نواب صاحب نے بمشورے اپنے والد اور بھائی اور ماموں کے مہاجنوں
سے قرض لیکر کئی ہزار سپاہ نوکر رکھی اور سیہور سے نکلکر عاملان بیگم صاحبہ کو دوراہہ
دیبی پورہ چھپکھیڑہ سے بیدخل کر کے اپنا قبضہ کیا اسوقت اجنٹ صاحب بہادر نے
پھر بیگمصاحبہ کو لکھا کہ اگرچہ مین تمھاری ریاست مین مداخلت نہین رکھتا لیکن دوستانہ
رفع فساد کیلیے تمکو کہتا ہون اوسپر بیگمصاحبہ کیطرف سے راجہ خوشوقت رائے اور حکیم
غلام حسین خان اور نوابصاحب کیطرف سے اسد علیخان اور میر واصل علی اجنٹ صاحب
بہادر کی کوٹھی پر جمع ہوئے بیگمصاحبہ کے وکیلون نے کہا کہ نواب دس برس تک ہمارے
زیر حکم رہین پھر رئیس ہون نواب صاحب کے وکیلون نے تین برس تک اطاعت قبول کی لیکن
گفتگو طی نہوئی ہر ایک واپس گیا صلح سے ناامیدی ہوئی نواب صاحب نے شہامت خان
قلعہ دار آشٹہ کو اپنا مطیع کر کے قلعہ لے لیا یہہ خبر بیگمصاحبہ کو پونہچی راجہ خوشوقت رائے کو
فوج دیکر بھیجا لالہ چیناتھ محکمہ اجنٹی سے وقائع نگاری پر مامور تھے اونیسوین ربیع الآخر
سنہ ۱۲۵۱ ہجری کو فوج بھوپال موضع غلی کے میدان مین آشٹہ سے دو میل پر پونہچی نوابصاحب
سعد اللہ خان کانسنگہ میر اسد علی فاضل محمد خان جاگیردار آنبا پانی میر واصل علی ماما
ابراہیم خان اور تمام سپاہ کو لیکر قلعہ سے نکلکر صف آرا ہوئے میر واصل علی ماما ابراہیم خان

راجہ کے پاس پیغام لائے کہ آگے نہ آؤ پیچھے جا کر موضع کوٹھری مین ٹھہرو جو کچھ تمکو کہنا ہو
کہلا بھیجو راجہ نے کہا سپاہ ہماری بھوکی پیاسی منزل پر آئی ہے اسوقت پھر نہین سکتی تم
جاؤ مین پنباس ندی کے کنارے پر مع فوج ٹھہرتا ہون کل جو کچھ مناسب جانونگا کہلا بھیجونگا
یہہ دونون شخص پھرے اسمین ایکطرف سے بندوق سر ہوئی دونون لشکر مین لڑائی ہونے لگی
توپ بندوق چلنے لگین کانسنگہ نے راجہ پر گھوڑا اوٹھایا سواران بھوپال نے مقابل ہوکر
اوسکو مارا اور سر کاٹ کر راجہ کے پاس لائے راجہ نے بیگمصاحبہ کے پاس بھیجدیا پھر
سعد اللہ خان نے مع ولائتیون کے سپاہ بھوپال پر حملہ کیا بخشی ارادت خان افسر فوج بھوپال
کو زخمی کرکے پھر گیا غرضکہ قریب تین سو سوار و پیادہ کے ایک گھنٹے مین مارے گئے نوابصاحب
کی سپاہ نوملازم پریشان ہوئی مگر نوابصاحب بڑے استقلال سے میدان مین کھڑے رہے
ملک حیدر خان جو فوج بھوپال مین بہادر اور شہسوار مشہور تھا نواب صاحب کے مقابلے مین
آیا اوسکا حملہ بچا کر نیزے سے اوسکو ہلاک کیا علی شاہ غلام شاہ جعفر حسین ظہور اللہ حکیم
بہار علی نیاز وغیرہ افسران بھوپال نے قدم آگے بڑھایا نواب صاحب آہستہ آہستہ بلا تشویش
قلعے مین چلے گئے راجہ اپنا لشکر لیکر کنارہ ندی پنباس متصل قلعہ جا اوترے چھبیسوین
ماہ مذکور کو چند افسر بھوپال تھوڑے سوار و پیادہ سے محلہ نظر گنج آشٹہ پر حملہ لائے خفیف
لڑائی ہوئی چالیس آدمی مارے گئے محلہ نظر گنج لٹگیا بھوپال کے لشکر کو بسبب موسم بارش کے
بہت تکلیف ہوئی بیسوین جمادی الاولی ۱۲۵۱ ہجری مطابق تیئسوین اگست ۱۸۳۵ء کو
ندی پنباس پر آئے لشکریان بھوپال کا بہت نقصان جان و مال ہوا اس اثنا مین خط مکناٹن
صاحب بہادر سکتر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کلکتے سے بمقدمہ رفع فساد بنام
ولکنس صاحب بہادر اجنٹ آیا اونھون نے بینی پرشاد میر منشی اجنسی کو آشٹہ بھیجا
منشی نے راجہ سے کہا تم بھوپال جاؤ راجہ نوین جمادی الآخر ۱۲۵۱ ہجری مطابق ۱۰ دسمبر
ستمبر ۱۸۳۵ء کو لشکر سمیت بھوپال کو آئے نواب صاحب اپنی سپاہ سمیت سیہور کو چلے گئے

آشٹہ مین گردھاری لال نام مرسلۂ اجنٹ صاحب بہادر غافل ہوا بعد چندے اجنٹ صاحب بہادر مع فوج انگریزی مقیم سیہور وغیرہ بھوپال مین آکر متصل باغ وزیر محمد خان ٹھہرے اور بیگم صاحبہ سے کہا عہد و پیمان سے پھر جانا مناسب نہین نواب گورنر جنرل صاحب بہادر فرماتے ہین کہ آپ ریاست نواب جہانگیر محمد خان صاحب کو سپرد کردو اور اپنے جان و مال و عزت و جاگیر کا حین حیات تک سرکار کمپنی بہادر کو نگہبان جانو بیگم صاحبہ نے چار ناچار منظور کیا اجنٹ صاحب بہادر اس بات سے بہت خوش ہوئے اور آٹھ سو سولہ و نیم موضع جنکا حاصل چار لاکھ اٹھانوے ہزار چھہ سو بیالیس و پیشکش آنہ تھا اور پہلے سے آمدنی اونکی صرف بیگم صاحبہ مین آتی تھی اونکی جاگیر مین مقرر کر دیے اور راجہ خوشوقت راے کو چوبیس ہزار کی جاگیر ریاست سے دیکر ممنون فرمایا

فصل آٹھوین بیان مین حکومت نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ تا سانحہ وفات

غرۂ رمضان ۱۲۵۳ ہجری کو نواب صاحب بہادر بتجویز صدر روبرو لان سالٹ و لکنس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ وغیرہ ارکان بھوپال صدر نشین ہوئے اسد علیخان ماموں اونکے نائب ریاست میر واصل علی وکیل ٹھہرے اسیطرح سب رفیقوں کو اچھے اچھے عہدے ملے چند روز نواب سکندر بیگم صاحبہ سے اتفاق رہا وہ حاملہ ہوگئین پھر آپسمین لوگون نے شکر رنجی کرادی شب پنجشنبہ دوم ماہ صفر ۱۲۵۴ ہجری کو اونھون نے بسبب غیرت بے پردگی کہ خلاف شرع ہی اور خصوصاً پٹھانون کو اوس سے بڑی عار ہی صاحبہ موصوفہ کے ہاتھہ پر تلوار ماری چار ٹانکے آئے ہفتم صفر روز دوشنبہ کو وہ زخمی ہوکر ہمراہ نواب بیگم صاحبہ کے مع جملہ ملازمان اسلام نگر کو چلی گئین اٹھارھوین صفر کو منشی جمال الدین خان اندور گئے محمد شفاعت جراح کو علاج کے لیے لائے زخم اچھا ہوا دسوین ربیع الاول کو غسل صحت کیا ششم جمادی الاولی ۱۲۵۴ ہجری کو اسلام نگر مین میری ولادت ہوئی نواب صاحب بہادر کو شوق سیر و شکار بہت تھا اونکی سخاوت و داد و دہش سے کوئی مقیم و مسافر محروم نرہا ۱۲۵۶ ہجری مین محلۂ جہانگیر آباد آباد کیا جس شخص نے وہان مکان بنایا اوسکو خزانے سے روپیہ عنایت فرمایا اہل علم کو جمع کیا ہر فن کے آدمی کی قدردانی کی

جملہ فنون سپاہگری مین ہمثل تھے لیکن عین جوانی مین مبتلای ضعف معدہ وغیرہ امراض ہوئے حکیم وارث علیخان معالج تھے کچھ فائدہ نہوا بیٹے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ نے آکر اونکی عیادت کی پھر اسلام نگر کو پلٹ گئے اٹھائیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری کو چھبیس برس کی عمر مین اونکا انتقال ہوا نور باغ مین مدفون ہوئے میانہ قد باریک اندام سپید رنگ خوبصورت خوشخو نامجو شہسوار مشاق شکار تیغزن شیر افگن نیزہ باز تفنگ انداز موزون طبیعت خوگردہ سخاوت تھے ریش خشخاشی رکھتے تھے اور سر پر بال تھے شعر اچھا کہتے تھے یہ شعر اونکے ہین

اشعار

محشر کا تماشا دل مائل نے دکھایا
کانون سے جو سنتے تھے وہ اس دل نے دکھایا

ہمسر وپرے دیکھ لئے اس آغوش تہی کو
گرد اپنے جو ہالہ مہ کامل نے دکھایا

گستہ ہوئے ہم جو کھلا زلف کا عقدہ
کیا پیچ اب اس عقدۂ مشکل نے دکھایا

چھٹکر کہو زخم جگر سے مرض سل
جب زخم جگر آپ کے بسمل نے دکھایا

وہ لکھ غزل ہمنے سنائی تو خجل ہو
دیوان نہ پھر ناسخ عاقل نے دکھایا

انکے عہد مین ارزانی غلہ وغیرہ بہت تھی پرگنات مین گندم داود خانی ایک روپیہ کے اسی سیر تک اور شہر مین چنا من سیر تک بکتے تھے اسیطرح سب چیز سستی تھی آمدورفت قدرشناسی امر ذوی جوہر بلیاقت کی انھین کے زمانے سے زیادہ ہوئی بھوپال والے جو سوائے فن سپاہگری علمون کیطرف کم توجہ کرتے تھے انکے عہد سے نوشت و خواند کی جانب مائل ہوگئے مولوی شریف حسین دہلوی کو قاضی ریاست کیا کئی عالم و شاعر و منشی ملازم ہوئے ادیب ثانی شیخ احمد عرب شروانی مصنف نفحۃ الیمن و حدیقۃ الافراح و عجب العجاب وغیرہ اونکے زمانۂ حکومت مین آئے کتاب شمس الاقبال مقفی مسجع فصیح و بلیغ عربی زبان مین بمدح نواب صاحب تصنیف کی اونھون نے سات برس دو مہینے اٹھائیس دن حکومت کی

دفتر اول تاج الاقبال		ہو گیا ختم بفضل متعال	

صحتنامۂ دفتر اول تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۲۰	گونہ	گوٹہ	۱۳	۲	ہوگتی	ہوگئی
۱۳	۱۱	چا	چار	۱۳	۱۷	سالگی	سالگی
۱۴	۸	غزیرہ	عزیز	۱۵	۱	سیرزائی خیل	سیرازی خیل
۱۶	۱۹	ابھون نے	اونھون نے	۲۱	۱۹	پیچھا	پیچھا
۲۲	۷	تن آسانی	تن اسائی	۲۳	۸	ہبی سنگہ	ہٹی سنگہ
۳۰	۱۵	بازہو	بازرہو	۳۳	۹	حدد	عدد
۳۳	۱۴	سے ہی	کی ہی	۳۸	۱۶	زرفقا	رفقا
۴۰	۱۷	ندی نیبا سر آئی	ندی نیبا سر چڑآئی	۴۱	۱	غامل	عامل
۴۲	۱	ہونے	ہوئے	تمت			

إن في ذلك لذكرى لأولي الألباب

بتوفیق مالک الملک برحق و تایید بادشاه مطلق از ترصیف شریف و تالیف لطیف

تاج الاقبال تاریخ ریاست بهوپال

باهتمام راجی غفران محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافته خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان مرو

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد مالک الملک و اجب الوجود و نعت حضرت احمد محمود و منقبت آل و اصحاب باجود سامعہ نواز اہل امتیاز ہو کہ یہ دوسرا دفتر ہی کتاب تاج الاقبال تاریخ ریاست بھوپال کا مشتمل آٹھ فصل پر

فصل اول ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان اور تقرر صدارت اس نیازمند درگاہ الٰہی کے اور ذکر جنگ کلیاکھیری اور استعفا میان معز کا کار نیابت سے اور حاصل ہونا اختیار نظم و نسق ریاست کا جناب والدہ خلد نشین کو ❊

فصل دوم بیان مین ہماری شادی کے ❊

فصل سوم بیان مین بندوبست زمانہ غدر اور صدارت خلد نشین کے ❊

فصل چہارم ذکر مین سفر جبل پور اور ملنے پرگنہ بیرسیہ کے سرکار انگریزی سے ❊

فصل پنجم بیان مین سفر الہ آباد اور حاصل ہونے تمغا و سیر بلاد کے ❊

فصل ششم ذکر مین سفر اکبرآباد کے ❊

فصل ہفتم بیان مین سفر مکہ معظمہ کے ❊

فصل ہشتم بیان مین سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد و ذکر رحلت والدہ مرحومہ خلد نشین کے ❊

فصل اول ذکر مین نیابت میان فوجدار محمد خان کے

بعد وفات نواب نظیر الدولہ جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ غفور ہنری ترولین صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال نے صورت حال نواب گورنر جنرل بہادر کو لکھی اور اسد علیخان نائب ریاست سے فرمایا کہ تا آنے حکم صدر کے کام ریاست کا تم کرتے رہو بارھوین محرم ۱۲۶۱ھ ایک ہزار دوسو اکسٹھہ ہجری کو پولٹکل اجنٹ بہادر نے ارکان ریاست کو بلا کر کہا کہ حکم صدر اسطرح آیا ہی کہ نواب شاہجہان بیگم رئیسہ بھوپال ہین اور میان فوجدار محمد خان نائب ریاست تم انکی اطاعت کرو ہر ایک نے حکم صدر کو مانا اور اسد علیخان رخصت ہوکر باسودہ جاگیر اپنی کو چلے گئے میان صاحب نے وسادۂ نیابت پر بیٹھکر اپنے نوکرون کو عمدہ خدمات ریاست پر مقرر کر کے اپنے طور پر بندوبست ریاست کا شروع کیا اور آخر اسی ماہ مین نواب قدسیہ بیگم و نواب سکندر بیگم صاحبہ اور بین اسلام نگر سے بھوپال مین آئین نواب گورنر جنرل بہادر نے گیارھوین اپریل ۱۸۴۵ء ایکہزار آٹھہ سو پینتالیس عیسوی مطابق تیسری ربیع الآخر ۱۲۶۱ھ ایکہزار دوسو اکسٹھہ ہجری کو خریطہ میری والدہ کے نام بھیجا کہ انتقال نواب جہانگیر محمد خان بہادر سے حزن وملال ہوا موافق رسم بھوپال کے مسند نشینی شاہجہان بیگم کی جسطرح آن مشفقہ کے لیے بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر باتفاق رؤسا وامراے بھوپال اور رضامندی سرکار انگلسیہ قرار پائی تھی منظور ہوئی جسوقت شاہجہان بیگم کتخدا ہونگی اونکا شوہر رئیس ہوگا تا بلوغ کتخدائی اونکے امورات ریاست تحت حکومت صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر کے انجام پاوینگے اور فوجدار محمد خان پسر کوچک نواب غوث محمد خان کہ اونکی لیاقت وامانت پر سرکار کو اعتماد ہی ریاست کے کام کو سر انجام دینگے اور بڑے کام ریاست کے جو صاحب صاحب اجنٹ بہادر انجام پاوینگے اوسمین وہ آپ سے بھی مشورہ لینگے اور خبرداری شاہجہان بیگم کی آپ سے متعلق رہیگی فقط بعد چند ماہ کے عمدہ نوکر ریاست کم توجہی میانصاحب اپنی نسبت پاکر اٹھائیسوین شوال ۱۲۶۱ھ ایک ہزار دوسو اکسٹھہ ہجری کو شل صیل میر واصل علی اور احمد خان

سیر آتش وغیرہ بھوپال سے سیہور گئے اور بنام نورث کالی ہملٹن صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور
عرضداشت لکھی کہ حسب الحکم صدر ہم لوگ مطیع میانصاحب بہادر کے ہین مگر میانصاحب ہمکو
کبھی دربار رئیسہ مین نہین لیجاتے کہ ہم اپنے آقا کو سلام کرین بلکہ بوجہ نوکران عہد نواب
جہانگیر محمد خان بہادر کو موقوف کرکے بجاے اونکے اپنے نوکرون کو بڑے منصبون پر مامور
کیا ہے اور باقی لوگون کے نکالنے کی فکر رکھتے ہین ہملٹن صاحب بہادر نے انکی تسلی کی اور ولیم
فریڈرک ایڈن صاحب بہادر اور منشی شہامت علی خان میر منشی اپنے کو بھوپال بھیجا تاکوئی
مفسدہ نہ اٹھے پندرھوین ذیحجہ سنہ ۱۲۶۱ ایک ہزار دو سو اکسٹھ ہجری کو بتقریب عید الضحی بلا زمان
ریاست میرے دربار مین آئے اور نذرین گذرانین اور بعد عطر و پان رخصت ہوئے اس اثنا مین
تھولیس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ کی بدلی ہو گئی بجاے اونکے جوزف ڈیوی کننگم صاحب بہادر عہدہ لاہور سے
[illegible] انتظام ریاست
[illegible] میانصاحب کے ہوئی میرے دادا میان امیر محمد خان بہادر نے [illegible] سمجھہ لوگون کے کہنے
سے میلے نوکر رکھے اور اونسے زر نذر لیکر صرف کر ڈالا صاحب اجنٹ بہادر بھوپال نے مختار ریاست کو
حکم دیا کہ انکے نوکرون کو برطرف کردو اور روپیہ اونکی تنخواہ کا قرض لیکر دیدو اور آمدنی
جاگیر انکی سے قرضہ ادا کرو میان امیر محمد خان نے نہ مانا اور کلیا کھیڑی مین جو بھوپال سے
بارہ کوس طرف جنوب کے ہے جا کر مخالفت اختیار کی کننگم صاحب بہادر فوج کنٹنجنٹ سیہور اور
فوج بھوپال لیکر اونکی تنبیہ کو گئے چودھوین شوال سنہ ۱۲۶۲ ایک ہزار دو سو باسٹھ ہجری کو
دادا صاحب مع شیر محمد خان اور اکبر محمد خان دونون لڑکون اپنے اور دو سو ولایتی افغان
کے زندہ گرفتار ہوئے اور تین چار سو ولایتی توپ اور بندوق فوج مذکور سے مارے گئے
میان صاحب بحکم صدر مع دونون لڑکون کے قلعہ آسیر مین زندگی تک قید ہوئے تیرھوین
تاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۷۰ ایک ہزار دو سو ستر ہجری کو اونکا انتقال ہوا نعش تابوت مین
بھوپال آئی اور نور باغ مین دفن ہوئی اسی سال مین پچیسوین رمضان کو نواب منیر محمد خان بہادر نے

بمرض وبا بھوپال مین رحلت کی اور نواب اسد علیخان رئیس باسودہ جو ماموں جناب میرے
والد ماجد کے تھے اور مخفی مشورہ بدر دادا صاحب کو دیتے تھے مورد عتاب سرکار انگلسیہ ہوئے
اور دس برس تک شہر بنارس مین قید رہے اور پھر تیس ہزار روپیہ چہرہ دار بحکم صدر جریانہ دیکر
رہا ہوئے غرضکہ بعد جنگ کلیا کھیڑی کنینگم صاحب بہادر اجنٹ نے کلکتہ کو لکھا کہ بھوپال مین
میان فوجدار محمد خان اور نواب سکندر بیگم صاحبہ مشترک حکومت کرتے ہین اور دو حاکم کا ایک
ملک مین ہونا موجب خرابی و نقصان کا ہی اختیار ریاست ایک شخص کو چاہیے صدر والون نے
میری والدہ کو ذی حق اور بیدار مغز و مستعد و مطیع دولت انگلسیہ پاکر خلعت صدر نشینی میرے
لیے اور خلعت مختاری ریاست اونکے لیے کلکتہ سے بھیجا اور پندرھوین ماہ محرم سنہ ١٢٦٣ ایکہزار
دوسو ترسٹھ ہجری کو اجنٹ صاحب بہادر نے میانصاحب سے استعفا لیا اور ہمکو خلعت مذکور دیا
پہلے حضرت والدہ نے چھٹی صفر سنہ ١٢٦٣ ایک ہزار دوسو ترسٹھ ہجری کو راجہ خوشوقت راے کو جو عہد
حکومت نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مین نائب ریاست تھے خلعت نیابت دیا اور اپنی جان پر محنت
رات دن کی گوارا کی اور فوج و محکمات کا انتظام کیا اور آرایش و پیرایش شہر پر توجہ کی اور
ادای قرض ریاست پر کمر ہمت کی باندھی اور آبادانی ملک اور رفاہ رعایا مین کوشش کی اور
تمام ملک بھوپال کو تین حصے کیا اور تین طرفدار مع تین نائب کے مقرر کیے اور لقب اونکا
ناظم ضلع مغرب اور ناظم ضلع مشرق اور ناظم ضلع جنوب رکھا اور انکے زیر دست عامل
تھانہ دار اوس ضلع کے مقرر کیے سنہ ١٢٦٤ ایک ہزار دوسو چونسٹھ ہجری سے سنہ ١٢٧٣ ایکہزار
دوسو تہتر ہجری تک چار بار دورہ ضلع جنوب کا اور تین بار دورہ ضلع مغرب کا اور تین مرتبہ
دورہ ضلع مشرق کا فرمایا اور ایک ایک محال کو بچشم خود دیکھا اور جریب سے پیمایش کرایا اور
قاعدہ لینے محصول زمین کا زمینداروں سے ٹھہرایا اور تمام نقصان مالی و ملکی رفع کیے اور
ہر ایک گانون کو محدود کیا اور اونکی حد پر منارے بنائے اور حساب ناتمام و پراگندہ سنین ماضیہ کو
مرتب کیا اور کتابین قانون مع یوانی و فوجداری و مال کی تالیف کین اور منشی جمال الدین خان

ساکن کوتانہ مضاف صوبۂ دہلی کو خیرخواہ دوراندیش پاکر راجہ خوشوقت راے کے مرنے کے بعد
خطاب خانی و مدار المہامی سے ممتاز اور عہدۂ جلیلۂ نیابت اول پر سرفراز کیا اور لالہ کشن رام
ساکن سرونج کو لائق دیوانی و متصدی گری ریاست پاکر خطاب راجگی اور عہدۂ معتمد المہامی
دیگر منصب نیابت دوم کا بخشا اور گیارھوین ذیقعدہ ١٢٧١ ایک ہزار دوسو اکہتر ہجری کو
نکاح میر انجشی باقی محمد خان نصرت جنگ بن بخشی بہادر محمد خان بہادر سے مطابق شرع
شریف کر دیا اور اونکو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر دیا اور مبلغ اونیس لاکھ
چھہتر ہزار سات سو تیئیس روپیہ سوا نو آنے زر قرض عہد والد مرحوم کے اور تین لاکھ پچاسی ہزار
ایک سو سترہ روپیہ آٹھہ آنہ قرض عہد نیابت میان فوجدار محمد خان مرحوم جملہ تیئیس لاکھ
اکسٹھہ ہزار آٹھہ سو اکتالیس روپیہ سوا آنہ ادا کیے اور ریاستکو قرض سے پاک کیا اور ١٢٧٣
ایک ہزار دوسو تہتر ہجری مین جب فوج جنگی سرکار انگلسیہ باغی ہوگئی اور غدر ہوا اوسوقت
مدد سرکار انگریزی کی اوسکے جلدو مین خطاب اشتار آف انڈیا و جاگیر ملکہ معظمہ لندن سے پائی
اور جبلپور و الہ آباد اور شہر آگرہ مین جاکر ملاقات نائب السلطنت فرمانفرماے ہند سے کی
اور مورد تحسین و آفرین کی ہوئین اور بڑے بڑے شہرون کی سیر کی اور عمارات عالیہ بنائین
اور مکۂ معظمہ مین جاکر سعادت حج حاصل کی یہ خوش کلام بلند آواز میانہ قد باریک اندام معاملہ فہم
قیافہ شناس حساب دان فارسی خوان حنفی المذہب بتقین اٹھائیسوین شوال ١٢٣٣ ایک ہزار
دوسو تینتیس ہجری مین پیدا ہوئین اٹھارھوین ذیحجہ ١٢٥٠ ایک ہزار دوسو پچاس ہجری کو
اونکا نکاح ہوا پندرھوین محرم ١٢٦٣ ایک ہزار دوسو ترسٹھ ہجری کو مختار ریاست ہوئین
نوین شوال ١٢٧٦ ایک ہزار دوسو چھہتر ہجری کو برضامندی میری اور منظوری نواب گورنر
جنرل بہادر نائب السلطنت فرمانفرماے ہند صدر نشین ریاست بھوپال ہوئین اور رئیس
مستقل ٹھہرین سیزدہم رجب ١٢٨٥ ایک ہزار دوسو پچاسی ہجری کو اس دار فانی سے سراجاو دانی
کو گئین اب انکو خلد نشین لکھا جاتا ہی اس لفظ سے جہان آوے گا اب یہی مراد ہوگی

فصل دوم بیان مین شادی محترمۂ سطورہ کے

جب مین قریب سن بلوغ کے پہونچی خلد نشین نے سب بھائی بندون کی اولاد کو جو بھوپال مین ہین بچشم غور دیکھکر بعض کو اپنے ذہن مین انتخاب کیا اور اونکی تربیت کا کچھہ اہتمام بھی فرمایا لیکن جب اونمین کچھہ نقصان ذاتی و صفاتی پائے تو بواسطہ میجر ڈیورنڈ صاحب بہادر اجنٹ بھوپال نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے ہند سے اجازت چاہی کہ کسی دوسرے خاندان عمدہ سے کوئی شخص بہتر اپنی دامادی کے لیئے تلاش کرین کیونکہ پہلے اونکے نام صدر سے خریطہ آیا تھا کہ شادی شاہجہان بیگم کی حسب پسند تمہاری اور روسائے بھوپال و سرکار انگلشیہ ہوگی خط صاحب بہادر ممدوح بہ اطلاع منظوری درخواست مذکور آیا خلد نشین نے نوکران دانا و سنجیدہ کو بلاد ہند کیطرف واسطے جستجو کے بھیجا متلاشیون نے شاہجہان آباد اور دوسرے شہرونسے تصویرین اور نسب نامے اور کیفیت حیثیت ظاہری و باطنی چند نامی گرامی اشخاص کی بھیجی اور بعض شہزادے خاندان تیموریہ کے یہ حال سنکر بصد تمنا بھوپال مین آئے چندروز مہمان رہے اور چلے گئے آخرالامر کچھہ شخص کہ فی الجملہ پسند ہوئے تھے اونکے نام و نشان سے ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کو اطلاع دی اور یہ ظاہر کیا کہ ہمارے خاندان مین لائق شادی نواب شاہجہان بیگم کے کوئی لڑکا نظر نہین آتا اور جب غیر خاندان کے ساتھہ کتخدا ہونگی تو معلوم نہین کہ انجام کیا ہو اسلیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ریاست نواب شاہجہان بیگم کے نام رہے اور شوہر اونکا امور ریاست مین بے اختیار ہو صرف مرتبہ و نام و عزت مین نواب رہے اور جو اولاد اونسے ہو وہ مستقل نواب و مالک ٹھہرے اجنٹ صاحب بہادر نے کہا یہ تجویز بیگمصاحبہ کی ہماری ولایت کے طور پر ہی کہ ملکۂ معظمہ مالکہ ملک ہین اور شوہر اونکا امور ریاست مین بیدخل ہی یہ درخواست انگریزی مین بذریعہ اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا صدر کلکتے کو جاویگی جیسا حکم ہوگا ویسا عمل مین آویگا یہ کہا اور ترجمہ کر کے خلد نشین کے خریطے کے ساتھہ جو بنام نورٹ کالی ہملٹن صاحب بہادر سنٹرل انڈیا تھا بسبیل ڈاک روانہ کیا اوسکے جواب مین خریطہ

اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کا مورخہ ساتوین نومبر ۱۸۵۴ء ایک ہزار آٹھ سو چوّن ع
اس مضمون سے آیا کہ آپکا اشفاق نامہ بمقدمہ شادی نواب شاہجہان بیگم پونہچا جواب اوسکا
نواب گورنر جنرل بہادر پر منحصر تھا اسلیے اب لکھتا ہون کہ تجویز صدر کی اس مقدمے مین
یہ ہی کہ تم کسی لڑکے کو واسطے نکاح نواب شاہجہان بیگم کے حسب پسند اپنی تجویز کرو وہ لڑکا بعد
شادی کے برائے نام نواب ہیگا اور نواب شاہجہان بیگم وقت پہونچنے سن بلوغ کے موافق دستور
رئیسہ بھوپال ہونگی اونتظام و کارکردگی آن مشفقہ نے ریاست کو بار گران قرض سے
سبکدوش کیا اور تمھاری خوبی بندوبست سے جو ضرب المثل ہی آیندہ کو بھی زمام انتظام ریاست
تمھارے ہاتھہ مین رہنا چاہیے کہ تمھاری تعلیم مادرانہ سے نواب شاہجہان بیگم فائدہ اوٹھاوین
اور وقت مناسب پر اختیار ریاست کا اونکو سونپا جاوے بجواب اسکے خلد نشین نے لکھا
کہ مسٹر ولیم فریڈرک ایڈن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کو کیفیت یکم صفر ۱۲۷۱ء ایکہزار
دو سو اکہتر ہجری مطابق بست و چہارم اکتوبر ۱۸۵۴ء ایک ہزار آٹھ سو چون عیسوی مین مجملہ
کچھہ شخصوں کے نام باقی محمد خان نصرت جنگ بخشی ریاست کا جو حسب رای میری کے قرار پایا ہی
لکھہ بھیجا ہی اب صرف تحریر شرائط باقی ہی وہ بھی بنام نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور آپکے
نام اور بنام ایڈن صاحب بہادر لکھکر بھیجے جاوینگے اور وہ جو آپنے لکھا ہی کہ وقت مناسب پر
اختیار ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کو سونپا جاوے گا اور اوسکے انتظام مین صلاح و صوابدید
مخلصہ رہیگی سو صرف صلاح و صوابدید سے انتظام ریاست کا جیسا کہ چاہیے ناممکن ہی جبتک
کہ اجرائے امور ریاست ایک حکم اور ایک رائے سے نہو اور یہ تجویز میری مشکل نہین کہ اوسکی
منظوری مین صاحبان عالیشان بہادر کو تردد ہو اور جب کہ آپکے زمانے مین حسب دلخواہ میرے
اوسکا بندوبست نہو تو کب ہوگا فقط پھر دوبارہ یہ لکھا کہ خط نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
مرقومہ یازدہم اپریل ۱۸۵۵ء ایک ہزار آٹھ سو پچپن عیسوی مین جو کچھہ کتخدائی نواب شاہجہان بیگم
کے باب مین ارشاد ہوا تھا اب وقت اوسکا آپونہچا میری دانست مین کتخدائی اونکی بخشی باقی محمد خان

نصرت جنگ سے کہ لائق و شریف اور ساکن قدیم بھوپال اور رکن ریاست کے ہین مناسب معلوم
ہوتی ہے اوسپر اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے لکھا کہ موافق ارشاد نواب گورنر جنرل
بہادر کے اطلاع دیتا ہون کہ انتظام ریاست کا نواب شاہجہان بیگم کی اکیس برس کی عمر تک تمہارے
ہاتھ رہیگا پھر اگر وہ بلحاظ سن بلوغ اپنے کے استدعاے حکومت کی کرینگی اوس حالت مین کارروائی
خلاف مرضی اونکی مشکل ہوگی اوسکا جواب والدہ ماجدہ نے یہ لکھا کہ مستحق ریاست بھوپال کا میرے برابر
کوئی دوسرا نہین ہے اور محنت و مشقت میری بندوبست امور ریاست مین پسند حکام انگلسیہ ہی مین
اپنی زندگی تک مستحق مختاری ریاست کی ہون غرضکہ چوتھی جولائی ۱۸۵۵ع ایکہزار آٹھ سو پچپن عیسوی کو
پولٹکل اجنٹ بہادر آئے اور خریطہ نواب گورنر جنرل بہادر کا لائے کہ آپ کا مہربانی نامہ مشعر پسند
کرنے بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ کو واسطے کتخدائی نواب شاہجہان بیگم کے آیا اور جس
طرح سے اونکو آپ نے لائق اس کام کے دیکھا دوستدار کے نزدیک بھی مناسب ہے بعد آنے اس
منظوری کے اٹھائیسوین شوال ۱۲۷۱ھ ایک ہزار دو سو اکہتر ہجری کو رسم نمک چشی کی ہوئی دوسری
ذیقعدہ کو اشتہار محکمہ اجنٹی ملک بھوپال مین سنایا گیا کہ شاہجہان بیگم رئیسہ ہین اور والدہ اونکی
مختار ریاست اور شوہر اونکے براے نام نواب ہین چوتھی ذیقعدہ کو رسم منگنی کی ادا ہوئی اور باقی محمد خان
کو خطاب نواب نظیر الدولہ امراؤ دولہ بہادر کا بمنظوری صدر دیا گیا پانچوین ماہ مذکور کو بتقریب شادی
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے اور صاحب بہادر کیطرف سے نواب صاحب کو
خلعت پہنایا اکیس ضرب توپ سر ہوئی سترہ فیر توپ سلامی کی سرکار انگریزی کیطرف سے استقبال
وغیرہ مین مقرر ہوئی گیارھوین تاریخ ماہ مذکور کو بموجب شرع شریف مولوی عبد القیوم پسر مولوی
عبد الحی مرحوم نے خطبہ نکاح کا پڑھا اور دو کرور روپیہ کا مہر قرار پایا لیکن اونھون نے ایک حبہ اوسمین سے
ادا نکیا اور پانسو روپیہ ماہوار بابت نان نفقہ وجہ مقرر کیا تھا وہ بھی ندیا اور نہ اونکے ترکہ مین سے
کچھ مجکو اور نواب سلطان جہان بیگم اونکی دختر کو ملا بلکہ سب اونکے بیٹوں کے تصرف مین رہا اور حسب منظوری
صاحب بہادر ممدوح نواب موصوف کو حین حیات تک آغاز ۱۲۶۳ ایکہزار دو سو تریسٹھ فصلی اور

سنہ ۱۲۷۲ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری سے جاگیر پنجا نوین موضع بینیسٹھہ ہزار تین سو ستاون روپیہ جمع کامل کی ریاست سے دیگئی اور اس کار خیر مین سات لاکھ اکھتر ہزار تین سو باسٹھہ روپیہ سوا سات آنہ اس تفصیل سے خرچ ہوئے

سامان جہیز جو نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر کے توشکخانے مین پونہچا	سامان جہیز جو ہمارے توشکخانے مین پونہچا
دو لک اسما لوے ۔	ے لک یو سا موعہ ۔

اخراجات شادی
یک لک سوے ۔

اور میری جاگیر جو ستاون ہزار آٹھہ سو چھیاسٹھہ روپیہ ساڑھے چودہ آنہ کی پیشتر سے مقرر تھی وہی قائم رہی وقت شادی کے کوئی جاگیر جدید ریاست سے علیحدہ کرکے سپرد نہین کی گئی ؁

فصل سوم بنسبت زمانہ غدر و خلد نشین کی صدر نشینی اپنی ولیعہدی کے بیان مین

سنہ ۱۲۷۳ ایک ہزار دو سو تہتر ہجری مین نئے کارتوس سلاح خانہ لندن سے ہندوستان مین آکر چھاؤنیون مین تقسیم ہوئے فوج کے ہندو مسلمانون نے ایک زبان ہوکر کہا کہ کاغذ ان کارتوسون کا روغنی ہی یقین ہی کہ یہ مردار جانورون کی چربی سے بنے ہونگے ہندوؤنکے مذہب مین گائے کے گوشت اور چربی سے اور مسلمانون کے مذہب مین خنزیر اور دوسرے جانور حرام کے گوشت و چربی سے پرہیز ہی اور قواعد کیوقت کاغذ کارتوس کا دانتون سے کاٹ کر بندوق کی نال مین ڈالا جاتا ہی ہم یہ کام نہین کرینگے ہنوز یہ گفتگو تھی کہ ماہ رمضان سنہ مذکور مین اول سپاہ میرٹھہ نے اونکے لینے سے انکار کیا حکام نے عہدہ داران سپاہ کو تہدیداً نظر بند کیا تمام سوار و پیادہ سپاہ انگریزی کے باغی ہوگئے اور اپنے افسرون کو مع زن و بچہ اونکے مار کر گھرون کو جلا کر سولھوین ماہ مذکور کو دہلی چلے گئے وہان کی فوج بھی باغی ہوگئی بہادر شاہ دہلی کے بادشاہ کو جو نوے برس کے مسن تھے

اور ایک لاکھ روپیہ ماہانہ سرکار انگریزی سے پاکر شاہجہان آباد کے قلعے مین رہا کرتے تھے تخت پر بٹھلایا حکام فرنگ نے ہندوستان کو چار حصہ کیا ہی بنگالہ ممبئی مدراس پنجاب چندروز مین یہ فساد تمام احاطہ بنگالہ مین پھیل گیا ستر پلٹن اور کئی رجمنٹ سوارون نے اپنے سردارونکو مارکر خزانہ و سلاح خانہ لوٹ لیا اور رعیت کو برباد کرکے دہلی مین جمع ہوئے اور فساد برپا کیا لقب اس ہنگامے کا غدر ہی اسکا حال حکام فرنگ اور ہند کے ارباب فرہنگ نے زبان فارسی و اردو و انگریزی مین مفصل لکھا ہی اس تاریخ مین اوسکے لکھنے کی کچھ حاجت نہین ہی تاریخ محاربۂ عظیم جو لاہور و لکھنؤ مین ملکر چھپی ہی وہ اوس زمانے کے تہلکہ و تفرقہ کے بیان حال کو کافی ہی اوس زمانے مین مہاراجہ گوالیار و اندور نے جو فوج بہت رکھتے ہین اور ملک بھی اونکا بہت بڑا ہی بخوف باغیان اور شورش اپنی سپاہ کے انگریزون کی مدد سے پہلوتہی کی حتی کہ خاص چھاونی مرار گوالیار اور چھاونی رزیڈنسی اندور مین بہت صاحب بہادر مارے گئے اور بہت خرابیان پیش آئین لیکن والدۂ ماجدہ نے جو بڑی مدبرہ تھین ایسے وقت نازک مین شہری و لشکری کو پابند اپنے حکم کا رکھکر باطمینان تمام مدد سرکار انگریزی کی اور لشکر فرنگ کے لیے حدود کالپی تک رسد غلہ وغیرہ بھیجی اور اپنی سپاہ واسطے حفاظت بعض قصبات و پرگنات کے ساگر و بندیل کھنڈ تک مقرر کی نوکران ریاست بھوپال حتی المقدور بدل و جان سرگرم اطاعت سرکار انگلسیہ رہے اور کارہای نمایان بجا لاکر مورد تحسین و آفرین ہوئے اور جنھون نے سرموسرکشی کی وہ اوسیوقت اپنی سزا کو پونہچے جب فاضل محمد خان اور عادل محمد خان جاگیردار آبائی باغی ہوگئے خلدنشین نے جاگیر انکی ضبط کرلی فاضل محمد خان راحت گڈھ مین سپاہ انگلسیہ سے قلعہ بند ہوکر لڑے اور زندہ گرفتار ہوکر سولی دیے گئے اور عادل محمد خان ایسے گم ہوئے کہ اونکی کچھ خبر نہین کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے سپاہ کنٹنجنٹ سیہور نے بھی بغاوت اختیار کی والدۂ ماجدہ نے فوج معقول اونکی سرکوبی کو مقرر کی اور بہت ہوشیاری و احتیاط سے چھاونی سیہور کو باغیون کے ہاتھ سے بچایا باغی لوگ صاحبان بہادر کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور مارے گئے اور جو لوگ باغوای سرفراز خان ساکن راحتگڈھ بھوپال کے باہر جاکر شامل حال اوسکے

ہو گئے تھے اور انھون نے عامل بیرسیہ کو جو اوس زمانے مین ملک انگریزی کے شامل تھا مار ڈالا
تھا وہ ایسے کھوئے گئے کہ پھر بھوپال کو نہ دیکھا بعد زمانہ غدر حکام فرنگ والدہ ماجدہ سے بہت
راضی و خوشنود ہوئے پانزدہم دسمبر ۱۸۵۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی مطابق ہشتم
جمادی الاولی ۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری ہملٹین صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے خریطہ لکھا کہ آپ اس امر کو اپنے اقارب کے دلون پر جما دین کہ
قیام ریاست کا ایک حکومت مستحکم سے ہوتا ہی جداگانہ حکومت سے آپکے ماموں نواب عمر محمد خان
کے قریب تھا کہ فساد و انقلاب ہوئے جو ریاست کا قیام حکومت کی درستی پر ہی بس نہین ہو سکتا
کہ جو امور مقتضای ریاست سے ہین اونکے اختیار کرنے مین خیال دلشکنی اقارب کا ہو اور یہی مراتب
بعینہ معاملات آپکی والدہ ماجدہ نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی نسبت صادق آتے ہین انتظام اونکی جاگیر کا
ایسے شخص کو سونپنا چاہیے جو اونکے نام نیک پر لوث نہ آنے دے فقط با وصف آنکے اپنی سنا بزرگ کے
جناب مرحومہ نے دلشکنی اونکی بخیال پیرانہ سالی روا رکھکر صرف اختیارات مقدمات فوجداری
سنگین کو اونسے سلب کر لیا خاندنشین نے حکام فرنگ کو خوش پاکر مقدمہ اپنی مختاری کے
تا دم زیست کہ اثنای گفتگو شادی میری مین گفتگو اس امر کی بھی شروع ہو گئی تھی بہت کوشش
کی اور ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا اور نواب گورنر جنرل بہادر لارڈ ریٹ
انربل چارلس جان ویکونٹ کننگ صاحب بہادر نایب السلطنت فرمان فرمای کشور ہند کو بیچ مین شعبان
۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری مطابق سی و یکم مارچ ۱۸۵۹ء ایک ہزار آٹھ سو انسٹھ عیسوی
کو لکھا جس روز سے کہ ملک ہندوستان قبضے مین جناب ملکہ معظمہ کے آیا مجکو بھی توفیق اظہار
اپنے بقیہ حق کی ہوئی کہ جو نقصان میرے ایفای استحقاق مین باقی ہی وہ اونکی نظر انصاف سے
زائل ہو جائے آپ کو بخوبی معلوم ہی کہ زمانہ سابق مین اس ریاست مین ایسی وضع پڑی تھی کہ
بعد انتقال رئیس کے ریاست بنام اوسکی اولاد کے مقرر کر دیتے تھے چنانچہ مجکو بعد انتقال میرے
والد کے رئیسہ اس ریاست کا کر دیا یہ بات مطابق عہدنامے کے تھی جب مین جوان و ہوشیار ہوئی

اور نیک و بد کو سمجھنے لگی تب نواب جہانگیر محمد خان بہادر کو بسبب میری شوہری کے رئیس اس ریاست کا
جو میرے نام پر مقرر تھی ٹھہرایا یہ خلاف عہدنامے کے ظہور مین آیا کیونکہ اگرچہ میرے والد مجکو
اور میرے شوہر اور بیٹی کو زندہ چھوڑکر انتقال کرتے تو ہم تینون مین سے ریاست کسکو سپرد کی جاتی
اگر مجکو سپرد ہوتی تو وفای مضمون عہدنامہ کا برابر تھا اور اگر میرے شوہر کو ہوتی تو خلاف اوسکے
عمل مین آتا اور تیسری شکل اسطور پر تھی کہ بعد وفات رئیس کے ریاست بنام اوسکی بیٹی کے زمانہ
طفولیت تک مقرر کردین جب وہ بالغ و ہوشیار و صاحب شعور ہو جس سے کہ اوسکا نکاح ہوا اوسکو
ریاست سپرد کرین اگر بموجب اس قاعدۂ بندوبست جدید کے میرے والد مجکو اور شوہر میرے کو جوان
و صاحب تمیز چھوڑکر رحلت کرتے تو اوسوقت لازم تھا کہ اول مجکو رئیسہ ریاست کا کرتے پھر
شوہر کے ہاتھ مین بسبب میری زوجیت کے زمام حکومت ریاست کی دیتے یہ بات لائق پسند کسی
عہد پرور انصاف پسند کے نہوتی پس اسی خوف سے درخواست میری بواسطہ تمھارے اور
پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کے صدر مین گذری کہ داماد کو جو مطلق استحقاق نہین رکھتا ہی ریاست
ندیجاوے یہ درخواست میری جو مطابق عہدنامے کے تھی صدر مین قبول ہوگئی الحمد للہ جس جگہہ سے
کہ یہ نقصان شروع ہوا تھا اوسی جگہہ سے اوٹھہ گیا اب کہ پھر وہی صورت دوسرے قالب مین نظر
پڑتی ہی اسواسطے بحکم ضرورت اظہار اپنے استحقاق کا کیا گیا اب مین امید واثق رکھتی ہون جیساکہ
سرکار انربل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر نے بعد سماعت میری درخواست کے نقصان سپرد کرنے ریاست کا
داماد کو اس ریاست سے دور کردیا اوسیطرح نقصان ثانی بھی بدرخواست میری عدالت شاہی سے
اوٹھہ جاوے آپ جو اس ریاست کے حال اور یہان کے ماجرے و استحقاق سے بخوبی واقف ہین
ولایت کو تشریف لیے جاتے ہین اسلیے خریطہ میرا واسطے ملاحظہ جناب مستطاب معلی القاب نواب
گورنر جنرل صاحب بہادر کے ارسال کردین تاکہ بنا اس ریاست مین جو بتائید الٰہی اور آپکی توجہ سے
اچھی پڑی ہی کسیطرح رخنہ و زوال نہ آوے اور مضمون خریطہ نامی نواب گورنر جنرل صاحب بہادر
مورخہ تاریخ صدر یہ ہی ہزار شکر اوس خدا کا جو ملک ہندوستان کو ظالمون کے پنجے سے چھوڑاکر

سرکار انگلیسیہ کے قبضۂ حکومت مین لایا اور جس کسی رخنہ انداز نے فتنہ و فساد اوٹھایا اوسکو
ہلاک و معذب فرمایا جناب ملکۂ معظمہ کوین وکٹوریہ ہندوستان کو جو سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی بہادر کے سپرد تھا اوسنے نکالکر عدالت خاص مین لائین اور نوید دادخواہی حقوق یابی
خاص و عام کو دی تا کہ زمانۂ تفویض ملک مذکور مین اگر حق تلفی کسیکی ہوئی ہو تو وہ عدالت شاہی مین
رجوع لائے اور وہان سے اپنا حق پائے اسلیے مجکو بھی توقع قوی ہوئی کہ اپنے استحقاق کو ظاہر کرون
اور اگر اوسکے اثبات پر دستاویز و تمسک قوی لاؤن تو محروم نرہون یہ استحقاق محض واسطے
استحکام بنیاد ریاست بھوپال کے ہی کہ اوسمین تزلزل نہ آوے اور ایفا اوس عہد کا جو درمیان ہر دو
سرکار کے ہی اور اوسکو ملکۂ معظمہ نے اشتہار مشتہرہ مین قبول فرمالیا ہی ترمیم پاوے تفصیل اوسکی یہ ہی
کہ مینے زمانۂ تفویض مین ایفاے عہد معہودہ سے اس ریاست مین دو نقصان پائے ایک یہ کہ خاوند
رئیسہ کو والی ریاست کر دیتے تھے دوسرے یہ کہ بعد انتقال میرے والد کے کہ مین ایک برس
تین مہینے کی تھی مطابق عہدنامے کے مجکو رئیسہ اس ریاست کا کیا جب مین لائق حفاظت ریاست
اور امتحان فراست کے ہوئی تو ریاست جو میری زندگی تک دوسرے کو نہین مل سکتی تھی بغیر
امتحان و خلاف دین جانبین اور مضمون عہدنامہ کے میرے شوہر کو دیدی پھر اونکے مرنے کے
بعد بھی مجکو نہ دی بلکہ باوجود ہونے میرے کے میری ہفت سالہ دختر کو رئیسہ کرکے یہ خریطہ مجکو
لکھ بھیجا کہ سرکار انگلسیہ نے صدر نشینی شاہجہان بیگم کی جو بیٹی آپکی اور نواب صاحب بہادر مرحوم کی
ہین جسطرح کہ تمھارے لیے بعد انتقال نواب نظر محمد خان بہادر کے باتفاق رؤسا اوس ریاست کے
باسترضای سرکار انگلسیہ آپکی صدر نشینی قرار پائی تھی منظور و قبول کرلی پھر مقدمہ اونکی شادی
کے حسب پسند تمھاری اور رئیسون بھوپال اور سرکار انگلسیہ کے بندوبست ہوگا اور اونکا شوہر رئیس
نہ ٹھہریگا فقط مینے بعد دریافت اس مضمون کے جب اختیار پایا تو قبل شادی نواب شاہجہان بیگم
کے یہ درخواست کی کہ جس لڑکے سے شادی اونکی قرار پاوے وہ رئیس اس ریاست کا نہو یہ درخواست
جو مطابق عہدنامہ کے تھی سرکار مین قبول ہوگئی اور وہ نقصان جو سپردگی ریاست سے داماد کو تھا

اوٹھہ گیا اب پھر وہی صورت دوسری بار نظر آتی ہی اور ایفای عہد مین نزدیک منصفون کے اتفاق
رای رئیسون اور خاندان وغیر خاندان اور دخل اونکی رای کا اور منظوری اوسکی عدالت شاہی مین
ملحوظ نہین ہوتی ہی اور بحیات وارث کے ریاست اوسکی اولاد کو سپرد نہین کیجاتی ہی اگر قید نسل
و بطن جو عہد نامے مین مکرر مندرج ہی عدالت شاہی مین گواہی دیوے تو میرے لیے وہی حکم
میری زندگی تک کہ مجکو بعد انتقال والد کے رئیسہ کردیا تھا موافق ایفاے عہد کے بحال رہے
اور جو مینے انتظام ریاست بڑی محنت و جانفشانی سے کیا ہی وہ خراب نہو جاوے اور سب حال
زمانہ غدر کا میجر ہنری رکارڈس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال اور کرنیل مرن ڈیورنڈ صاحب
بہادر قائم مقام اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اور سر رابرٹ ہملٹین بارونیٹ صاحب بہادر
اجنٹ نواب گورنر جنرل سنٹرل انڈیا کو لکھا گیا ہی لارڈ صاحب بہادر نے اوسکے جواب مین
ششم جمادی الآخر ۱۲۷۶ ایک ہزار دوسو چھہتر ہجری مطابق سی و یکم دسمبر ۱۸۵۹ ایک ہزار
آٹھہ سو انسٹھہ عیسوی کو لکھا جو کلمے کہ سر رچمنٹ سکسپیر صاحب بہادر اجنٹ متعینہ سنٹرل
انڈیا نے بمقدمہ اختیار ریاست کے آپ سے اور نواب شاہجہان بیگم سے کہے ہین اطلاع اوسکی
مجھے کردی جو کہ شاہجہان بیگم صاحبہ بذاتہ وارث ریاست ہین اور اولاد اونکی مستحق اونکی
جانشینی کی ہی اور وہ خواہش منظوری اس بات کی رکھتی ہین کہ آپ رتبۂ رئیسی ریاست از رہ
نیابت پر مقرر رہین اسواسطے مینے آپ کی درخواست کو قبول کرکے صاحب اجنٹ بہادر موصوف
کو لکھہ بھیجا کہ آپ کو صدر نشین کرکے اشتہار اس مضمون کا وہان جاری کردین کہ حکومت ریاست
بھوپال کی بنام نواب سکندر بیگم کے سرکار انگریز بہادر سے منظور ہوگئی فقط جو کہ انگریز بہادر
پابند اپنے عہد و پیمان کے ہین اور اونھون نے اول مجکو صدر نشین کیا تھا اسلیے ہچنسن صاحب
بہادر پولٹکل اجنٹ سیہور نے عندیہ میرا لیا مینے رضای خاطر مادر معظمہ کو مقدم رکھا اونھون
نے یہ حال سکسپیر صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کو لکھہ بھیجا صاحب بہادر ممدوح نے مجکو لکھا کہ
کپتان ہچنسن صاحب بہادر نے ہمکو اوس مضمون سے جو آپ نے براہ دانشمندی و سعادتمندی کے

کہا اطلاع دی الحق تمہارے جواب سنے بڑے مقدمے کو اچھی طرح سے ختم کردیا جب تک کہ نواب
سکندر بیگم صاحبہ زندہ ہین اختیار ریاست بھوپال کا اونکے قبضے مین رہیگا سرکار انگریزی اونکی
خدمتون سے جو زمانۂ غدر مین اونھون نے کی ہین نہایت ممنون ہی اور ہمیشہ اونکی مدد کریگی
جب یہ معاملہ طی ہوا ریزیڈنٹ صاحب بہادر نے والدہ مرحومہ کو لکھا کہ ۱۸۵۵ع ایک ہزار آٹھ سو
پچپن عیسوی مین کپتان ایڈن صاحب بہادر نے بوقت شادی نواب شاہجہان بیگم کے بنام
رعایای بھوپال یہ اشتہار جاری کیا تھا کہ سرکار انگریزی نے نواب شاہجہان بیگم کو رئیسہ اور اونکی
والدہ کو اونکی صغر سنی تک مختار ریاست مقرر فرمایا ہی اب ستم جولائی کو اس سال مین زمانہ اونکی صغر سنی کا
ختم ہوگیا اور نواب شاہجہان بیگم نے کپتان ہچنسن صاحب بہادر سے کہا کہ اختیار ریاست کا میری والدہ سے
متعلق رہے سو نواب گورنر جنرل بہادر نے اس امر کو منظور فرماکر مجکو ہدایت کی ہی کہ آپکو منصب
رئیسی کا دون اعلام اسکا تمام رعایا و امرا کو کیا جاوے لہذا نقل اشتہار کی بھیجی جاتی ہی آپ
مطابق اوسکے اشتہار ریاست بھوپال مین جاری کردین اور جب تاریخ صدر نشینی آپ مقرر کرین گی
مین بذات خود بھوپال مین آکر حسب مراسم مقررہ تمکو مسند پر بٹھلاؤنگا جو خدمتین کہ آپنے زمانہ غدر مین
کی ہین گورنمنٹ انگریزی کبھی اوسکو فراموش نہین کریگی نہم شوال ۱۲۷۶ھ ایک ہزار دو سو چھہتر
ہجری دن صدر نشینی و ولیعہدی کا مقرر ہوا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا
اندور سے اور پولٹکل اجنٹ بہادر سیہور سے تشریف لائے اور اونکو مسند ریاست پر
بٹھاکر اور مجکو ولیعہد قرار دے کر جناب ممدوحہ کو خلعت مفصلہ ذیل دیا ؛

کنٹھہ مروارید	دست برنجن مرصع	دوشالہ	سیلہ برہانپوری
کمخواب	ململ	قلمدان نقرہ	شمشیر
سپر	توپ کار ولایت سہ ضرب	اسپ باساز و یراق دو راس	فیل با ہودج نقرہ و جھل زردوزی یک

اونھون نے دو سو ستائیس مہر نذر لارڈ صاحب بہادر حوالہ صاحب بہادر ممدوح کین ؛

فصل چوتھی بیان سفر جبلپور مین اور ملنے پرگنہ بیرسیہ کے سرکار انگریزی سے

ماہ جمادی الاولی ۱۲۷۷ء ایک ہزار دوسو ستتھتر ہجری مین زبانی میجر ہچمکولن صاحب بہادر پولٹکل
اجنٹ بھوپال کے معلوم ہوا کہ لارڈ صاحب بہادر شہر جبلپور مین تشریف لاتے ہین اس دیار کے سردار
جبلپور مین اونکی ملاقات کو جاوینگے والدۂ ماجدہ یہ خبر سنکر آمادۂ سفر ہوئین اونتیسوین ۲۹ ماہ و سنہ
مذکور کو بخشی مروت خان بہادر نصرت جنگ کو مع فوج بھوپال جبلپور کیطرف روانہ کیا اور خود
باتفاق میرے اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر اور نواب بیگم صاحبۂ قدسیہ اور نواب معز محمد خان
اور میان فوجدار محمد خان اور مدار المہام محمد جمال الدین خان بہادر وغیرہ ارکان ریاست و سرداران
یکے غرۂ جمادی الآخرہ ۱۲۷۷ء ایک ہزار دوسو ستتھتر ہجری روز شنبہ کو کوچ کیا بعد طی منازل و مراحل
بست و پنجم جمادی الآخرہ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھہ سو اکسٹھہ عیسوی کو سہ شنبہ کے دن
جبلپور مین داخل ہوئین دوسرے روز سواری لارڈ صاحب بہادر کی بھی آئی پندرھوین جنوری ۱۸۶۱ء
ایک ہزار آٹھہ سو اکسٹھہ عیسوی مطابق سوم رجب ۱۲۷۷ء ایک ہزار دوسو ستتھتر ہجری روز سہ شنبہ کو
گیارہ بجے ملاقات حاصل ہوئی تمام سرداران بھوپال آرایش و پیرایش کے ساتھہ ہاتھیون پر سوار
ہوکر خیمہ صاحب بہادر ممدوح کیطرف چلے جب متصل خیام پونہچے سوار و پیادہ کھڑے ہوگئے سرحد
خیمہ گاہ مین فیلان سواری نے قدم رکھا اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا و
سکتر اعظم نے بسواری فیل سرحد خیام گورنری تک استقبال کیا لارڈ صاحب بہادر کے خیمے کے روبرو
شامیانہ کھڑا تھا جب سواری وہان پونہچی سکتر بہادر نے ہاتھہ والدۂ ماجدہ کا اپنے ہاتھہ مین
لیکر اور ریزیڈنٹ صاحب بہادر نے ہاتھہ نواب بیگم صاحبۂ قدسیہ کا اپنے ہاتھہ مین لیکر ہودج فیل سے
اوتارا اور پولٹکل اجنٹ بھوپال متصل فیلان سواری نواب معز محمد خان اور نواب امراؤ دولہ صاحب
بہادر وغیرہ کے گئے یہ سب لوگ ہاتھیون سے اوترے جب شامیانہ کے نیچے پونہچے کمپنی گورہ کھڑی
تھی اوسنے سلام ادا کیا ہم سب خرگاہ گورنری مین آئے اور جن کرسیون پر نام ہمارے لکھے تھے
باشارۂ سکتر صاحب بہادر بیٹھہ گئے پھر دوسرے سردار جنکی ملاقات اوسیدن مقرر تھی اپنی اپنی

کرسیون پر بیٹھے ایک دوسرے سے ملتفت نہین ہوتا تھا اور نہ بات چیت کرتا تھا جب سب سردار
آگئے لارڈ صاحب بہادر مع چار مصاحب تشریف لائے کمپنی گورہ نے اونکا سلام ادا کیا اور کرسی نشین
تعظیم کو کھڑے ہوے لارڈ صاحب بہادر اپنی کرسی پر بیٹھے اور چارون مصاحب جانب راست
صف بیٹھ گئے جانب چپ سب سردار ہندوستانی تھے توپین سلامی لارڈ صاحب بہادر کی سر
ہوئین جناب ممدوح نے کھڑے ہوکر جو کچھ انگریزی مین فرمایا سکتر صاحب بہادر نے اوسکا ترجمہ
اردو مین سب حاضرین دربار کو سنایا سکندر بیگم اس دربار مین بہت خوش آئی ہو مجکو مدت سے آرزو
تھی کہ جو تمنے خدمت سرکار ملکۂ معظمہ کی فرمائی ہے شکر اوسکا کرون تم ایسی ریاست پر حکمران ہو
کہ تواریخ مین ناموری اوسکی ہے کبھی سرکار انگریزی سے تمنے مقابلہ نکیا اور تھوڑے دن ہوئے ہین
کہ ریاست مذکور دشمن کے محاصرے مین تھی تمنے عورت ہوکر دلیری سے ایسی کارروائی کی کہ
شایان مرد مدبر و دانشمند کی ہے علاوہ رفع بغاوت گرد و پیش بھوپال بزمانہ غدر اور محفوظ رکھنے صاحبان
انگریز بہادر کے کہ اونمین پولٹکل اجنٹ بہادر بھی تھے تمنے حتی المقدور امداد سرکار انگلشیہ مین
کمی نکی اب مناسب نہین ہے کہ ایسے خدمات بے انعام رہین مین آپ کے ہاتھ مین سند تملیک پرگنہ
بیرسیہ کی دیتا ہون یہ پرگنہ سابق مین ضمیمہ ریاست ہارکے تھا مگر بسبب بغاوت کے حق ہارکا اوس
سے جاتا رہا اور اب دوام کے لیے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بھوپال مین دیا جاتا ہے بطور یادگار وفاداری
کہ وقت امتحان کے دلیری و دانشمندی تمھاری ظہور مین آئی مجکو بہت خوشی ہے کہ یہ سند اپنے ہاتھ سے
دربار عام مین تمکو سونپتا ہون کہ یہان بلا زبان ملکہ معظمہ اور رؤساے جبلپور اور شرفاے گرد و عائد دربار جمع ہین
ترجمہ سند تملیک پرگنہ بیرسیہ ازانجا کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ حکمران بھوپال نے
ایام بلوہ مین جادۂ خیرخواہی و اطاعت سرکار انگریزی پر ثابت قدم رہکر مراتب حسن خدمات
نسبت اس سرکار کے اور انتظام امور ریاست بھوپال کا بخوبی سرانجام کیا اور یہ امر موجب رضامندی
و خوشنودی سرکار دولتمدار انگریزی کا ہوا لاجرم سرکار ذوی الاقتدار کیطرف سے ازراہ مزید
عنایت و شفقت پرگنہ مع بیرسیہ واسطے دوام کے نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن مع حقوق ریاست

ملک قدیم بھوپال سے شامل و لاحق اوسی ہوا اپنی پرگنہ عطیہ حال کا بجملہ شرائط ملک قدیم سے
مشروط رہیگا فقط بعد اس گفتگو کے لارڈ صاحب بہادر کرسی پر بیٹھے اور والدہ ماجدہ نے کرسی سے
اوٹھکر کہا شکر گزار ہوں میں اوس خدا کی جس نے میرے ملک کو آپکی فرمانبرداری میں باوجود
میرے باپ سے مضبوط کیا پھر شکر کرتی ہون آپ کا کہ آپ نے مجکو بجاے میرے باپ کے
رئیس مستقل ٹھہرایا آپ کی اطاعت سے مجکو فخر ہے جبتک زندہ ہون فرمانبرداری سے نہ پھرونگی
اور مجکو اپنی اولاد سے بھی یقین ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کرینگی سکتر صاحب بہادر نے ترجمہ اس
تقریر کا زبان انگریزی مین لارڈ صاحب بہادر کو سنایا پھر لارڈ صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے اونکو
خلعت و عطر و پان دیا اور منشی بھوانی پرشاد وکیل ریاست بھوپال کو ایک گھڑی مع خلعت
بجلدوی خیر خواہی زمانہ غدر عطا کی اور ایکسو روپیہ ماہانہ کی پنشن اونکی زندگی تک سرکار
انگریزی سے معین ہوئی پھر بعض اشخاص ساگر و جبلپور کو خلعت دیے اور دربار برخاست ہوا
والدہ ماجدہ رخصت ہوکر واسطے ملاقات لیڈی صاحبہ لارڈ صاحب بہادر کے گئیں اور اونکے برابر
کوچ پر بیٹھیں انھوں نے بڑے اخلاق و مہربانی سے گفتگو کی اور ایک کتاب اور دو گلدستے
عنایت کیے دوسرے روز چہارم رجب سنہ مذکور کو گیارہ بجے تیرہ صاحبان عالیشان کے
ساتھ لارڈ صاحب بہادر ہمارے خیمے مین آئے اخوان و ملازمان ریاست سے ایک سو آٹھ
نفر کرسی نشین تھے پہلے نواب معز محمد خان اور نواب امراؤ دولہ بہادر اور میان فوجدار محمد خان
اور مدار المہام صاحب بہادر استقبال کو خیمے تک گئے اور وقت رخصت بھی آدھے رستے تک
یہی پونہچانے گئے اور والدہ ماجدہ بگھی تک اوتارنے کو گئین اہل دربار نے ہاتھ سینے پر جھکر
سر نیچے کرکے سلام کیا اور اکیس فیر توپ سلامی کی سر ہوئی پھر اکیس کشتی پیش کرکے اونھون نے
عرض کیا کہ آپ اس پیشکش محقر کو براہ مہربانی قبول فرمائین کل جو کچھ عطوفت دربار عام مین
آپ نے میرے حال پر فرمائی ہے وہ مین اپنی زندگی تک نہ بھولون گی اور ایسی خوشی کہ مجھے
اور اس ریاست کو اوس سے وہ مرتبہ ملا جو کہ نہ تھا آپ کی نوازش سے مین نے اچھی طرح سے پہچانی

اپنی اولاد کو ایسی تعلیم کرونگی کہ وہ بھی جانین کہ کسقدر عزت میری کی گئی بعد اس گفتگو کے کشتیہاے نذر پیشکش کین اور ایک طرہ مروارید کا اپنے ہاتھ سے گذرانا پھر نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کیطرف سے کشتیہای نذر لائی گئین بالای مروارید اونھون نے اپنے ہاتھ سے دیا بعدہ لارڈ صاحب بہادر رخصت ہوئے اور اکیس فیر توپ کی سلامی سر ہوئی دوسرے روز پانچوین جب کو لیڈی صاحبہ لارڈ صاحب بہادر رونق افروز ہوئین استقبال و اہتمام دربار کا مثل دربار لارڈ صاحب بہادر کیا گیا لیڈی صاحبہ نے والدہ ماجدہ سے فرمایا کہ مجکو تمھاری ملاقات سے بہت خوشی ہوئی اونھون نے کہا آپ ہماری بادشاہ ہین آپکے تشریف لانے سے ہمکو فخر و عزت ہی پھر وہ دوسرے کمرے مین جہان مین بیٹھی تھی تشریف لائین اور ملاقات کی پھر مجلس عام مین آکر رخصت ہوئین اور لشکر روانہ بھوپال ہوا اور نوین رجب سنہ ۱۲۷۷ ایک ہزار دو سو ستہتر ہجری مطابق بیست یکم جنوری سنہ ۱۸۶۱ ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی روز دوشنبہ کو خود کوچ کیا دوم شعبان سنہ صدر مطابق سیزدہم فروری سنہ مذکور روز چہارشنبہ بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین بابت پیشکش لارڈ صاحب بہادر بتیس ہزار ایک سو چھیاسی روپیہ دو آنہ اور بابت اصراف سفر تیئیس ہزار تین سو دو روپیہ پونے چھ آنہ جملہ مبالغ پنجاہ و پنجہزار چہار صد و ہشتاد و ہشت روپیہ ہفت آنہ سہ پائی بالاخرج ہوے

فصل پنجم سفر الہ آباد و حصول تمغا و سیر بلاد کے بیان مین

سنہ ۱۲۷۸ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری ماہ ربیع الاول مین پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال نے جناب ممدوحہ سے فرمایا کہ نواب گورنر جنرل لارڈ صاحب بہادر الہ آباد مین تشریف لا دینگے اور مہاراجہ جیاجی راو سیندھیہ بہادر اور آپ کو اور راجہ صاحب پٹیالا اور نواب صاحب بہادر رامپور کو تمغاے نیٹی اور خطاب اسٹار آف انڈیا عطیۂ ملکۂ معظمہ دینگے او سپر سامان سفر مہیا کیا اور یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی مطابق بیست و پنجم ربیع الاولی سنہ مذکور کو باتفاق میرے اور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ و نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان بہادر و میان فوجدار محمد خان اور مدار المہام صاحب بہادر وغیرہ ارکان ریاست و سوار و پیادہ و اہل عملہ

جماعہ دو ہزار دو سو اکتالیس نفر کے بھوپال سے سمت الہ آباد کوچ کیا دوسری ربیع الآخر کو ساگر
پہنچے سولھوین کو داخل ریوان ہوئے راجہ صاحب بہادر رئیس ریوان نے استقبال کر کے باخلاق
تمام ملاقات کی اور مہمانداری مین کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا اٹھارویں کو وہان سے چلکر چوبیسوین
ربیع الآخر دن منگل کو الہ آباد مین داخل ہوئے نواب مستطاب لارڈ صاحب بہادر نے اوسیدن
اول وقت جناب ممدوحہ کے خیمے مین قدم رنجہ فرمایا اور اپنے حسن اخلاق کا ممنون کیا عصر کو
دو مع نواب بیگم صاحبہ قدسیہ میان فوجدار محمد خان مدار المہام صاحب بہادر لارڈ صاحب بہادر
کی ملاقات کو گئین اور قرین مسرت دیر آئین وقت آمد و رفت نوزدہ ضرب توپ سلامی سر ہوئین
بیست و پنجم ربیع الآخر روز چہارشنبہ وقت عصر لارڈ صاحب مع کرنیل ریوند صاحب بہادر
سکتر اعظم اور دو صاحب بہادر دیگر اونکی ملاقات کو براہ مہربانی آئے بیست و ششم ربیع الآخر
روز پنجشنبہ جناب ممدوحہ نے قلعہ الہ آباد و میگزین کو دیکھا یہ قلعہ نامی جہان گنگا جمنا ملی ہین
وہان پر جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی نے تعمیر کیا ہے اور ہندو اوسکو پراگ کہتے ہین یکم نومبر ۱۸۶۱
ایکہزار آٹھسو اکسٹھ عیسوی مطابق بیست و ہفتم ربیع الآخر ۱۲۷۸ھ ایک ہزار دو سو اٹھتر ہجری
روز جمعہ بعد دو بجے دن کے جناب ممدوحہ بارگاہ گورنری مین گئین اور حصول تمغا سے سربلند ہوئین
اس دربار کا اسطور پر اہتمام ہوا تھا کہ چارون شخص سابق الذکر مع عہدہ داران ملکی و جنگی سرکار
انگریزی وغیرہ جنکو شریک جلسہ ہونے کا ایما تھا خیمہ دربار مین تین بجے پہونچکر اپنی اپنی جگہہ مقرر پر
بیٹھ گئے صاحبان بہادر عہدہ دار کو تخت نشست گورنری کے بائین طرف اور سرداران
ہندوستانی مع صاحبان بہادر پولٹکل اجنٹ کو تخت کی داہنی طرف کرسیان ملین متصل خیمہ
دونون طرف سڑک رسالہ گورہ اور رسالہ ہندوستانی صف آرا تھے اور در خیمہ پر صف سپاہ
کمپنی کھڑی تھی مہاراجہ گوالیار اور نواب سکندر بیگم صاحبہ کی سلامی انیس ضرب توپ اور
مہاراجہ پٹیالہ کی سلامی سترہ ضرب توپ اور نواب رامپور کی سلامی تیرہ ضرب توپ سر ہوئین
گیارہ بجے جناب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر بہمراہی صاحبان سکرٹری گورنمنٹ اور انڈر سکرٹری

اور مصاحبین خاص کے رونق بخش دربار ہوئے اکیس ضرب توپ سلامی توپخانہ شاہی سے سر ہوئی
جناب موصوف تخت پر بیٹھے سکتر اعظم نے اشتہار مؤرخہ پنجم جولائی ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی
جو بمقدمۂ قاعدۂ اشٹار آف انڈیا کے ملکۂ معظمہ نے مقرر کیا تھا انگریزی و اردو مین پڑھا پھر کمانڈر انچیف
روز صاحب بہادر اول والی گوالیار پھر والیۂ بھوپال پھر والی پٹیالہ پھر والی رامپور کو تخت کے سامنے
لیگئے سکتر اندر اور دوسرے سکتر مقابل اور بڑے سکتر صاحب بہادر داہنے طرف تمغا لیے ہوئے
کھڑے تھے نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے اوٹھکر علی الترتیب چارون سردار مذکور سے
زبان انگریزی مین کہا کہ ملکۂ معظمہ نے آپ کو نیٹ مقرر فرمایا ہی مین بحکم ملکۂ معظمہ یہ بڑی عزت و افتخار کا
تمغا آپ کو دیتا ہون پھر حلقہ تمغے کا گلے مین ڈالکر استار دیا اور سکتر صاحب بہادر نے اوسکو
زبان ہندی مین ترجمہ کیا اور کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے چارون رئیسون کو درجہ بدرجہ کرسی پر
بٹھایا پھر نواب گورنر جنرل بہادر نے کھڑے ہوکر ہر چہار رئیس کو مبارکباد حصول تمغائی کو دی
اور کہا آپ اس مرتبۂ بزرگ کے بھائی بندون مین شامل ہوئے اور یہ رتبہ حسب ارشاد ملکۂ معظمہ اسلیے
مقرر ہوا ہی کہ سرداران ہند کو جناب ممدوحہ کی شفقت علانیہ ثابت ہو بنظر رفاہ رعایا کشور ہند کو
جو اجارۂ کمپنی مین تھی اپنی ذات خاص سے متعلق فرماکر اوسکا انتظام بادشاہی کیا تا مہربانی شاہانہ
اونکی ہمیشہ منقوش خاطر رعایا رہے تین برس ہوئے کہ اشتہار اس امر کا اسی جگہہ سے کشور ہند مین
دیا گیا تھا اب بطریقہ سلاطین یون منظور ہوا کہ جو بڑے درجے کے خیر خواہ ہین اونکو ممتاز کرنا
مناسب ہی اسلیے یہ عنایت ظاہر ہوئی اور آپنے کمال خیر خواہی اور ثابت قدمی اور بجا آوری خدمات
عمدہ سے جناب ممدوحہ کی مہربانی کا استحقاق پیدا کیا ہی ہمکو یقین ہی کہ آپ صاحبون کیطرف سے
ہمیشہ اس رتبۂ بزرگ کی حق شناسی ملحوظ رہیگی اور جو یہ رتبہ سب سے پہلے تمکو ملا ہی امید ہی کہ ہند کے
باشندون مین آپ ایسا طریقہ اختیار کرینگے کہ اوسکو دیکھکر سرداران باج گزار کو ملکۂ معظمہ کے ساتھ
محبت دلی پیدا ہوگی پھر صاحب بہادر سکرٹیری نے اس تقریر کا ترجمہ ہندی مین اہل دربار کو سنایا
پھر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر ہر چہار سردار مذکور کی کرسیون تک تشریف لائے اور درجہ بدرجہ

مصافحہ کرکے خیمہ دربار سے اپنے خیمہ خاص مین گئے شلک شاہانہ سر ہوئی دربار برخاست ہوگیا
اوسی روز وقت شام شب بست وہشتم ماہ مذکور والدۂ ماجدہ پھر حسب الطلب بزم گورنری مین
تشریف لیگئین اور آتشبازی کا تماشا کہ پھول پتے اوسکے برنگ یاقوت وزمرد ونیلم والماس نظر
آتے تھے ملاحظہ کیا لارڈ کیننگ صاحب بہادر دوم نومبر ۱۸۶۱ء ایک ہزار آٹھ سو اکسٹھ عیسوی کو
طرف دیار شرقی ہند راہی ہوئے اور تمغہ والے اپنے اپنے ملک کیطرف گئے اس تمغہ کے تین عدد تھے
پہلا عدد طلائی آفتاب نما نگینہاے الماس سے مرصع اور اوسمین بخط انگریزی لکھا تھا کہ آسمان
کا نور ہی ہمارا رہنما اور دوسرا عدد تصویر ملکۂ معظمہ کی تھی نگین سرخ عقیق کلان تقطیع پر کندہ اور
وہ نگینہ ایک فیتے مین آویزان تھا تیسرا عدد ایک ہار تھا گلہای طلائی مینا کار کا با تصویر
تاج ملکۂ معظمہ نہایت عمدہ ونازک وخوشنما اور یہ تینون عدد حسب معاہدہ بعد انتقال خلد نشین
سوم نومبر ۱۸۶۸ء ایک ہزار آٹھ سو اڑسٹھ عیسوی مطابق ہفدہم رجب ۱۲۸۵ء ایک ہزار دو سو
پچاسی ہجری کو محکمۂ اجنٹی سیہور مین بھیجدیے گئے اور جب یہ تمغا خلد نشین کو عنایت ہوا تھا
بخیال تصویر ذی روح استفتا اوسکا اہل علم سے کیا قاضی ریاست شیخ زین العابدین عرب نے
لکھا کہ عورتون کو استعمال چاندی سونے کا جائز ہی اور استعمال تصویر بادشاہ وغیرہ بشمول زیور
مکروہ تحریمی ہی در مختار مین لکھا ہی مکروہ ہی کندہ کروانا تصویر پرندہ یا کسی آدمی کا نگینہ مہر پر اور
پہننا تصویر جاندار کا بشمول زیور عورات کے لیے کفر نہین جب تک بقصد عبادت وتعظیم
مثل تصویر پرستون کے نہ پہنے بحر رائق وفتاوای ابراہیم شاہی مین لکھا ہی ایک آدمی نے نماز
پڑھی اوسکے پاس روپیہ تھے جسمین تصویر بادشاہ کی ہی اور دور سے نظر نہین آتی تو کچھ ڈر نہین
اور فتاوای تاتارخانی وطحطاوی مین لکھا ہی کہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مہر پر شبیہ دو مکھیون کی نقش تھی
اور زمانہ خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین مہر دانیال پیغمبر کی ملی اوسکے نگینے پر تصویر شیر
وشیرنی کی اور بیچ مین ایک تصویر لڑکے کی تھی جسکو وہ دونون شیر چاٹتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اوس مہر کو دیکھکر روئے اور ابی موسی الاشعری کو وہ مہر دیدی اور ابن عباس رض کے پاس ایک

انگشتری تھی جسکے آس پاس چھوٹی چھوٹی تصویرین بنی تھین ان روایات سے یہ نکلا کہ استعمال
تصاویر کا زیور یا انگشتری وغیرہ مین علی الاطلاق کفر و شرک نہین ہان یہ بسبب مشابہت کفار تصویر پرست
قریب حرام ہے مسلمان کو جہانتک بنے ایسے امور مکروہہ سے بچنا چاہیے تاکہ ممنوعات شرعیہ
مین نہ پڑے اور اسی کے قریب مولوی عبد القیوم وغیرہ علما نے بھی لکھا بہر حال لارڈ صاحب بہادر
نے پہلے دربار عطای تمغا سے اجازت سیر شہرہای نامی ہندوستان کی حسب درخواست والدہ ماجدہ
دی تھی اور حکام بلاد کو لکھ بھیجا تھا کہ بیگم صاحبہ والیہ بھوپال بطور سیر تشریف لاوین گی اونکی
تعظیم و تکریم کرنا سو غرہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۷۸ھ ایک ہزار دوسو اٹھتر ہجری کو وہ الہ آباد سے
روانہ ہوکر ہشتم ماہ مذکور کو بنارس مین پہونچین راجہ ایشری پرشاد نراین سنگہ بہادر والی رامنگر
معروف راجہ صاحب کاشی نے ملاقات کی اونکی تہذیب اخلاق سے طبیعت نہایت خوش ہوئی
شہر بنارس بہت آباد اور معبد کلان ہنود ہے لیکن آب و ہوا وہان کی خوب نہین ہندو ثواب سمجھکر
مردون کو دریای گنگ مین ڈالدیتے ہین گوشت اونکا پانی مین گلجاتا ہے تمام نجاست شہر کی
موریون کی راہ سے گنگا مین پڑتی ہے لطافت پانی کی سلب ہوکر بخار متعفن پیدا ہوتا ہے چودھوین
ماہ مذکور کو بنارس سے کوچ کرکے سترھوین کو شہر جونپور پونہچین وہان دریا پر ایک پل بہت مضبوط
اور بڑا ہے فہیم نام غلام بیرم خان خانان نے اوسکو بنایا تھا صراط مستقیم اوسکی تاریخ ہے دو دن ٹھہر کے
چلکر بست و ششم کو فیض آباد اودھ مین وارد ہوئین یہ شہر کنارہ دریای سرجو جسکو گھاگھرا بھی کہتے
ہین آباد ہے پانی اس دریا کا بہت اچھا ہے جانور دریائی اسمین بہت ہین عرض و عمق بھی بہت ہے
آبادی شہر کی متوسط ہے ہندو اس جگہہ کو بہت متبرک جانتے ہین یہان سے پھر کوچ لشکر جانب
لکھنؤ ہوا دوم جمادی الآخرہ اثنای راہ مین بمقام دریاباد مزار سید امیر علی شہید پر فاتحہ پڑھا اور
صحیح حال اونکی شہادت کا یون سنا کہ اودھ اگلے زمانے مین پایہ تخت راجہ سری رامچندر مقتدای
ہنود کا تھا بحکم ظہیر الدین بابر بادشاہ سید موسی عاشقان نے سنہ ۹۲۳ نوسو تئیس ہجری مین
آثار باقی محلسرای راجہ مذکور و مطبخ سیتا زوجہ اوسکے کو برابر کرکے مسجد تعمیر کی خیر باقی مادہ تاریخ

مسجد مذکور ہی اور اسی شہر مین مکان ہنومان مقرب راجہ مذکور بھی تھا محی الدین اورنگزیب عالمگیر
بادشاہ نے اوسکو منہدم کرکے مسجد بنائی تھی یہ دونون مسجدین بسبب کہنگی جابجا سے شکستہ و ریختہ
تھین راجہ درشن سنگہ زمیندار نامی اودھ نے گرد مسجد بابری حصار بنا کر نام اوسکا ہنومان گڑھی رکھا
اور بیراگیون کو وہان آباد کیا بیراگیون نے آہستہ آہستہ بنیاد مسجد کی مٹا دی اور مندر بنایا غریب
مفلس مسلمان جمع ہوئے بیراگیون نے عامل فیض آباد کو اپنا دوست بنا کر اونپر حملہ کیا اور مارا اور
انکے سرگروہون نے جنکا نام مہنت مشہور ہین نواب علی نقی خان وزیر واجد علی شاہ بادشاہ لکھنؤ
اور راجہ بالکرشن دیوان ریاست سے سازش کی اونھون نے چشم پوشی کرکے کچھ تدارک نہ کیا
سید امیر علی نے بحمیت اسلام بدلا خون کا چاہا بہت مسلمان اونکے رفیق ہوئے شہر لکھنؤ مین تہلکہ پڑ گیا
علمای لکھنؤ نے بایمای وزیر مذکور اہل اسلام کو رفاقت سید امیر علی سے باز رکھا بہت لوگ پھر گئے
وہ ساڑھے چار سو آدمی کے ساتھ فیض آباد کو گئے کپتان بارلو ملازم سرکار شاہ اودھ بحکم وزیر
فوج کثیر لیکر روانہ ہوا بست و ششم (۲۶) صفر روز چارشنبہ ۱۲۷۲ھ ایک ہزار دو سو بہتر ہجری بمقام
شجاع گنج جس میدان مین سالار مسعود غازی اور ہندوون سے بڑی سخت لڑائی ہوئی تھی
کپتان مذکور اونسے مقابل ہو کر لڑا توپ و بندوق سے اونکو مع رفیقون کے مار ڈالا بعد سلہ
بست و ششم (۲۶) جمادی الاولی سنہ مذکور حکام فرنگ نے شاہ اودھ کو عشرت دوست غافل مزاج
پاکر ریاست کو شامل ملک انگریزی کر لیا اور اونکی تنخواہ مقرر کر دی المختصر ششم جمادی الآخرہ کو
مع الخیر سواری لکھنؤ مین پہنچی بادشاہ باغ مین نزول ہوا حکام انگریزی نے استقبال و سلامی
و جملہ مراتب مقررہ تعظیم کو ادا کیا بعد زمانہ غدر اگرچہ قریب نصف شہر کو بسبب جرم بغاوت کے
حکام فرنگ نے کھود ڈالا اور عمارات عالی کو ڈھا دیا اس خرابی پر بھی جو دیکھا تو بڑا شہر ہی عمارات
اچھے بازار دلچسپ ہین اشیای خورد و نوش و اسباب نفیس ہر دیار بکثرت میسر ہین مکانات
بادشاہی کو کہ بچشم عبرت دیکھا مختصر حال اونکا یہ ہی **بادشاہ باغ** جسمین ہم سب فروکش
ہوئے تھے نہایت وسیع و فسیح باغ ہی محل عشرت و فراغ ہی اس باغ مین ایک مرمری بارہ دری ہی

خوش قطعی وسادہ کاری مین روکش گلبرگ تری ہی **قیصر باغ** تعمیر واجد علی شاہ اودھ
بہت عریض وطویل ہی اپنی وضع مین بیعدیل ہی انواع اشجار میوہ دار واقسام گلہاے رنگارنگ
اوسمین موجود ہین موقع کے ساتھ عمارات عالیشان باکلسہای زر اندود ہین در و دیوار پر
تصاویر مختلف الاشکال کشیدہ ہین اگر کوئی بچشم غور دیکھے تو اپنے بانی کے حال پر آبدیدہ ہین
اس باغ کی گلگشت مین کسیقدر دیر ہوئی تین ساعت نجومی مین ہیارم باغ کی سیر سے طبیعت
سیر ہوئی **حسین آباد** امام باڑہ محمد علی شاہ اودھ کا بنایا ہوا ہی اوسمین دو تعزیے جسکو
اہل لکھنو ضریح کہتے ہین سونے چاندی کی سادہ کاری ہوئی دھری ہین اور مکان بہت نفیس
سنگ مرمر کا ہی اور فرش وشیشہ آلات سے آراستہ ہی صحن مین ایک بڑا حوض پرآب ہی اوسمین
ایک بجرہ پڑا ہی اوس بجرے مین ایک گھوڑے کی مجسم تصویر گھوڑے کے برابر ہی دروازہ بھی
اس مکان کا عالیشان اور ایک حمام سنگ مرمر کا بہت نفیس ہی احسن الدولہ برادر نواب
محسن الدولہ نواسے غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ کے نواسے مہتمم اس امام باڑے کے ہین ہمارے
آنے کی خبر سنکر تشریف لائے بہ تعظیم واخلاق ملے اور وقت رخصت گوٹے کے ہار اور پان کی
گلوریان دے گئے **فرنگی محل** ایک محلے کا نام ہی اوسمین بیشتر علماء اہل سنت وجماعت
رہتے ہین وہان مولوی عبد الحکیم سے ملاقی ہوئی مولوی صاحب کو فاضل نیک روئیہ
متواضع پایا **کوٹھی مارٹین** اس عمارت کو جیسا سنا تھا ویسا نہ دیکھا ہان کچھ شیشہ آلات وعمدہ
فرش واسباب ولایتی اوسمین موجود ہی **امام باڑہ ومسجد ورومی دروازہ** نواب آصف الدولہ
بہادر مرحوم کا دیکھا اس مکان کو جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ایسی مستحکم لداو چونہ وخشت کی عمارت
عالی ہندوستان مین کم ہی **دریای گومتی** پاٹ اس دریا کا بڑا اور گہرائی تھوڑی اور پانی سبک
وہاضم وشیرین ہی طرح طرح کی سیکڑون کشتیان اس دریا مین پڑی ہین پل آہنی جو اس دریا پر بنا ہی
بہت عمدہ قابل تعریف ہی **چتر منزل** عمدہ ودلکش عمارت ہی کنگورے طلائی ہین در و دیوار
تصاویر سے منقش ہی **کمپنی باغ** یہ بہت بڑا باغ ہی اس باغ مین خوشرنگ پھولون کے

اور اقسام میوہ ہای ولایت کے درخت لگے ہوے ہین ایک مکان وسیع مین صدہا قسم کی
چڑیان نہایت خوشرنگ و خوبصورت اور جانور کمیاب پنجرون مین بند ہین خورشید خواجہ سرائے
شاہ اودھ جو ہمارا نوکر تھا اوسنے عرض کیا کہ انکے سوا اور چند مکانات ذیل قابل ملاحظہ ہین
قصر فرح بخش دلکشا دلآرام دولت پورہ موسی باغ الماس باغ باغ محسن الدولہ
باغ منور الدولہ محلسرای امین الدولہ کوٹھی روشن الدولہ استری منجن وزیر باغ
نگینے کی بارہ دری بنارسی باغ مقبرہ نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر باغ مکا خیاٹ
عیش باغ نمونہ درگاہ حضرت عباس شبیہ نجف اشرف نقل کاظمین کربلای خدابخش خان
کربلای عاشق علی کربلای عظیم اللہ خان چونکہ فرصت زائد نہ تھی اور سیر اکبرآباد بھی کرنا منظور
تھا اسلیے دوازدہم جمادی الآخرہ کو لکھنؤ سے کوچ کیا سولھوین تاریخ کانپور مین کنارہ دریای گنگ پر
لشکر پہونچا حکام کانپور نے پل دریای گنگ پر جو کشتیون سے مرتب تھا بڑا اہتمام اور چھڑکاؤ کرایا تھا
اور اکثر اہل کار استقبال کو آئے تھے بہت آسانی سے مع لشکر عبور کرکے کانپور مین ورود ہوا
میدان پریڈ پر خیمے استادہ کیے پہلے روز سیر نہر جو شعبہ نہر گنگ ہی فرمائی وہانکے کارپردازون نے
دروازے جھالون کے جو نہر مین نصب ہین اونکا کھولنا اور بند کرنا اور پانی کا چڑھانا اور کشتی کا
لانا اور نکالنا اور پانی کو پنچکیون کیطرف جاری کرنا اور بند کرنا سوا اسکے اور صنائع جو اوسکے
متعلق ہین بہت چستی اور چالاکی سے دکھائے حقیقت مین ایک صنعت عجیب نکالی ہی کہ پانی کو
اختیار مین کرلیا ہی بعد ملاحظہ کارپردازون کو انعام دیا اور بہت خوش کیا اکثر عمائد کانپور کے
مستدعی اور متکلف ضیافت ہوئے ازانجملہ محمد عبد الرحمن خان شاکر مہتمم مطبع نظامی کی درخواست
بنظر قدامت و خلوص پذیرا ہوئی اور صاحبون کو جواب ہوا دوسرے روز دربار عام کیا حکام اور
عمائد شہر آئے اور شرف ملازمت اور اخلاق رئیسانہ سے خرم اور خشنود ہوئے آٹھ بجے
سے گیارہ بجے تک دربار عام رہا وقت رخصت عطر و پان عنایت ہوا بعد ادای نماز ظہر کوچ
کیا وہانسے بکوچ متواتر سوم رجب کو اکبرآباد پہونچے باغ نور افشان مین اوترکر کھانا کھایا یہ باغ

نورجہان بیگم نور الدین جہانگیر بادشاہ کی بی بی کا ہے فی زمانا اوسمین بجز روشہای سنگین اور
دو تین حوض اور کوئی عمارت سابق نامی نہین ہے نورجہان بیگم کا نام مشہور ہے اسلیے مختصر حال
اونکا لکھا جاتا ہے خواجہ غیاث اکبر بادشاہ کا نوکر تھا اوسکی بیٹی مسماۃ مہر النساء نہایت جمیلہ شاعرہ
تھی خواجہ نے اوسکی شادی علی قلی خان جاگیر دار شہر بردوان واقع صوبہ بنگالہ سے کر دی تھی
زمانہ شاہزادگی مین جہانگیر نے اس خوبصورت عورت کو ناکتخدا دیکھا تھا اوسدن سے اس
عورت پر عاشق تھا مگر اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہا بستم جمادی الآخرہ ۱۰۱۴ ایکہزار چودہ
ہجری کو جب بادشاہ ہوا مخفی شوہر مہر النساء کے قتل پر آمادہ ہوا علی قلیخان کو بردوان سے
اپنے پاس بلایا یہ شخص ایرانی شجاع و زور آور تھا ایک روز ایک شیر گرسنہ قوی ہیکل کو میدان مین
چھوڑوا دیا اور علی قلیخان کو حکم دیا کہ بے شمشیر و تیر شیر سے مقابلہ کرو خان مسطور نے براہ
مردانگی شیر سے مقابلہ کیا اور پیش قبض سے اوسکو مار ڈالا اونھون نے بظاہر خوش ہوکر خطاب
شیر افگن خان دیا پھر ایک فیلبان کو خفیہ حکم دیا اوسنے مست ہاتھی کو اونپر ہول دیا اس بار بھی
یہ بچ گئے اور تلوار سے ہاتھی کو مارا پھر رخصت لیکر بردوان کو چلے گئے ۱۰۱۵ ایک ہزار پندرہ
ہجری مین جہانگیر نے قطب الدین خان کو بظاہر خدمت صوبہ داری بنگالہ دے کر پوشیدہ
شیر افگن خان کے قتل کے لیے بھیجا یہ چند بہادر آدمی لیکر شیر افگن خان کے پاس گیا اثنای
گفتگو مین نہایہ جنگی ہوئی شیر افگن خان و قطب الدین اور چند آدمی مارے گئے جہانگیر نے خبر
پاکر مہر النساء کو طلب کیا اور اشرف النساء نورجہان بیگم کا خطاب دیکر نکاح کر لیا اور اس درجہ
متعشق ہوا کہ تمام کاروبار سلطنت حوالہ نورجہان بیگم کر دیا یہان تک کہ فرمان شاہی پر بھی
مہر نورجہان بیگم کی ہوتی تھی سجع مہر یہ ہے ؎ نورجہان گشت بفضل اله ٭ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ
اور سکہ جہانگیری پر ایک طرف جہانگیر و نورجہان کی تصویر اور ایک رخ پر یہ شعر لکھا تھا ؎
بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور ٭ بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ٭ خواجہ غیاث الدین نورجہان
وزیر ہوئے اور انکے بھائی مرزا ابو الحسن کو یمین الدولہ آصف خان خطاب ملا ارجمند بانو دختر

آصف خان مخاطب بہ ممتاز محل جنکا مزار تاج گنج آگرہ مین ہی شاہجہان بادشاہ پسر جہانگیر بادشاہ سے منسوب ہوئین سنہ ۱۰۵۵ ایک ہزار پچپن ہجری لاہور مین نورجہان بیگم کا انتقال ہوا باغ شالامار لاہور مین جہانگیر کی قبر کے برابر اونکی قبر ہی یہ بیت طبع زاد نورجہان بیگم کی ہی بیت

کشادِ غنچہ اگر از نسیم گلزار است ۔ کلید قفل دل ما تبسم یار است ۔

اور اکبر آباد کا پرانا نام آگرہ ہی آگرہ زبان یونانی مین قلعہ کو کہتے ہین اب جو قلعہ لب دریای جمنا موجود ہی وہ اکبر بادشاہ کا بنایا ہوا ہی حکام فرنگ نے اوسمین سامان جنگ اقسام آلات و توپ گولہ بہت آراستگی و سلیقے سے رکھا ہی ایک ہفتہ اس شہر مین قیام ہوا باغ و مقبرۂ تاج گنج اس شہر مین بے مثل عمارت ہی جتنی کوئی اوسکی تعریف کرے سچ ہی دروازے پر سورۂ والفجر بخط طغرا کندہ ہی خط کی جودت دیکھنے سے متعلق ہی چالیس بیگھہ زمین باغ کی ہی روشین مرمری ہین حوض کلان پانی سے لبالب ہی اوسمین ایک سو بیس فوّارے ہین مغرب مسجد عالیشان مشرق سو نقل مسجد موسوم بجماعت خانہ خوش قطع بلند ارکان چارون گوشۂ باغ پر چار منارے بلند ہین روضے کی عمارت مثمن سنگ رخام کی ہی ہر پہلو پر منارہ جملہ آٹھ منارے اور بیچ مین بڑا گنبد عالیشان ہی روضے کے اندر چار طرف چار دالان کلان اور چار خرد اور بیچ مین حجرۂ مربع اور وسیع اندر باہر در و دیوار پر گلکاری ہی آیات قرآن مجید اس خوبی سے منقوش ہین کہ زبان اوسکے وصف مین قاصر ہی لوح مزار درجہ بالا سنگہای رنگارنگ سے آراستہ اور قبور اصلی تہ خانے مین ہین ایک قبر ارجمند بانو ممتاز محل کی دوسری قبر شاہجہان بادشاہ کی تعویذ بادشاہ پر یہہ عبارت رقم ہی مرقد منور مضجع مطہر بادشاہ رضوان دستگاہ خلد آرامگاہ اعلی حضرت علیین مکانی فردوس آشیانی صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی طاب ثراہ و جعل الجنة مثواہ در شب بیست و ششم شہر رجب سنہ ۱۰۷۶ ایک ہزار و ہفتاد و شش ہجری ازین جہان فانی بہ بزمگاہ جاودانی انتقال کردند اسکو دیکھکر پہر عمارت قلعہ کو دیکھا دیوان عام دیوان خاص تختگاہ مثمن برج نگینہ مسجد بھول بھلیان خوش آب سوسن محل شیشہ محل زنانہ باغ یہ سب مکانات سنگ سرخ و سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین در و دیوار سردخانہ

بارہ دری جواہر سے مرصع تھی اب صرف جواہر کے نگون کے نشان پتھرون پر عیان ہین کہتے ہین کہ سورج مل جاٹ کا تصرف جب مکانات شاہی پر ہوا اوسکے اہل فوج نے نگینے اوکھاڑ لیے موتی مسجد کی سادہ کاری و شفافی سنگ مرمر کی تعریف نہین ہو سکتی اس عمارت بیمثل کو دیکھکر باغ سکندرہ کو دیکھا یہ باغ آگرے سے تین کوس کے فاصلے پر ہی زمین باغ دو صد و ہشتاد و چہار بیگھہ ہی گرد باغ فصیل پختہ بارہ گز بلند ہر چہار گوشہ پر چار منارہ بلند اور روشین باغ کی بیس گز عریض سنگ سرخ کی ہین اور نہرین پانی کی ہر چمن مین جاری ہین وسط باغ مین اکبر بادشاہ کا مقبرہ ہی اور قریب مقبرہ ایک حوض کلان ہی یہ مقبرہ عالی سنگ سرخ و مرمر اور سنگ ابری و موسی اور سنگ زرد سے بکمال لطافت و استحکام بنا ہی گنبد مثمن ہی اندر باہر بخط طغرا کتابے نقش ہین اور درون پر اشعار فارسی کندہ ہین ازانجملہ یہ ایک رباعی اور چند بیت مثنوی کی ہین

رباعی

روشن ز سایہ اش رخ تابندہ اختر ست
طاقیکہ از رواق نہم چرخ برتر ست
از روضہ منورہ شاہ اکبر ست
این طاق زیب نہ فلک و ہفت اختر ست

مثنوی

که ذاتش مبرا بود از عدم
دو عالم ز فیض ازل آفرید
بشاہان با افسر و تاج و گنج
رہ داوری را چو گیرند پیش
بود سایہ ذات پروردگار
ببالای زرینہ مسند نشست
دل اہل عالم ازو گشت شاد
چو از عدل آباد کرد این جہان
ازو عالم قدس آباد باد

ہمہ پادشاہان روی زمین
یکے کرد پنہان و دیگر پدید
کہ از عدل ایشان شود روزگار
شناسند بیگانہ را ہمچو خویش
ز نہصد فزون بو شصت و دو سال
بر تخت او گشت افلاک پست
بگیتی دو افزون پنجاہ سال
سوی آنجہان رفت دشمن روان

بنام شہنشاہ ملک قدم
ازو صاحب تاج و تخت و نگین
ببخشید آنکہ سرای سپنج
شگفتہ تر از باغ در نوبہار
شہے کو چنین نیست در روزگار
کہ اکبر شہ آن سایہ ذو الجلال
جہان را بیاراست از عدل و داد
چنین کرد شاہی نروی جلال
روانش ہمیشہ ز حق شاد باد

اس مقبرے مین بھی مثل مقبرہ تاج گنج درجہ بالا مین نقل قبر ہی

اور تہخانہ مین محل اور سوا اسکے قبر اکبر بادشاہ آرام بانو شکر النسا بیگم آصالت بانو شہزادہ خانم
دختران اکبر اور رقیہ سلطان بیگم زوجۂ اکبر اور قبر سلیمان شکوہ اور چند قبر لامعلوم الاسم ہین
بعد سیر اماکن نامی آگرہ نوین رجب کو کوچ اور گیارھوین کو شہر متھرا مین مقام کیا سیکڑون بتخانے
دیکھے ازانجملہ منی رام سیٹھ کے مندر کو بہت آراستہ پایا بتخانون کی نقاشی قابل تعریف ہی
پتھرون پر ایسی نقاشی کی ہی کہ موقلم کی معلوم ہوتی ہی اور ایسا ہی حال بندرابن کا ہی جسوقت
سواری وہان پونہچی منی رام سیٹھ کے گماشتے حاضر ہوئے اور مندر ٹھاکر مین سیر کو لیگئے یہ مندر
بہت کلان اور دروازہ اسکا عالیشان ہی تمام در و دیوار پر بت بشکل گاو و شیر و بندر و مرد
و زن و مار و ماہی بنے ہوئے ہین اور اس تبخانے کے احاطے مین ایک باغ پر فضا ہی حوض
و فوارے سلیقے کے ساتھ ہین ایک نہر ہی چھوٹی تالاب کیطرح گرد اوسکے سنگ مرمر کی چھوٹی
چھوٹی محرابون کی عمارت ہی بعد سیر و تماشا راستے مین ایک انبوہ ملا وہ سب گاتے بجاتے ہوئے
ایک بت سیاہ کو تخت رواں پر لیے جاتے تھے اور دو آدمی برہنہ سر بت کے دونون طرف
ایک چھتری لیے ہوئے دوسرا پنکھا لیے ہوئے چلے جاتے تھے معلوم ہوا کہ ٹھاکر جی سیر
باغ کو جاتے ہین ایک آدمی نے کہا چھتری کو اپنے ٹھاکر کے چہرے سے علیحدہ کرو ہماری
سرکار تمھارے ٹھاکر کو دیکھینگی اونھون نے کہا ٹھاکر جی پر دھوپ آویگی یہ کہکر پھر تخت روان
کو کھڑا کر دیا اور کہا نذرانہ ٹھاکر جی کا لاؤ جناب ممدوحہ نے جواب دیا کہ مقیم مسافر کی تواضع
کرتا ہی ٹھاکر جی ہمکو نذر دین یہ کہکر وہان سے چلے پھر بستم ماہ رجب کو شاہجہان آباد پونہچے
یہ شہر زمانہ دراز سے پایہ تخت ہندوستان ہی تواریخ ہند مین اسکا حال تفصیل سے لکھا ہی
چند بار آباد و ویران اور چند نام سے موسوم ہوا پہلا نام اسکا ہستنا پور تھا پھر دہلی پھر تغلق آباد
پھر شیر منڈل اور اخیر مین شاہجہان آباد ہوا فصیل شاہجہان آباد کی باہر ہر طرف کوسون تک
نشان آبادی پایا جاتا ہی چنانچہ موضع فرید آباد سے شاہجہان آباد تک کہ بارہ کوس کا فاصلہ ہی نشان
مکانات منہدم کے اب تک موجود ہین کتاب آثار الصنادید مین اس شہر کا حال مفصل لکھا ہی

مزار سلطان نظام الدین اولیا و خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی اماکن متبرکہ سے ہین احاطہ
ان مزارون مین اکثر صلحا و اولیا اور شہزادون کی قبرین ہین ان دونون مزارون پہ
فاتحہ پڑھکر جھرنے کی سیر کی یہ بہت فضا کی جا ہی زیر کوہ ایک بہت بڑا حوض بنا ہوا ہی
اوسمین پہاڑ پر سے پانی گرتا ہی لب حوض دالان بنے ہوئے ہین جو کوئی سیر کو آوے
آسایش پاوے آنب کے درخت بھی وہان بہت ہین پھر سیر کنان خواجہ قطب الدین بختیار
کاکی کے مزار پر جانا ہوا وہان منارہ مسجد قوۃ الاسلام جسکو سلطان شمس الدین التمش نے
بنایا تھا اور اب وہ منارہ بلند بنام لاٹ قطب صاحب مشہور ہی اوسپر بہت کتابی نقش ہین صدہا
مقابر امرا و سلاطین سواد دہلی مین سر بفلک افراشتہ ہین انمنجملہ مقبرہ ہمایون پادشاہ
و منصور علیخان لاثانی ہین لال قلعہ دہلی کو بھی دیکھا دیوان عام و خاص اور فصیل و بروج
پہلی عمارت سے موجود باقی منہدم ہی اینٹ چونہ پتھر کے ڈھیر بچشم عبرت دیکھکر
سلیم گڈھ کو گئے ریل کے لیے جو پل دریای جمنا پر تعمیر ہوتا تھا اوسکو دیکھا اور زینت المساجد
کیطرف سے جامع مسجد شاہجہانی کے دیکھنے کو روانہ ہوئے مسجد کا دروازہ بند تھا ہمارے
لیے حکام انگلسیہ نے کھلوا دیا مسجد دیکھکر اپنی فرودگاہ کو روانہ ہوئے ستائیسوین کو دہلی سے
سمت جی پور کوچ کیا یازدہم شعبان مع الخیر پہونچے مہاراجہ صاحب والی جی پور نے
دروازہ شہر تک بسطح استقبال کیا کہ جب سواری کا ہاتھی باتفاق پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر
بھوپال شہر پناہ کے دروازے پر پہونچا قریب دو سو سوار و پیادہ رنگین چھڑیان ہاتھون مین
لیے ہوئے ادب سے تفاوت سے رہو پکارتے ہوئے نمود ہوئے اونکے پیچھے قریب تیس آدمی کے
برادری راجہ صاحب کے گھوڑون پر سوار آکر دروازے کے برابر پرا باندھکر کھڑے ہو گئے
دروازے کے باہر گولہ اندازون نے توپون کی سلامی سر کی راجہ صاحب بہادر باتفاق
اجنٹ صاحب بہادر جیپور بسواری فیل نمودار ہوئے ہودج فیل سواری راجہ صاحب بہادر طلائی
ہندوستانی تھا اجنٹ صاحب بہادر جیپور کے ہاتھی کا ہودا انگریزی نقرئی تھا راجہ صاحب بہادر

سفید انگرکھا پہنے اور سرخ پگڑی باندھے تھے گلے میں ایک کنٹھا زمرد کا کمر میں کٹار پرتلے میں تلوار
تھی دوسری تلوار مرصع سامنے ہودے میں دھری تھی ادھر سے جناب ممدوحہ و اجنٹ صاحب بہادر
بھوپال نے ہاتھی سوار یکا بڑھا کر مہاراجہ صاحب سے ہاتھ ملایا طرفین سے مزاج پرسی ہوئی باہم
روانہ ہوئے کمپنی و رسالہ وردی پوش نے قاعدے کے موافق سلام کیا رعایا و سپاہ کا ہجوم تھا
آہستہ آہستہ راجہ صاحب کے محل تک سواری پہنچی محلسرا کے دروازے اور صحن متعدد ہیں تین دروازے
جب طے ہو گئے اور ہر دروازے پر فوج نے سلام کیا چوتھے دروازہ محل پر سواری پہنچی راجہ صاحب بہادر
ہاتھی پر سے اوتر کر ہوادار پر بیٹھ کر پانچویں دروازہ محل پر جا کر کھڑے ہوئے جب ہم سب مع ارکان ریاست
و صاحبان انگریز بہادر وہاں پہنچے خدم و حشم و سپاہ کا ازدحام بہت تھا مہاراجہ صاحب بہادر
بارہ دری میں لگے شامیانہ نقرئی چوب کے نیچے دو کرسیاں بچھی تھیں ایک پر راجہ صاحب بہادر
دوسری کرسی دست راست پر جناب ممدوحہ بیٹھیں دست چپ پر بھوپال و جے پور کے اجنٹ بہادر
کرسیوں پر بیٹھے اور اونکے برابر برادران راجہ صاحب بیٹھے اس مجلس میں قریب تین سو کرسی نشین
کے تھے شیودین کا مدار عقب کرسی راجہ صاحب پر بیٹھے جناب ممدوحہ کے دست راست پر
ارکان و اخوان ریاست بھوپال بیٹھے قوال آئے اور گائے پھر سلام کر کر علیحدہ ہو گئے پچیس ۲۵ طوائف
اباش کاف سے مع ایک طبلہ نواز و دو سارنگی نواز آئیں اور ناچنے لگیں تھوڑی دیر کے بعد مہاراجہ صاحب
نے عطر و پان و حمائل گل اپنے ہاتھ سے جناب ممدوحہ اور ہر دو اجنٹ صاحب بہادر اور میاں
فوجدار محمد خان اور نواب امراؤ دولہ صاحب بہادر و مدار المہام صاحب بہادر کو دیا باقی اہل مجلس کو
نائب ریاست جے پور نے تقسیم کیا پھر رخصت ہو کر اپنی فرودگاہ کو آئے دوسرے دن راجہ صاحب
بہادر نے ملاقات کا عزم کیا اور بارہ دری رام باغ ملاقات کے لیے مقرر ہوئی جناب ممدوحہ نے
مع مدار المہام صاحب بہادر دروازہ فصیل جے پور تک استقبال کیا جب سواری راجہ صاحب بہادر
رام باغ کے دروازے پر پہنچی تو توپوں کی سلامی سر ہوئیں جو کہ ہمارے ہمراہ توپیں تھیں راجہ صاحب نے
براہ اخلاق اپنے توپخانے کو حکم دیا تھا کہ نواب بیگم صاحبہ جسقدر توپیں چاہیں طلب فرمالیں

اسیطرح جسدن سے جےپور کی عملداری مین ہم سب داخل ہوئے تھے جاگیرداران ریاست جےپور
کو حکم تھا کہ سلامی کی توپین سر کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور علاقہ خاص راجہ صاحب بہادر مین
راجہ صاحب بہادر کیطرف سے توپون کی سلامی سر ہوتی تھی غرضکہ جب سواری اونکی داخل ایام باغ
ہوئی بارہ دری تک حافظ محمد حسن خان نائب بخشی اور میر دبیر ریاست نے استقبال کیا دوسری
بارہ دری تک میان فوجدار محمد خان اور نواب امراو دولہ بہادر گئے لب فرش تک خود جناب ممدوحہ
نے استقبال کیا اور حسب سامان سے راجہ صاحب نے ملاقات کی تھی اوسیطرح ادہر سے بھی کی گئی
اور کشتیان تحفجات و فیل و اسپ وغیرہ پیش ہوئین پھر راجہ صاحب بہادر رخصت ہوئے سنیچر دہم
شعبان روز پنجشنبہ کو راجہ صاحب بہادر نے لشکر کے لیے سامان خشک دعوت کا بھیجا اور ہمکو
اذن کھانا کھانے کا اپنی محلسرا مین دیا بعد مغرب برادران و مقربان سترہ آدمی کے ساتھہ
محل سرا کو گئے وکیل راجہ صاحب بہادر وہان موجود تھا خود نہ تھے جناب ممدوحہ نے راجہ صاحب بہادر کو
سلام کہلا بھیجا اونھون نے بھی جواب سلام بھیجا جس مکان مین کھانا کھایا وہان ایک
بڑا حوض پانی سے لبالب تھا اوس حوض مین ایک چبوترہ تھا جسمین فوارہ لگا ہوا تھا حوض کے
چارون طرف دالان تھے اوسمین کسبیان ناچتی تھین تھوڑی دیر کے بعد ناچ موقوف ہوا
دسترخوان بچھایا گیا کھانا آیا سب نے کھایا ایک سو پچیس قسم کا کھانا دسترخوان پر چنا گیا تھا
سب لذیذ و پر تکلف تھا متصل اس مکان کے دوسرا کمرہ تھا اوسمین دعوت صاحب ایجنٹ
جےپور و بھوپال تھی میزون پر انگریزی کھانا چنا ہوا تھا کھانا کھا کر ہاتھہ دھوئے سیر آتشبازی
کے لیے ایک بڑے مکان وسیع مین پہونچے اوسمین کرسیان بچھی ہوئی تھین پنڈت شیودین
مختار ریاست اوس جگہہ بیٹھے تھے ہمکو دور سے دیکھکر تعظیم کے لیے اوٹھے اور بڑی تکریم سے
بٹھایا سامنے اس دالان کے ایک حوض بہت لمبا چوڑا بنا تھا اوسمین چالیس پچاس فوارے
چلتے تھے وہان کشتی تختے کی آئین آتشبازی سر ہوئی پھر جہان مہاراجہ صاحب بہادر رونق بخش
تھے ہم سب مع دونون ایجنٹ صاحب بہادر گئے مہاراجہ صاحب بہادر سے ملاقات ہوئی قریب دو سو

آدمی کرسی نشین اس محفل مین تھے کسبیان زرین لباس پہنے ہوئے ناچتی تھین جب
طرفین سے مراسم عرفیہ ادا ہو چکے تھوڑی دیر اوس محفل مین ٹھہر کر رخصت چاہی مہاراجہ
صاحب بہادر نے ایک ایک حمائل نوتار اور ایک ایک پھولون کا ہار اور ایک ایک بیڑہ پان
حسب معمول سب کو دیے جناب ممدوحہ نے کہا آپ نے بہت اخلاق و تواضع جو سردارون
کو سردارون کے ساتھ چاہیے ہمسے کیا اس مخلص نوازی سے مین بہت خوش ہوئی
پھر رخصت ہو کر فرودگاہ کو آئے دوسرے روز پنڈت شیودین ہمارے دربار مین آئے
اور کہا بندے نے حضور و مہاراجہ صاحب بہادر کی ملاقات کے باب مین بہت سعی کی
برادران ریاست نہین چاہتے تھے کہ ملاقات ہو اور وجہ کوشش یہ تھی کہ مین دل سے
چاہتا تھا کہ دو رئیس بزرگ مین اتحاد کا ہونا بہت اچھا ہے پھر ذکر بندوبست زمانہ غدر کا
کیا اور کہا ایڈنصاحب بہادر بارہا آپ کی تعریف کرتے تھے جناب ممدوحہ نے پوچھا
ریاست جیپور مین کتنی فوج ہے اور حاصل ملک کا کسقدر ہے کہا فوج بیس ہزار ہے ملک ایک
کروڑ کا ہے چھتیس لاکھ روپیہ کے جاگیردار ہین تینتیس ۳۳ لاکھ روپیہ خیرات مین جاتا ہے چونتیس لاکھ
روپیہ ریاست مین خرچ ہوتا ہے پھر پنڈت مذکور رخصت ہوئے جیپور سواد اوسکا اچھا ہے عمارت
دلچسپ راستے چوڑے و صاف سیدھے ہین باغات سرسبز و دلکش ہین امیر کی عمارت بہت
مضبوط و نازک و خوش چہرہ سنگ مرمر کی بنی ہے پانزدہم ۱۵ شعبان کو جیپور سے کوچ کیا بست و پنجم
شعبان کو شہر اجمیر مین پہنچے خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر فاتحہ پڑھا اس مزار کے بہت
مجاور ہین خلاف شرع شریف مرقد کی تعظیم بسجدہ کرکے اونکی روح کو آزار دیتے ہین سلخ شعبان کو
وہان سے کوچ کیا بارھوین ۱۲ رمضان کو چھاونی نیمچ مین اور بیسوین ۲۰ کو چھاونی آگر مین اور
انتیسوین ۲۹ کو چھاونی سیہور مین اور تیسری ۳ شوال کو بھوپال مین پہنچے ایکہزار چھہ سو ستر میل کو
شش ماہ و ہشت یوم مین سیر کرکے اپنے گھر آئے علاوہ مصارف معمولی اور قیمت اشیای نوخرید
شصت و ہشت ہزار و یکصد و پنجاہ و چہار روپیہ دو آنہ پانو پالا اس سفر مین خرچ ہوا

فصل ششم بیان مین سفر اکبر آباد کے

جناب ممدوحہ نے حال اس سفر کا یون ضبط کیا ہی کہ جسوقت تحریر حجنس صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ
بھوپال سے ظاہر ہوا کہ ماہ فروری سنہ ۱۸۶۳ ایکہزار آٹھسو ترسٹھ عیسوی مین نواب گورنر جنرل بہادر
ویسرای کشور ہند اکبر آباد مین تشریف لاوینگے اور نامی سرداران ہند اونکی ملاقات کو جاوینگے
ششم جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۷۹ ایک ہزار دوسو اوناسی ہجری کو مین ارکان و اخوان اور خدم
و حشم کے ساتھہ کہ سب و ہزار چار سو ستر آدمی شمار مین آئے تھے بھوپال سے کوچ کر کے
قصبہ بیرسیہ کو گئی اور وہان سے غرۂ رجب کو سمت اکبر آباد راہی ہوئی چہارم رجب کو شہر
سرونج مین اور بارھوین ۱۲ کو چھاونی گنہ اور انیسوین ۱۹ کو چھاونی شیوپوری اور اٹھائیسوین ۲۸
روز دوشنبہ کو گوالیار مین پہونچکر پھول باغ کے میدان مین فروکش ہوئی جا رسردار نامی
مہاراجہ صاحب سیندھیہ بہادر نے استقبال کیا اور سامان ضیافت کا تمام لشکر کو دیا مہاراجہ
صاحب شہر جھانسی مین تھے خبر سنکر تشریف لائے اور خواہان ملاقات ہوئے پنجم شعبان
روز دوشنبہ آٹھہ بجے دن کو مع ہمیجدہ ارکان بھوپال و صاحب کلان بہادر سیہور کے
مہاراجہ صاحب کے مکان پر گئی انیس ۱۹ ضرب توپ کی سر ہوئین اور ستولیہ صاحب نے کبھی تک
استقبال کیا دو کمپنی تلنگہ نے سلامی ادا کی جسوقت محلسرا مین گئی ایک کمرے مین کہ بہت
مکلف و آراستہ تھا اور سامنے اوسکے ایک شامیانہ بانا تی مع چوبہای نقرہ کھڑا تھا داخل ہوئی
مہاراجہ صاحب نے دس قدم بڑھکر مصافحہ کیا کرسی پر بٹھایا اس مجلس مین قریب پچاس آدمی کے
کرسی نشین تھے بعد گفتگوی عرفی و رسمی کے مہاراجہ صاحب بہادر نے اول مجکو عطر دیا پھر
صاحب کلان بہادر و میان فوجدار محمد خان و نواب معز محمد خان اور نواب امراو دولہ کو دیا اور
بیڑہ پان کا صرف مجکو اور صاحب کلان کو اپنے ہاتھہ سے دیا اور باقی آدمیون کو اونکے
نائب نے تقسیم کیا اسیطرح تقسیم ہار پھولون کی ہوئی پھر ایک کشتی مین دو رومال سفید
عرق گلاب سے تر کیے ہوئے آئے مہاراجہ صاحب نے ایک مجکو اور دوسرا صاحب کلان کو دیا

پھر رخصت ہوئی مہاراجہ صاحب نے لب فرش تک مشایعت کی دوسرے دن ششم شعبان
سنہ ایکہزار دو سو اوناسی ہجری ۱۲۷۹ مطابق بست و ہفتم جنوری سنہ ایکہزار آٹھ سو ترسٹھ ۱۸۶۳
عیسوی روز سہ شنبہ مہاراجہ صاحب میرے خیمے مین آئے وہی مراسم ادھر سے بھی ادا کیے
گئے وقت آمد و رفت کے اکیس ۲۱ فیر توپ کی سر ہوئین سوار و پیادہ رسم سلامی بجا لائے
انتظام سواری مہاراجہ صاحب بہادر اس طرح پر تھا کہ آگے آگے ناقہ سوار تھے پھر جوق جوق
پیادگان میواتی پھر گروہ قرابین برداروں کا پھر حلقہ ہاتھیوں زردوزی جھولوں اور عماریون
مہودجہای مکلف سے آراستہ پھر اسپ کوتل ساز و یراق طلائی و نقرئی سے آراستہ پھر گروہ
چوبداران باعصاہای نقرئی شیر دہان عقب اونکے ہرکارے پھر بان بردار پھر علم بردار پھر تین
ترپ سواران رجمنٹ لین سر پھر چار سردار کلان ریاست پھر مہاراجہ صاحب بہادر خود اسپ
سبزہ پر سوار پیچھے اونکے افسران فوج و سواران سرخ وردی یازدہم ۱۱ شعبان کو گوالیار سے
متوجہ اکبر آباد کی ہوئی نہم شعبان مطابق دہم فروری روز سہ شنبہ اکبر آباد مین داخل ہوئی
آگرے کے کلکٹر صاحب بہادر نے استقبال کیا شلک توپون کی حسب دستور سر ہوئی تئیسیوین ۲۴
شعبان دیورند صاحب بہادر سکتر اعظم مع چند صاحبان عالیشان لارڈ صاحب بہادر کیطرف
سے تشریف لائے جانب جناب ممدوح سے سلام کہا مزاج پوچھا تھوڑی دیر بیٹھے رسم عطر
و پان عمل مین آئی شانزدہم فروری روز دوشنبہ کو لارڈ صاحب بہادر کے دربار خاص مین مع اٹھ
اخوان و ارکان ریاست فیل سوار گئی ایک سکتر اور ایک مصاحب لارڈ صاحب بہادر
پولٹکل اجنٹ بھوپال نے پانسو قدم تک باہر سنتر کے اور دیورند صاحب بہادر سکتر اعظم
اور میڈ صاحب بہادر سنٹرل انڈیا نے صدر سنتر تک استقبال کیا اونیس ۱۹ توپ سلامی کی سر ہوئی
لارڈ صاحب بہادر نے لب فرش تک تعظیم دی سکتر صاحب بہادر نے کہا لارڈ صاحب بہادر
فرماتے ہین کہ لارڈ کننگ صاحب بہادر جسوقت لندن کو گئے تمھاری تعریف جناب ملکہ معظمہ
سے بہت کی وہ خوش و مشتاق ملاقات کی ہوئین مینے کہا مین اونکے ادنی تابعین سے ہون

یہ اونکی مہربانی ہی کہ مجکو یاد فرماتی ہین سکتر نے کہا تمھارا ارادہ مکہ شریف جانے کا ہی
مینے کہا ہان وہانکا جانا ایکبار فرض ہی انشاء اللہ جب جاؤنگی آپ کو لکھونگی بیٹی میری
شاہجہان بیگم آپکے زیر سایہ عاطفت ہی کہا ہماوسکا بہت پاس خیال ہی پھر سکتر صاحب بہادر
نے کہا تم سیر فتحپور سیکری وغیرہ کی چاہتی ہو لارڈ صاحب بہادر اس ارادے سے خوش ہین
کیونکہ اونکو خود شوق دیکھنے بلاد کا بہت ہی مینے کہا اونکی سیر پادشاہانہ ہی اور ہمارا جانا تفریح خاطر
و تیزی عقل کے لیے ہی کیونکہ سفر سے بہت تجربہ حاصل ہوتا ہی پھر رخصت ہوکر اپنی فرودگاہ کو
آئی ہفدہم فروری مطابق بست و ہفتم شعبان دربار عام گورنری مین کئی لارڈ صاحب بہادر نے
جو تقریر کہ سر دربار کی یہ ہی آی سرداران ہند مینے یہ مجلس بتقریب دو غرض ایک ملاقات تمھاری
دوسرے تبلیغ حکم ملکہ معظمہ کی منعقد کی ہی ملکہ معظمہ کو سرداران ہند کی رعایت و بہبود
منظور ہی اور مین بہت شکر کرتا ہون کہ تم سب میرے حسب الطلب فوراً یہان آگئے چونکہ ہماری
تمھاری اول دربار خاص مین ملاقات ہوئی ہی اسواسطے اسوقت ضرورت گفتگوی طویل کی
نہین ہی مختصراً بمقدمہ حال ہند چند مراتب بیان کرتا ہون کہ اونکی بجا آوری سب پر فرض ہی
بالفعل ہندوستان مین فساد نہین ہی اور سرداران زمانہ مغلوب اور قوت و شوکت ملکہ سے
بخوبی واقف ہین منظور ہی کہ ایسے وقت مین خیال فتح غیر ملک سے باز رہکر جسقدر ممکن ہووے
راحت و ترقی دولت ہند کے لیے کوشش کیجاوے ریل و تار برقی عجائبات سے ہی تمام
کشور فرنگ نے اس سے فائدہ پایا ہی اور صاحب دولت ہوگئے ہین تم بھی اس کام مین ہمت
مصروف کرو اور فائدہ اوٹھاؤ اور تعلیم رعایا و تقرر مدارس اور تعمیر رستون و استیصال ہزنون مین
مشغول رہو کہ تمکو اور تمھاری رعایا کو فائدہ و راحت پونہچے اور مین بہت خوش ہوا کہ اکثر سرداروں
نے اپنی ریاستون مین محصول بیفائدہ کو کہ موجب نقصان تجارت کا تھا موقوف کردیا چونکہ سرکار
انگلسیہ والی تمام ہند کی ہی لہذا بیشگاہ ملکہ سے ایک فوج قاہرہ پر ہماری حکومت ہی کہ اگر کسی جگہ
فساد دیکھون سزا دون اور جو آدمی کہ ہند کی بہبودی مین کوشش کرین اونکی حمایت کرون بس

اے سرداران اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون تم امن و امان سے اپنے اپنے ملک کو جاؤ بعد اس کلام کے دربار برخاست ہوا ہیجدہم فروری کو حسب قاعدہ لارڈ صاحب بادر میرے خیمے مین تشریف لائے مدارج تعظیم مقررہ اس طرف سے ادا ہوے نوزدہم ماہ مذکور کو لارڈ صاحب بہادر آگرے سے تشریف لے گئے نہم رمضان مطابق ہشتم فروری مین آگرے سے طرف بھوپال کے روانہ ہوئی گیارھوین شوال مطابق یکم اپریل روز چہارشنبہ داخل بھوپال ہوئی اس سفر مین زائد مصارف معمولی سے اکتالیس ہزار چھہ سو چھتیس روپیہ پونے چار آنہ صرف ہوئے

نذر لارڈ صاحب بہادر	خرچ سفر
...	...

لارڈ صاحب بہادر سے خلعت قیمتی سترہ ہزار ایک سو روپیہ کا مجھکو عنایت ہوا

ساتوین فصل سفر مکہ معظمہ کے بیان مین

جب والدہ ماجدہ نے ریاست کے انتظام سے فراغت پائی مکہ معظمہ کے جانے کا قصد کیا اونکی مان و مامون نواب قدسیہ بیگم و میان فوجدار محمد خان بھی اونکے ساتھ ہوئے تاریخ بائیسوین جمادی الاولی ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق پنجم نومبر ۱۸۶۳ء ایک ہزار آٹھہ سو ترسٹھہ عیسوی روز پنجشنبہ کو بھوپال سے نکلکر تین روز شہر کے باہر باغ فرحت افزا مین قیام کیا قافلہ مرد و زن کو کہ قریب ہزار نفر کے تھے بمبئی کو روانہ کر کے چوبیسوین تاریخ ماہ و سنہ مذکور روز شنبہ کو خود مع ملازمان خاص اور مان و مامون کے کوچ کیا تا ہر گانون تک متصل شہر برہانپور کے کہ ریل وہان تک آگئی تھی منزل بمنزل گئین وہان سے ریل پر سوار ہوکر دوم رجب کو خیر و عافیت سے بمبئی مین پونہچین وہان تین جہاز کرایہ کیے دو جہاز ہوائی پر تمام اپنے ملازمون کو اسباب سمیت بٹھلایا اور خود دخانی جہاز پر مع اپنی مان و مامون اور مدارالمہام محمد جمال الدین خان نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال اور دوسرے ملازمان خاص کے پچیسوین رجب ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری مطابق ششم جنوری ۱۸۶۴ء

ایک ہزار آٹھہ سو چونسٹھہ عیسوی کو سوار ہوئین عنایت ایزدی سے بعافیت تمام تاریخ تیرھوین ۱۳ شعبان ۱۲۷۹ ایک ہزار دو سو اناسی ہجری مطابق تیئیسوین ۲۳ جنوری ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھہ سو چونسٹھہ عیسوی جدہ مین پونہچین سترھوین ۱۷ ماہ مذکور روز چارشنبہ کو وقت عشا مکہ معظمہ مین پہونچکر اعمال عمرہ بجا لائین نہم ۹ ذیحجہ سال مذکور کو مناسک حجۃ الاسلام ادا کیے جو رستہ مدینہ منورہ کا بسبب شورش وبلوے بدویون کے پرخطر تھا اسلیے وہان کا جانا ملتوی رکھکر چہاردہم ۱۴ ذیحجہ سنہ مذکور مطابق اکیسوین ۲۱ مئی سال مذکور بندر جدہ مین آکر وہان سے دخانی جہاز پر مع اپنی مان و ماموں و نوکران خاص کے سوار ہوکر تاریخ پنجم محرم ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری روز جمعہ مطابق دسوین ۱۰ جون ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھہ سو چونسٹھہ عیسوی بمبئی مین پونہچین وہان کے گورنر صاحب بہادر وغیرہ اکابر سے ملاقات کی سولھوین ۱۶ ماہ صفر ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق اکیسوین ۲۱ جولائی ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھہ سو چونسٹھہ عیسوی ریل پر سوار ہوکر محی آباد پونا کو گئین تھوڑے روز وہان ٹھہر کر غرۂ ربیع الآخر ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق سوم ۳ ستمبر ۱۸۶۴ ایک ہزار آٹھہ سو چونسٹھہ عیسوی روز شنبہ کو وہان سے کوچ کرکے بروز چہارشنبہ تاریخ سوم جمادی الاولی ۱۲۸۱ ایک ہزار دو سو اکیاسی ہجری مطابق پنجم اکتوبر ۱۸۶۴ ایکہزار آٹھہ سو چونسٹھہ عیسوی بھوپال مین داخل ہوئین استقبال سکندر آباد تک گیا کسی تاریخ سے دریافت نہین ہوتا ہے کہ کوئی بادشاہ یا رئیس اہل اسلام ہند سے حج کو گیا ہو اب جو رئیس مسلمان حج کو جاویگا وہ مقلد اونکا ہوگا اس سفر مین سوائے کپڑے اور زیور گران قیمت کے جو شریف صاحب مکہ اور خادمان حرم محترم اور فقیرون اور مساکین کو لوجہ اللہ دیے مبلغ ایک لاکھ نود و نہ ہزار آٹھہ سو بیاسی روپیہ آٹھہ آنہ صرف ہوئے اسیقدر نواب بیگم صاحبہ نے بھی خرچ کیا جناب ممدوحہ نے روزنامچہ اس سفر کا مجلد کلان مین لکھا ہے جسکو لیڈی صاحبہ ولیم ویلی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال نے انگریزی مین ترجمہ کرکے چھپوایا ہے خلاصہ اونکی تقریر کا یہ ہے کہ جدہ دریاے شور کے کنارے پر آباد ہے ایک منزل سے ہفت منزل تک اوسکی عمارت ہے

دور سے خوش وضع دکھائی دیتی ہی بنیاد و دیوار مکانات پختہ ہی چھت کچی ہی ہر گھر مین پاےخانے
اور چپانے غسلخانے بیک بنے ہوئے ہین ساکن وہان کے عرب ترک حبشی تھوڑے ہندوستانی
ہین جو تجارت کرتے عربی لباس پہنتے عربی مین گفتگو کرتے ہین وہان کے دولتمند خوش خوراک
خوش پوشاک ہین شہر مین آب شیرین نہین ہی باہر شہر کے بڑے بڑے حوض بنے ہوئے ہین
اونمین بارش کا پانی جمع ہوتا ہی وہ پانی اہل جدہ سال تمام پیا کرتے ہین اس بندر مین قنصل یعنے
وکیل ملکہ معظمہ اور شاہ فرانس و شاہ ایران رہتے ہین باہر شہر کے قبر حضرت حوا کی ہی اوسکی زیارت
کی دو دیوار تخمیناً تین سو قدم دراز ناف تک بلند بنی ہوئی ہی اس شکل پر
بجاے سر کے ایک قبہ چھوٹا اسیطرح بجاے پاؤن کے دوسرا قبہ ہی درمیان مین ناف کے برابر
ایک بڑا قبہ بنا ہوا ہی گرد قبر کے احاطہ کلان ہی اوسمین بہت قبرین ہین نہر چار دیواری بنی ہوئی ہی
سید عبد اللہ شریف مکہ معظمہ اور عزت احمد پاشا حاکم مکہ نے خبر میرے پہونچنے کی سنکر مجکو خط لکھے
جب جدے سے مکے کو روانہ ہوئی قریب جدے کے سلیمان بیگ پسر پاشا اور برادر خورد شریف
تخمیناً پچاس پچاس ترک سوار سے برسم استقبال آکر ملاقی ہوئے ہفدہم شعبان کو قریب عشا
مکہ معظمہ مین داخل ہوئی سر راہ قریب ایک سو پیادہ وردی پوش مع کئی سوار ہمرسلہ شریف صاحب
استقبال کو کھڑے تھے اونھون نے سلامی ادا کی آوازہ اذان عشا کی کان مین آئی باب السلام
سے حرم شریف مین جاکر طواف قدوم ادا کیا پھر سعی کی اور جو رباط حاجیون کے لیے مینے
بنوائے تھے وہان جانے کا ارادہ کیا شریف صاحب کے غلامون نے آکر کہا کہ شریف صاحب
نے تمھارے اوترنے کے لیے جدا مکان اپنے گھر مین مقرر کیا ہی وہان چلو جب دروازہ مکان پر
پونہچی اونکے بھائی استقبال کرکے بعد سلام علیک ایک مکان عالیشان مین لیگئے وہان تمام
دالانون مین فرش زردوزی مخمل کاشانی کا بچھا تھا چند غلام حبشی نے جو با ادب لب فرش کھڑے تھے
کہا کہ کھانا تناول فرمائیے مجکو تامل ہوا جعفر افندی ترجمان ہندی نے کہا یہان کی رسم یون ہی
ہی تب مین دسترخوان پر بیٹھی طرح طرح کے کھانے پانسو رکابیون مین چنے ہوے تھے بعد طعام

خوابگاہ مین گئی شریف صاحب نے دوسرے دن بھی صبح و شام خوان طعام بھیجے تیسرے دن قریب
متصل عمر بن عقیل ایک مکان کرایے کا لیا مکۂ معظمہ بہت آباد ہی وہان کے مکانات بھی اکثر
ہفت منزلہ عالیشان ہین ہفت کشور کی چیزین وہان میسر آتی ہین باشندے وہان کے اکثر
دولتمند ہین سب سے زیادہ آسودہ شریف مکہ ہین گرد شہر کے پہاڑ بہت ہین اور سب بے درخت
و سبزہ اور بے آب اسلیے دن مین وہان گرمی سخت ہوتی ہی ہوا تند و گرم چلتی ہی رات کو کچھہ
ٹھنڈ ہوتی ہی چاندنی وہان کی بہت صاف و روشن ہی ابر بھی ہوجاتا ہی بجلی بھی چمکتی ہی
بادل بھی گرجتا ہی لیکن پانی کم برستا ہی رقص و سرود کا چرچا نہین ہی اگر کچھہ ہی بھی تو وہ نہایت
نامطبوع ہی فوج ترک مثل فوج انگریزی کے ہی لیکن قواعد و وردی مین کچھہ فرق ہی کھانا وہانکا
گوشت اونٹ و دنبہ ہی قہوہ و چاے و حقہ کا بہت چرچا ہی مردم عرب بڑے جفاکش و مضبوط
ہین اگرچہ پُتلے دُبلے ہین برابر مردم ہند کے ہین مینے حمالون کو دیکھا دو من کا بوجھہ کاندھے پر
اوٹھا کر بے دقت زینے پر چڑھجاتے ہین آواز و بال اہل مکہ اچھی نہین عورتین مردون سے
قوی سوای اہل اسلام دوسرا مذہب والا وہان نہین ہی زبان اہل مکہ عربی غیر فصیح ہی سوائے
گھر شیبی کلید بردار کعبۂ معظمہ اور خانۂ شریف مکہ اور دو ایک گھر اور کوئی اصل عرب وہان نہین ہی
اب یہ شہر مردم ہند و بخارا اور افغانستان وغیرہ سے آباد ہی یہ لوگ بسبب توطن و گذرنے
ایک دو پشت کے بصورت عرب ہوگئے ہین اطراف سے ہر سال مردم مختلف زبان کے
حج کے لیے آتے ہین اس سے خلل صحت زبان مین آگیا ہی اہل بادیہ کہ ہنوز عرب محض ہین زبان
اونکی کچھہ صحیح ہی تنخواہ لیکر نوکری خدمتگاری کرنے کی وہان رسم نہین ہی لونڈی غلام
حبشی گرجی چرکس علانیہ فروخت ہوتے ہین اونسے خدمت لیتے ہین جب چاہتے ہین بیچ دیتے
ہین ہر محلے مین غسل کے لیے بڑے بڑے حمام مکلف بنے ہوئے ہین مرد و عورت جدا جدا نہاتے دھوتے
ہین پانی زبیدہ خاتون کی نہر کا بہت لطیف و شیرین ہی اکثر آدمی اوسی نہر کا پانی پیتے ہین
انار تربوز ککڑی وغیرہ تر و تازہ طائف سے آتے ہین نہایت لذیذ ہوتے ہین گھوڑے عربی

اور سازندہ یراق رومی کی تعریف نہین کیجاتی دیکھنے سے تعلق ہی رات دن انواع و اقسام کے
کھانے بازار مین ملتے ہین لیکن قلیہ و قورمہ وغیرہ مین نمک نہین ہوتا ترکون کی عادت ہی نمک
پیسکر رکھہ لیتے ہین کھاتے وقت بقدر رغبت ڈال لیا کرتے ہین مسجد الحرام مین اذان پنجگانہ
اور بعد نیم شب اذان تہجد اور ہنگام سحر ترحیم اور وقت نماز ظہر تکبیر آواز بلند پڑھی جاتی ہی ترحیم
یہ ہی کہ ایک شخص بلند آواز صبحکو منارہ بلند پر چڑھکر آیات قرآن شریف جسمین ذکر عظمت و
جلال خدا اور توحید کبریا اور مضمون رحم و عفو و مغفرت ہوتا ہی بالحان خوش پڑھتا ہی اور درود
پیغمبر اور آل و اصحاب پر بھیجتا ہی یہ ترحیم اوسوقت بہت دلچسپ و خوب معلوم ہوتی ہی مکانات
گرد حرم کعبۂ معظمہ کو مدرسہ اور حجرون کو خلوہ کہتے ہین وہان حاجی لوگ اوترتے ہین سولھوین
رمضان ۱۲۸۰ھ ایک ہزار دو سو اسی ہجری کو مین شریف صاحب کے گھر گئی بعد استقبال
حرم سرا تک پہونچی وہان سے تین خواجہ سرا درجہ اول تک لیجا کر یکسو ہو گئے کنیزکان گرجی
پاکیزہ لباس پہنے ہوئے روبرو آئین وہ درجۂ دوم بالاخانے تک ہمراہ رہکر جدا ہو گئین زنان
مصریہ جو صف باندھے کھڑی تھین بغل مین ہاتھہ دیکر باہستگی زینۂ درجۂ سوم تک لے گئین
وہان سے دو بیبیان شریف صاحب کی استقبال کرکے ایوان نشست مین لیگئین شریف صاحب
کی مان مجکو دیکھکر اوٹھین لب فرش تک آکر ملاقات کی پھر اونکی دونون بی بی نے مصافحہ کرکے
دونون جانب گردن میرا اور دونون رخسار اور لب و زنخ پر بوسہ دیا اور بڑی تواضع و اخلاق
سے صدر مجلس مین بٹھایا تمام مکان شیشہ آلات اور فرش مکلف سے آراستہ تھا یہ بیبیان بہت
خوبصورت و جوان سر سے ناف تک الماس کے زیور مین غرق تھین سر پر رومال ریشمی جسکو عربی
مین عصابہ کہتے ہین بندھے ہوئے تھے اوپر مانند کلاہ کے حلقے جواہرات کے پھولون کے
رکھے ہوئے تھے اونکی نزاکت و خوبی بیان سے باہر ہی ادنی جنبش مین وہ گلدستہ وقت رفتار و
گفتار ہلتا تھا بعد ایک ساعت شریف صاحب نے اجازت آنے کی چاہی پھر وہ آئے بڑے
اخلاق سے گفتگو کی قہوہ و شربت انار و گلاب پاش و بخور عود سوز مین جلتا ہوا سامنے رکھا

حسب معمول عرب مینے قہوہ و شربت پی لیا بخور سے دامن و آستین کو خوشبودار کرکے رخصت
ہوئی بیبیون نے دروازے تک مشایعت کی سلیمان بیگ پسر پاشا مکہ سے معلوم ہوا کہ تنخواہ پیادگان
ترک سے فی آدمی کی تنخواہ بیس قرش ہین جسکے ساڑھے تین روپیہ کلدار نقد ہوئے اسکے سوا
پوشاک و طعام سہ وقتہ اور چامی و قہوہ اور وردی سرکار سلطانی سے ملتی ہے تمام خرچ یکماہہ
ایک آدمی کا تخمیناً اکیس ۲۱ روپیہ کلدار ہوتا ہے محمد حسین ترجمان نے کہا مردم معزز جب مجلس
شریف صاحب مین آتے ہین پشت دست کا بوسہ لیکر بیٹھ جاتے ہین بدو وغیرہ کم عزت
لوگ بوسہ دامن کرتہ کا اور نوکر غلام بوسہ گوشہ مسند کا لیتے ہین لیکن شرع شریف سے
یہ طریقہ ثابت نہین بلکہ مکروہ یا حرام ہے **عرفات** بیت اللہ شریف سے نو کوس پر ہے
آٹھوین ذیحجہ کو احرام باندھتے ہین نوین کو روز حج ہے صبح سے احرام باندھے برہنہ سر
لبیک اللہم لبیک الی آخرہ کہتے ہوئے اوس میدان مین جمع ہوتے ہین خیمے مین ٹھہرتے
ہین خورو نوش کی کچھ روک نہین جسکے دلمین جو آئے کھائے پکائے لیکن حد عرفات
سے باہر نجائے خطیب ظہر کے وقت ناقہ سوار آتا ہے بالای جبل رحمت ایک چبوترے پر
چڑھکر خطبہ پڑھتا ہے عصر کو ختم کرتا ہے وہی وقت وقوف کا ہے وقوف فرض ہے اور چڑھنا
پہاڑ کا سنت نہین جہان چاہے کھڑا ہو جائے پھر قریب شام بعضے بعد غروب اوسیدن
عرفات سے پھر کر رات کو مزدلفہ مین ٹھہرتے ہین توپخانہ سلطانی سے فیر تواب سر ہوتی
ہین محمل مصری عراہائی توپ کو لیجاتے ہین اوسی دوادوش مین توپچی توپین بھرتے سر کرتے
چلے جاتے ہین یہ کام شرعاً بدعت ضلالت ہے دہم ذیحجہ اول وقت صبح مزدلفہ سے طرف
منا کے جاتے ہین پھر وہان سے مکہ شریف مین آکر طواف زیارت کرتے ہین پھر اوسیدن
منا مین پھر آکر تین روز وہان رہکر رمی جمار کرتے ہین یہ تین دن تشریق کے کہلاتے ہین
پھر بارھوین یا تیرھوین ذیحجہ کو مکہ مین آکر بعد طواف وداع قافلے اپنے اپنے ملکون کو روانہ
ہوتے ہین حج کا دن عجیب دن ہوتا ہے میدان عرفات مین ہزارون لاکھون زن و مرد بچے

بوڑھے جاہل عالم امیر فقیر مقیم مسافر ایک صورت پر احرام باندھے عاجزی کرتے گناہون
سے ڈرتے مغفرت مانگتے جمع ہوتے ہین کوسون تک خیمہ رنگ برنگ نظر آتے ہین طرح طرح
کی چیزین بازار عرفہ مین ملتی ہین شتر و دنبہ بے شمار قربانی ہوتے ہین سلطان روم کیطرف سے
ہر سال ہمراہ قافلۂ مصری کے غلاف سیاہ حریر کا واسطے پوشش کعبہ کے محمل مین بڑی دھوم سے
آتا ہی سلطانی فوج باتزک و حشم ساتھ ہوتی ہی شتر محمل نہایت عمدہ ہوتا ہی اسپر جھول زردوزی
مخمل سبز کی پڑی ہوتی ہی اوسکے سوا اور کئی شتر مکلف جھولون سے سجے ہوئے اوس
شتر محمل کے ساتھ ہوتے ہین کہ اگر شتر محمل کش مر جاوے تو یہ شتر بجای اوسکے محمل کھینچین حج کے دن اس محمل کو
نیچے جبل رحمت کے کھڑا کرتے ہین بعد حج کے مکۂ معظمہ مین لیجا کر غلاف سال گذشتہ کا الگ کر نیا سال حال کا غلاف پہناتے ہین غلاف
سال گذشتہ کو نصف شیبی کلید بردار کعبہ لے لیتا ہی اور نصف خواجہ سرایان خادمان حرم باہم تقسیم کرکے
پارہ پارہ حاجیون کو بعوض چند روپیہ کے تبرکاً دیتے ہین دروازے کا پردہ اور کمربند زردوزی
شریف صاحب کے حصے مین آتا ہی غلاف اندرونی کعبہ سرخ حریر کا ہوتا ہی مگر ہر سال بدلا نہین جاتا
جب کوئی بادشاہ روم جدید تخت پر بیٹھتا ہی تب وہ غلاف آتا ہی جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی
جس محمل مین کعبے کا غلاف آتا ہی اوسکو تبرکاً مصر مین پھراتے ہین اور اوس دن مثل عید کے
خوشی کرتے ہین یہ رسم بدعت [illegible] سے چھٹی ہجری مین نکلی اول کعبے کو لباس سفید
پہناتے تھے ناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی نے اوسکو لباس سیاہ پہنایا وہی اب تک مرسوم ہی
سواری شریف صاحب کی ہشتم و نہم کو تا چہاردہم نہایت بڑی دھوم سے نکلتی ہی پہلے مین
بائیس گھوڑے عربی مع ساز و سامان طلائی و نقرئی مرصع کے کوتل نکلتے ہین پھر ناقے زرنگار
جھولین زردوزی پڑی ہوئین اونمین دو ناقے خاص شریف صاحب کی سواری کے ہوتے ہین
اونکی گردن موتیون کی لڑیون سے آراستہ ہوتی ہی قیمت چار لاکھ روپیہ سے کم نہوگی اونکے
پیچھے دو تین سو سوار لباس ترکی پہنے ہوئے پھر ترکی پلٹن پھر چار سو غلام شریف صاحب کے
مسلح و خوش لباس پھر عزیز و بیٹے اونکے گھوڑون زرین زین پر سوار اونکے پیچھے بزرگان

وشیوخ عرب و اکابر اتراک اور غلامان حبشی گرجی اونکے بعد اعراب قبایل مختلف اور شرفاے
بادیہ نشین جماعہ شتر سوار قریبا ایک ہزار کے شریف صاحب ایک اسپ مرصع ساز پر سوار ہوتے
ہین ہمراہ سواری کے روشن چوکی بھی ہوتی ہی بعد حج کے تین دن تک دسترخوان اونکے گھر مین
مہیا رہتا ہی جو آدمی ملاقات کے لیے آتا ہی وہ کھانا بھی کھاتا ہی یلملم نام ایک پہاڑ کا ہی جسکے
مقابل سے دریاے شور وغیرہ مین ہندوستان کے حاجی احرام باندھتے ہین احرام یون ہوتا ہی
کہ غسل کر کے سفید کپڑے کا تہ بند باندھتے ہین ایک چادر سفید کاندھے سے اوڑھتے ہین
عورتین جو لباس پہنے ہوتی ہین وہی پہنے رہتی ہین مگر یہ قید ہی کہ کپڑا ریشمی نہو بیداری ہین
وہ اس منہ پر نہ ڈالین عطر نہ ملین سرمہ نہ لگائین زیور نہ پہنین مرد عورت باہم نہوان بالون مین
تیل خوشبودار نہ ڈالین کنگھی نہ کرین کسی جانور کو نہ مارین یہانتک کہ طواف کعبۂ معظمہ کا کر کے درمیان
صفا و مروہ کے سعی کرین اور قربانی و حلق بجا لائین سارے سر کے بال مونڈنے کو حلق کہتے ہین
تھوڑے بال مقراض سے کاٹنے کو قصر کہتے ہین عورتین چار انگل قینچی سے کاٹ لیتی ہین ہدی جانور
قربانی کو کہتے ہین شتر ہو یا بکری یا دنبہ اوسکی جھول کو خیرات کر دیتے ہین قربانی کے گوشت کو
جو چاہے کھاوے حرم سے تین کوس پر کوہستان مین ایک جگہہ ہی جسکو تنعیم کہتے ہین وہان سے
عمرہ لاتے ہین اسیطرح پر احرام باندھکر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر لبیک کویان مکے مین آکر بعد
طواف دو رکعت مقام ابراہیم مین پڑھکر سعی صفا و مروہ کر کے سر منڈا کر یا کترا کر احرام کھول
ڈالتے ہین بیر ذی طوی نام ایک کنوے کا ہی داخل حد حرم باہر شہر کے حاجی وہان سے
غسل کر کے مکۂ معظمہ کو آتے ہین یہ غسل سنت ہی اس چاہ کے پاس اب ایک مسجد بھی بنا دی ہی
مسجد جعرانہ کعبے سے نو کوس پر ہی اس جگہہ سے بھی حاجی عمرہ لاتے ہین اوسکو عمرۂ کلان
کہتے ہین جبل نور و غار حرا حد حرم کے اندر مکے کے باہر ہی اول وہین پیغمبر خدا پر وحی نازل
ہوئی تھی یہ کوہ تخمینًا دو میل بلند ہی غار حرا کے منہ پر قبہ بنایا ہی وہان دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین
اور کوہ نور پر بھی ایک مسجد ہی جبل ثور داخل حد حرم باہر شہر مکہ کے واقع ہی وہان بھی پیغمبر خدا نے

عبادت کی ہی حاجی وہان جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے ہین لیکن ان پہاڑون پر جانا
سنت نہین **جنت المعلیٰ** نام قبرستان مکہ معظمہ کا ہی یہان بہت قبرین بزرگان اسلام کی ہین
حاجی وہان زیارت کو جاتے ہین زیارت ہونی سنت ہی خصوصاً ایسے صلحا و اولیا کی **مسجد جن**
جو بیرون شہر مکہ کے ہی اور وہان جنات آکر پیغمبر خدا پر ایمان لائے تھے او مسجد شجرہ مین مسلمان
جاکر دو رکعت نماز نفل پڑھتے ہین **جبل ابو قبیس** متصل حرم کے ہی پیغمبر خدا وہان جاکر عبادت
کیا کرتے تھے اب اس پہاڑ پر آبادی ہی **صفا مروہ** دو پہاڑ ہین اب ونکے بیچ مین بازار ہی
متصل کعبے کے ایک گوشے مین محرابی دروازے بنے ہوئے ہین اوسکا نام صفا ہی اوسکے
روبرو ڈھائی سو قدم پر دوسرا پہاڑ ہی اوسکا نام مروہ ہی صفا سے مروہ تک سات وقت آتے
جاتے ہین دعا مانگتے ہین ان دونون کے بیچ مین دو میل ہین جنکو میلین کہتے ہین مرد وہان دوڑ کر
چلتے ہین عورتین اپنی چال سے چلی جاتی ہین اس دوڑنے کا نام سعی ہی حرم مبارک کعبہ کے
بائیس دروازے ہین بیچ درہ اور دو درہ و یکدرہ اس تفصیل سے سمت مغرب باب[1] عمرہ باب[2] ابراہیم
باب[3] الوداع اور جانب جنوب باب[4] ام ہانی باب[5] حاکم الحدید باب[6] شریف باب[7] العقد
باب[8] الصفا باب[9] البغلہ باب[10] الرب کہ اوسکو باب النعوش بھی کہتے ہین اور طرف مشرق
باب[11] علی باب[12] عباس باب[13] النبی باب[14] السلام اور شمال رخ باب[15] دریبہ باب[16] مدرسہ سلیمانی
باب[17] المحکمہ باب[18] الزیادہ باب[19] قطبی باب[20] بسطی باب[21] مدرسہ زمانیہ باب[22] عتیق **چاہ زمزم**
اندر حرم کعبہ کے ہی پانی اوسکا شور ہی رات و دن ہزارون ڈول پانی اوسمین سے بھرا جاتا ہی
لیکن کسی موسم مین کم نہین ہوتا اس پانی کو تبرکاً دور دور لیجاتے ہین کھڑے ہو کر پیتے ہین
غسل و وضو اوس سے درست ہی استنجا مکروہ کعبہ معظمہ کے چارون طرف چارون مذہب کی
نماز ہوتی ہی چار مصلے ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی یہ چارون مصلے خلفای عباسیہ کے زمانے مین
بنائے گئے ہین پہلے ایک نماز ہوتی تھی عمارت کعبہ جو اب موجود ہی وہ عہد حجاج بن یوسف
ثقفی کی ہی **مقام ابراہیم** سامنے حجرہ کعبہ کے ہی نماز نفل بعد طواف وغیرہ وہان پڑھتے ہین

منبر پر روز جمعہ و عید الفطر کو خطیب چڑھکر خطبہ پڑھا کرتا ہی **قبہ کتب خانہ** یہان ہزارون کتابین
ہر علم کی وقف ہین الماریون مین مرتب کر کے رکھی ہین اہل علم وہان بیٹھکر سیر کرتے ہین
لکھتے پڑھتے ہین لیکن کتاب باہر نہین لیجاتے **قبہ ساعت خانہ** وہان طرح طرح کی گھڑیان
عمدہ روم و فرنگ کی رکھی ہین ساعت شناس بیٹھتے ہین وقت نماز اوس سے معلوم کرتے ہین
یہ بدعت بھی آخر زمانے مین نکلی ہی گرد حرم کے ایک سو باون کلس چھت پر لگے ہوئے ہین
طواف حجر اسود کو کہ گوشہ خانہ کعبہ مین نصب ہی بوسہ دیکر گرد خانہ کعبہ کے سات مرتبہ
پھرتے ہین یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہین **رکن یمانی** کونا ہی حجرہ کعبہ کا اوسکو
چھوکر ہاتھ چوم لیتے ہین **حطیم** کے گرد بشکل کمان ایک احاطہ سنگ مرمر کا ہی یہ جگہ داخل کعبہ
تھی اگرچہ اب جدا ہی یہان نماز نفل پڑھتے ہین بعضے احرام باندھکر حج کے لیے عرفات کو
جاتے ہین **میزاب رحمت** نام ناودان ہی بارش مین پانی سقف کعبہ کا اوس سے گرکر حطیم مین
پڑتا ہی کہ بیزر طلائی ہی ہر سال دہم محرم کو تمام مرد یازدہم رمضان کو تمام عورتین صبح سے پہر دن
چڑھے تک اندر حجرہ کعبہ کے جمع ہوا کرتی ہین دوازدہم ربیع الاول و جمعہ اول رجب و ستائیسوین
رجب و پندرھوین شعبان و جمعہ اول رمضان اور ستائیسوین و پندرھوین ذیقعدہ ان
تاریخون مین بھی صرف مرد جایا کرتے ہین عورتون کے لیے اور تاریخین مقرر ہین ہر سال تین مرتبہ
بیسوین ربیع الاول بیسوین ذیقعدہ بارھوین محرم کو شریف و پاشا بذات خود اور شیبی کلید بردار کعبہ
دو تین خواجہ سرا کو ہمراہ لیکر کعبے کو دو مرتبہ پانی سے اور تیسری مرتبہ گلاب سے دھوتے ہین اور صندل
سودہ و عطر دیوار و زمین پر ملتے ہین یہ حکم شرعی نہین ہی صفائی کے لیے کرتے ہین ہر سال پچیسوین ذیقعدہ کو
غلاف بیت اللہ کو زمین سے قد آدم اوٹھا کر سفید کپڑے سے باندھتے ہین اسکو عوام احرام کعبہ کہتے ہین کل خدام حرم
دو سو آٹھ نفر ہین اور بائیس دروازے ہین بارہ گنبد کلان ایک سو بتیس کلس طلائی فرش کعبے کا تیس گز لمبہ و بیسکہ روم ہی

فصل ہشتم بیان مین سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد و ذکر حالات والدہ ماجدہ خلد نشین کے

کرنیل جیمز و جان میڈ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے صاحبہ موصوفہ کو خط لطیفہ

چہاردہم اگست ۱۸۶۶ء ایک ہزار آٹھ سو چہیاسٹھ عیسوی اندور سے باین مضمون لکھا کہ نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر گریٹ ماسٹر اوف دی موسٹ اکسلنٹ آرڈر اوف دی اسٹار آف انڈیا کے حضور سے دوستدار کے پاس حکم پہنچا ہی کہ جناب ممدوح دسوین نومبر کو مقام آگرہ مین دربار فرماوینگے اور موسٹ اکسلنٹ آرڈر مذکور کے نئے نائٹون کو خلعت دینگے آپ کو تکلیف دیجاتی ہی کہ آپ بھی دربار مذکور مین تشریف لاوین ایسے دربار مین ملاقات ہونے سے مسرت حاصل ہوتی ہی اور آپ کا تشریف لیجانا بطور گریٹ کمینڈر آرڈر کے گریٹ ماسٹر کے دربار مین خصوصیت کے ساتھ بہت زیبا و مناسب ہی اسکے جواب مین لکھا گیا کہ مخلصہ بہت خوشی سے حاضر دربار ہوگی پھر حسب قاعدہ جمعیت جان ولیم ولیم اسبرن صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال عازم آگرہ ہوئین نوزدہم ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۸۳ھ ایک ہزار دو سو تراسی ہجری کو پیش خیمہ بھیجا اکیسوین ۲۱ کو خود مع ارکان و اخوان ریاست روانہ ہوئین بست و یکم جمادی الآخرہ کو آگرے پہنچین دوم رجب مطابق دہم نومبر روز شنبہ وقت شام لارڈ صاحب بہادر بسبیل ریل کلکتے سے آگرے مین آئے بارھوین ۱۲ نومبر کو رؤسا سے جدا جدا لارڈ صاحب بہادر نے ملاقات خاص فرمائی نوزدہم نومبر جملہ رؤسا کو دربار عام مین بلایا جب سب رئیس جمع ہوئے لارڈ صاحب بہادر مجلس مین تشریف لائے بمخاطبہ جملہ امرا یہ گفتگو کی کہ ای مہاراجگان و راجگان و سرداران ہمکو نہایت خوشی اس امر کی ہی کہ آپ سب آج ہمارے روبرو موجود ہوئے ہم تمکو اس جگہ آنے کی مبارکباد کہتے ہین زمانہ سابق مین یہ شہر دار الخلافت تھا تم سب کو اسطور پر باہم ملاقات کرنا ایک امر عمدہ ہی ہمکو ملکہ معظمہ نے منصب وزیرائی کا عنایت کیا ہی ہمکو رؤسا ے ذی رتبہ سے ملاقات کرنا مناسب ہی آپ سب کے لیے واجب ہی کہ ہمارے ساتھ گفتگو کرین اور اپنی اپنی ریاستون کے انتظام مین ہمارے مطالب و مقاصد کو بگوش دل سنین حکومت کا کرنا فن دانائی و خوش اسلوبی ایک امر دشوار ہی اور توجہ خاطر و ہوشیاری سے حصول اوسکا ممکن جو لیاقتین کہ اس امر اہم کیواسطے ضرور ہین ہندوستان مین تھوڑے سردارون کو حاصل ہین اسلیے کہ اونھون نے شروع سن شعور سے

منبر پر روز جمعہ و عید الفطر کو خطیب چڑھکر خطبہ پڑھا کرتا ہی **قبہ کتب خانہ** یہان ہزارہا کتابین ہر علم کی وقف ہین الماریون مین مرتب کر کے رکھی ہین اہل علم وہان بیٹھکر سیر کتب کرتے ہین لکھتے پڑھتے ہین لیکن کتاب باہر نہین لیجاتے **قبہ ساعت خانہ** وہان طرح طرح کی گھڑیان عمدہ روم و فرنگ کی رکھی ہین ساعت شناس بیٹھتے ہین وقت نماز اوس سے معلوم کرتے ہین یہ بدعت بھی آخر زمانے مین نکلی ہی گرد حرم کے ایک سو باون کلس چھت پر لگے ہوئے ہین **طواف** حجر اسود کو کہ گوشہ خانہ کعبہ مین نصب ہی بوسہ دیکر گرد خانہ کعبہ کے سات مرتبہ پھرتے ہین یہ ایک طواف ہوا ہر گردش کو شوط کہتے ہین **رکن یمانی** گونا ہی حجرہ کعبہ کا اوسکو چھوکر ہاتھ چوم لیتے ہین **حطیم** کے گرد بشکل کمان ایک احاطہ سنگ مرمر کا ہی یہ جگہہ داخل کعبہ تھی اگرچہ اب جدا ہی یہان نماز نفل پڑھتے ہین بعضے احرام باندھکر حج کے لیے عرفات کو جاتے ہین **میزاب رحمت** نام ناودان ہی بارش مین پانی سقف کعبہ کا اوس سے گرکر حطیم مین پڑتا ہی آب زر طلائی ہی **ہر سال** دہم محرم کو تمام مرد یازدہم رمضان کو تمام عورتین صبح سے پہر دن چڑھے تک اندر حجرہ کعبہ کے جمع ہوا کرتی ہین دوازدہم ربیع الاول و رجمعہ اول رجب و ستائیسوین رجب و پندرھوین شعبان اور جمعہ اول رمضان اور ستائیسوین و پندرھوین ذیقعدہ ان تاریخون مین بھی صرف مرد جایا کرتے ہین عورتون کے لیے او تاریخین مقرر ہین ہر سال تین مرتبہ بیسوین ربیع الاول بیسوین ذیقعدہ بارھوین محرم کو شریف و پاشا بذات خود اور شیبی کلید بردار کعبہ دو تین خواجہ سرا کو ہمراہ لیکر کعبے کو دو مرتبہ پانی سے اور تیسری مرتبہ گلاب سے دھوتے ہین و صندل سودہ و عطر دیوار و زمین پر ملتے ہین یہ حکم شرعی نہین ہی صفائی کے لیے کرتے ہین ہر سال پچیسوین ذیقعدہ کو غلاف بیت اللہ کو زمین سے قد آدم اوٹھاکر سفید کپڑے سے باندھتے ہین اسکو عوام احرام کعبہ کہتے ہین کل خدام حرم دو سو ساٹھ نفر ہین و بائیس دروازے بارہ گنبد کلان ایک سو بہتر کلس طلائی صنبر کعبے کا تیس لاکھہ روپیہ سکہ روم ہی

فصل ہشتم بیان سفر ثانی اکبرآباد و سیر بعض بلاد و ذکر رحلت والدہ ماجدہ خلد نشین کے

کرنیل جیرو جان میڈ صاحب بہادر اجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے صاحبہ موصوفہ کو خط لطیہ

چہاردہم اگست ۱۸۶۶ع ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی اندور سے باین مضمون لکھا کہ
نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر گریٹ ماسٹر اوف دی موسٹ اکسلنٹ آرڈر اوف دی
اشٹار آف انڈیا کے حضور سے دوستدار کے پاس حکم پہنچا ہی کہ جناب ممدوح دسوین نومبر کو
مقام آگرہ مین دربار فرماوینگے اور موسٹ اکسلنٹ آرڈر مذکور کے نئے نائٹون کو خلعت دینگے
آپ کو تکلیف دیجاتی ہی کہ آپ بھی دربار مذکور مین تشریف لاوین ایسے دربار مین ملاقات ہونے
سے مسرت حاصل ہوتی ہی اور آپ کا تشریف لیجانا بطور گریٹ کمیندر آرڈر کے گریٹ ماسٹر
کے دربار مین خصوصیت کے ساتھ بہت زیبا و مناسب ہی اسکے جواب مین لکھا گیا کہ مخلصہ بہت خوشی
سے حاضر دربار ہوگی پھر حسب تاکید عمدہ بیت جان ولیم ولیبی اسبرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ سیہور
عازم آگرہ ہوئین نوزدہم [19] جمادی الاولی ۱۲۸۳ھ ایک ہزار دو سو تراسی ہجری کو پیش خیمہ بھیجا
اکیسوین [21] کو خود مع ارکان و اخوان ریاست روانہ ہوئین بست و یکم [21] جمادی الآخرہ کو آگرے پہنچین
دوم جب مطابق دہم نومبر روز شنبہ وقت شام لارڈ صاحب بہادر بسبیل ریل کلکتے سے
آگرے مین آئے بارھوین [12] نومبر کو رؤسا سے جدا جدا لارڈ صاحب بہادر نے ملاقات خاص
فرمائی نوزدہم نومبر جملہ رؤسا کو دربار عام مین بلایا جب سب رئیس جمع ہوئے لارڈ صاحب بہادر
مجلس مین تشریف لائے بمخاطبہ جملہ امرا یہ گفتگو کی کہ ای مہاراجگان و راجگان و سرداران ہمکو
نہایت خوشی اس امر کی ہی کہ آپ سب آج ہمارے روبرو موجود ہوئے ہم تمکو اس جگہہ آنے کی
مبارکباد کہتے ہین زمانہ سابق مین یہ شہر دار الخلافت تھا تم سب کو اسطور پر باہم ملاقات کرنا ایک
امر عمدہ ہی ہمکو ملکہ معظمہ نے منصب وسیرائی کا عنایت کیا ہی ہمکو رؤساے ذی رتبہ سے ملاقات
کرنا مناسب ہی آپ سب کے لیے واجب ہی کہ ہمارے ساتھ گفتگو کرین اور اپنی اپنی ریاستون کے
انتظام مین ہمارے مطالب و مقاصد کو بگوش دل سنین حکومت کا کرنا فن دانائی و خوش اسلوبی سے
ایک امر دشوار ہی اور توجہ خاطر و ہوشیاری سے حصول اوسکا ممکن جو لیاقتین کہ اس امر اہم کیواسطے
ضرور ہین ہندوستان مین تھوڑے سردارون کو حاصل ہین اسلیے کہ اوہنون نے شروع سن شعور سے

خود شناسی و سلیقۂ کار فرمائی حاصل کرنے مین عاقبت اندیشی کو ملحوظ نہین رکھا اور نہ یہ فکر کی کہ اپنی اولاد کو جو اونکی جانشین ہونے والی تھی تربیت و تعلیم شایستہ سے مہذب کرتے اسوجہ سے بیشتر ایسا ہوا کہ جب کوئی رئیس اس جہان سے گذرا کسی نے اوسکو نیکی و دانائی کے ساتھ یاد نہین کیا امراے ہند کی زندگی مین اکثر اونکے دوست و رفیق اون صفات کے ساتھ جو فی الواقع اونکی ذات مین نہین ہے اونکی تعریف کرتے ہین اور اصل حقیقت اونکے مرنے کے بعد بیان کرتے ہین بہادرون کے نام صفحۂ روزگار سے محو ہو جاتے ہین مگر حاکمان نیک کار عاقل کے نام براے دوام زندہ رہتے ہین ایام جنگ و غارتگری کے ہندوستان سے ایسے چلے گئے ہین کہ پھر نہ آوینگے لیکن شاید بعض سرداران موجودہ دربار کو وہ وقت یاد ہوگا اور سب نے اون ایام کا حال سنا ہوگا کہ جب بادشاہ کا محل و نہ غریب کا جھونپڑا نہ ہندوون کے مندر نہ مسلمانون کی مسجدین غارتگرون کے ہاتھ سے محفوظ تھین اون دنون مین ملک ہند مین ویرانی و پریشانی نظر آتی تھی حکومت انگریزی نے یہ سب ظلم مستاصل کر دیئے بیشتر ہر طرف آبادی نظر آتی ہے اور رعایا بہ نسبت سابق امن و امان مین ہے یہ صورت جو ہمنے بیان کی راست ہے تاہم اس ملک کے اقطاع جداگانہ کی حالت کو جو بغور ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہنوز ظلم و تعدی کی تکلیف لوگون پر گذرتی ہے اور بہت جرمون کی سزا مجرمون کو نہین ہوتی ہین جو امن رعایاے انگریزی کو حاصل ہے چاہیے کہ آپ بھی اپنی رعایا کی نسبت ملحوظ رکھین اور یہ امر والیان ملک سے ہو سکتا ہے سردارون کو اپنے حظ نفسانی و سیر کے لیے فرصت بہت ہے اگر سردار خبر گیری ملک مین تغافل کرے امید نہین کہ نائب اوسکا کماحقہ اوس خدمت کو بجا لاوے انتظام کیواسطے واجب ہے کہ قوانین معقول مقرر کیے جاوین اہلکاران پولیس کا رپرداز اور عہدہ داران مالی منتظم و واقف کار کا ہونا بدرجۂ مساوی بہت ضرور ہے تا رعایا کو امن ہو اور نو عمرون کی تعلیم کے لیے مدرسے اور بیمارون کے لیے شفاخانے مقرر ہونے چاہیے مطلوب خاطر ہمارا صرف یہ ہے کہ ہر والی ملک اپنے اپنے مقدور کے موافق اوسپر عمل کرین سرکار انگریزی اوس رئیس کی عزت

زیادہ کر گئی جو اپنی رعایا و ملک کے انتظام مین فضیلت حاصل کرینگے بعض سردار اس دربار مین موجود ہین
جنھون نے اس طریقۂ شایستہ مین شہرت حاصل کی ہے مثل سیندھیہ صاحب بہادر اور نواب
بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال نواب غوث محمد خان والی جاورہ کے فوت سے ہمکو تاسف ہے ہمنے
سنا ہے کہ وہ عاقل صاحب مروت تھے جسوقت ہم کسی سردار کا حال لائق تحسین سنتے ہین نہایت
خوشی ہوتی ہے اور اوسکے اظہار مین اسقدر توجہ کرتے ہین تا دوسرے سردارون کو وہ طریق اختیار
کرنے مین رغبت ہو زمانہ سالف مین بادشاہ اور سرداران ملک کو خیال اپنے ملک مین آمد و رفت
جاری کرنے کا مطلق نہ تھا ہمیشہ مقامات دشوار گزار مین رہا کرتے تھے اور کسی ملک مین سیر کو
جانا اونکے خیال مین بھی نہین گزرتا تھا زمانہ حال مین سرداران ہند کو تھوڑا تامل بھی ایک مقام
سے دوسرے مقام تک جانے مین جو کسیقدر فاصلے پر اونکے ملکون سے ہو نہین ہوتا اور بعض
سردارون نے اسقدر عقل حاصل کی ہے کہ اپنے علاقجات مین رستے بنائے جانے پر راضی ہوئے
اور بعض نے اس غرض کے لیے زر کثیر سالانہ سرکار انگریزی کو دینا قبول کیا ہے امید کہ دوسرے
سردار بھی پیروی اونکی کرینگے اور اپنی اپنی ریاست مین رستون و نہرون و کوؤن کی تعمیر مین
سعی کرتے رہینگے یہ صورت اونکی اور اونکی رعایا کی دولتمندی کی ہے اب ہم اپنی تقریر کو آگے
مین آپ سب صاحبون کے تشریف لانے کی مبارکباد پر ختم کرتے ہین ہمارا مقصود صرف یہ ہے
کہ آپ بطرز شایستہ حکومت کرتے رہین تا آپ کی نیکنامی ہو اور رعایا آسایش سے رہے فقط
پھر دربار برخاست ہوا بائیسوین ۲۲ نومبر ۱۸۶۶ء ایک ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ عیسوی کو روز پنجشنبہ
لارڈ صاحب بہادر اکبر آباد سے گوالیار کو روانہ ہوئے رؤسا اپنے اپنے ملک کو تشریف لیگئے
پانزدہم ۱۵ رجب مطابق بست و سوم ۲۳ نومبر خلد نشین بسواری ریل گاڑی سیر شاہجہان آباد کو گئین
تئیسوین ۲۳ کو دہلی سے آگرے مین واپس آکر چھبیسوین ۲۶ تاریخ سیر فتحپور سیکری کی فرمائی تیسوین ۳۰ تاریخ
فتحپور سے بھرت پور دوسری ۲ شعبان کو ڈیک گئین چھٹی کو گووردھن ساتوین کو متھرا جا کر دسوین ۱۰
شعبان کو پھر آگرے مین آئین سترھوین ۱۷ تاریخ آگرے سے کوچ کیا انیسوین ۱۹ کو دھولپور تئیسوین ۲۳ کو

گوالیار اور تیسوین کو دتیا دوم رمضان شہر جھانسی بستم رمضان قصبہ سیوہنس علاقہ بھوپال مین پہونچکر بخیر و عافیت سوم شوال مطابق نہم فروری ۱۸۶۲ ایک ہزار آٹھ سو باسٹھ عیسوی کو بھوپال مین داخل ہوئین اس سفر مین بہ اندازہ مصارف معمولی سے نذر لارڈ صاحب بہادر مین ستائیس ہزار ایک سو پینتیس روپیہ پون آنہ اور خرچ سفر مین چھہتر ہزار ستر روپیہ پاو آنہ جملہ ایک لاکھ دو ہزار دو سو پانچ روپیہ ایک آنہ صرف ہوئے آگرے سے فتح پور تک بارہ کروہ وہانسے ڈیگ پچیس کروہ وہانسے گوبردھن شش کروہ ہی ان تینون جگہہ کا حال مختصر یہ ہی کہ فتح پور سیکری کے مکانات سنگین بہت عمدہ اکبر بادشاہ کے تعمیر کیے ہوئے ہین قلعے کے اندر ایک مسجد سنگین ہی جسکے صحن مین مزار سلیم چشتی کا ہی اوسمین جالیان سنگ مرمر کی بہت نازک و عمدہ کٹی ہوئی ہین مقبرے کے اندر سیپ کا کام بطور پچی کاری کے ہی صحن مسجد مین ایک ٹانکا پانی کا بھی بنا ہوا ہی جانب جنوب مسجد ایک بڑا اونچا دروازہ ہی جسکے اوپر سے تاج گنج کا مقبرہ واقع آگرہ دکھائی دیتا ہی اوس دروازے کے باہر بھی ایک ٹانکا پانی سے بھرا ہوا ہی سوا اسکے اور بہت مکانات امرای اکبری مثل راجہ بیربل وغیرہ کے خراب پڑے ہین مکانات مین نہرین و حوض پانی کے بہت ہین مسجد اور مقبرے پر یہ اشعار کندہ ہین اشعار

در زمان شہ جہان اکبر	کہ ازو ملک را نظام آمد	شیخ الاسلام مسجدی آراست
کز صفا کعبہ احترام آمد	سال اتمام این بنای رفیع	ثانی المسجد الحرام آمد
دیگر مغیث ملت پیر طریق شیخ سلیم	کہ در کرامت و قربت جنید و طیفور است	منور است ز شمع خانوادہ چشت
فرید گنج شکر ز اخلاف تین پور است	دو بین مباش نہ خود فانی و بحق باقی	کہ سال رحلتش اندر زمانہ مشہور است

ڈیگ مین علاقہ راجہ بھرت پور کا ہی مکانات سنگین با چہہ ہای رنگین بہت اچھے بنے ہوئے ہین ایک مکان سنگ مرمر مین صدہا فوارے لگے ہین خزانہ سب فوارون کا ایک بڑے حوض مین لگا ہوا ہی اوس حوض کے چارون طرف چار کنوے ہین اون کنوون سے پانی نکالکر اوس حوض کو بھرتے ہین جب سارے فوارے چھٹتے ہین شعاع آفتاب سے پانی مین ایک نیم دائرہ مثل قوس قزح معلوم ہوتا ہی وہان کے مکانات قابل دید ہین مگر وضع ہندوانہ ہی

چھتین پست ہین تاریکی غالب ہی گوبردھن نام ایک پہاڑ کا ہی اوسکے گرد پھرنا جسکو پرکما کہتے ہین مذہب ہنود مین موجب ثواب عظیم ہی پہاڑ کے گرد سڑک بنی ہوئی ہی بعضے ہندو قدم قدم چلکر پرکما تمام کرتے ہین بعض لوٹتے ہوے بعض ڈنڈوت کرتے ہوے اوس دورے کو طی کرتے ہین اس پہاڑ پر ایک چھوٹا سا تالاب پختہ بنا ہوا ہی اوسکے کنارے پر ایک پتھر قد آدم زمین سے بلند جما ہوا ہی اوس پتھر کو اوس پہاڑ کی چوٹی تصور کرکے اوسکو پوجتے ہین گرد اس تالاب کے بھرت پور کے راجونکی چھتریان بہت عمدہ بنی ہوئی ہین اس سفر کے بعد طبیعت جناب ممدوحہ کسلمند ہوئی عارضہ درد گردہ لاحق ہوا اطبای یونانی و ڈاکتران انگریزی نے علاج کیا فائدہ نہوا بیماری بڑھی ضعف کی شدت ہوئی حرارت غریزی جاتی رہی تاآنکہ ۱۳ سیزدہم رجب ۱۲۸۵ ایکہزار دوسو پچاسی ہجری بعد نماز مغرب بعمر پنجاہ و یکسال و ہشت ماہ و پندرہ یوم انتقال فرمایا صبح کو آٹھ بجے باغ فرحت افزا مین جو خاص اونکی تعمیر ہی مدفون ہوئین مطابق اونکی وصیت کے جملہ مراسم موت موافق شرع شریف ادا ہوے قبر پر گنبد نہ بنایا گیا حظیرہ سنگ مرمر طیار ہوا ملکہ معظمہ نے اونکی تعزیت لکھی میری تہنیت کی ولایت سے فرمان آیا عزت کا نشان آیا جناب ممدوحہ نے کمال خوش نیتی سے معاش جاگیرداران ریاست کی بحال رکھی خیرخواہون کو منصب و خطاب بخشے پاس لحاظ اقارب کا بہت کھا مال اندیشی سے لفظ نسلاً بعد نسل جو اسناد مین لکھا جاتا تھا بجاے اوسکے قید حین حیات مقرر کی تھی اور نوادر اتفاق سے یہ ہی کہ جس سال جناب مرحومہ نے انتقال کیا اوس سال بہت نامی گرامی ہر فن کے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے جیسے اسد اللہ خان غالب دہلوی کہ عرفی و نظیری وقت تھے بہ دوم ذیقعدہ سال مذکور کو مر گئے اور افضل الدولہ تہنیت علیخان والی حیدرآباد دکن چہاردہم ماہ و سال مذکور کو عین شباب مین اس عالم فانی سے راہی عالم باقی ہوئے

دوسرا دفتر تمام ہوا

خاتمۃ الطبع

ہزاران ہزار شکر اوس خداوند جان بخش سخن آفرین کو جسنے اپنی عنایت و اعانت سے دفتر دوم فیض توام تاریخ فرخندہ فال **تاج الاقبال بھوپال** تالیف منیف شاعرۂ شعری رتبت ناثرۂ نثرہ رفعت ملقبہ بلقیس سلیمان اقتدار نوشابۂ سکندر اشتہار ابر جہان دریا نوال خدا ترس دادرس حامیۂ ملت علیہ اسلام مروجۂ سنت سنیہ خیر الانام جناب عالیہ متعالیہ نواب **شاہجہان بیگم صاحبہ** زید اللہ ملکہا و بقاؤہا اورنگ نشین دار الامارۃ بھوپال مرجع اہل کمال حرسہا اللہ عن الزوال و عین الکمال حسب الحکم حاکمہ ممدوحۃ الصدر باوان سعید ماہ حمیدا واخر جمادی الآخرہ ۱۲۸۹ھ ہجری الطاہرہ شہر کانپور مطبع نظامی میں بانتظام تام و اہتمام تمام **محمد عبد الرحمن** خلف حاجی محمد روشن خان مبرور بتحریک برادر معظم محمد مصطفی خان مغفور مطبوع ہو کے مطبوع سخنوران زمان و مورخان جہان ہوا ☩

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد پر فصاحت منشی عنایت حسین صاحب بلگرامی متخلص بعنایت

زہی رئیسۂ بھوپال ثانی بلقیس
بفہم نور جہان اسم پاک شاہجہان

تمام حال رئیسان کشور بھوپال
بصد فصاحت و فہم رسا نمود بیان

نہاد تاج الاقبال نام این تاریخ
نمود طبع ز حکمش چو عبد رحمان خان

بوقت فکر **عنایت** نوشت مصرع سال
کلام شاہجہان است بادشاہ جہان
۱۲ھ ۸۹

وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر و دستخط مہتمم کیے گئے

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۱
محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد
محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

صحیح نامہ دفتر دوم تاریخ بھوپال اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۵	نابلوغ	تابلوغ	۷	۱۱	مین	مین
۱۲	۱۴	لاریٹ	لارڈ	۱۳	۱۱	اصدر	صدر
۱۴	۱	جبن کسی	جس کسی	۱۷	۴	مکمولن صاحب	میکمولن صاحب
۲۱	۲۱	اندرسکریٹری	انڈرسکریٹری	۲۲	۲	سکتر	سکریٹر
۲۲	۵	سکتر انڈر	سکریٹر انڈر	۲۲	۵	دوسری سکتر	دوسری سکریٹر
۲۲	۵	بڑی سکتر	بڑی سکریٹر	۲۲	۸	اشتار	اسٹار
۲۲	۸	سکتر	سکریٹر	۳۵	۱۴	اسیر	اسٹیر
۴۸	۲۱	خوریطہ	خریطہ	تمت			

إن في ذلك لآيات لأولي النهى

بتوفیق مالک الملک برحق و تایید بادشاه مطلق این ترصیف شریف و تالیف لطیف

تاج الاقبال تاریخ بهوپال

... نوشابه جلال روشنک نوال بلقیس خصال ...

باهتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم و تربیت یافته خدمت ادر معظم محمد مصطفی خان مغفور

در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۸۹ھ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی واضح ہو خاص و عام پر لائح ہو کہ یہ دفتر سوم تاج الاقبال
تاریخ ریاست بھوپال کا ہی اس دفتر مین غرہ شعبان ۱۲۸۵ھ ہجری سے سلخ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری تک
مع بعض وقائع آغاز سال بارہ سو نواسی ہجری احوال ہمارے عہد حکومت کا لکھا گیا ہی
یہ دفتر بھی مثل دفتر اول و ثانی آٹھ فصل پر مرتب ہی ایجاز کلام و اختصار مرام سے مہذبہ

فصل اول اس نیازمند بارگاہ الٰہی کی صدر نشینی کے حال مین روز پیدایش سے وقت
صدارت تک بسبیل اجمال و کیفیت انتظام مہام ریاست تا اختتام دورہ نظامت ملک جنوبی ریاست بھوپال

فصل دوم ورود فرمان جناب ملکہ معظمہ انگلستان و ہندوستان و عنایت نامہ وزیر اعظم
کے ذکر مین مع کیفیت سفر کلکتہ اور حال دورہ نظامت ضلع مغرب بھوپال و ذکر بعض انتظامات جدید

فصل سوم دورہ نظامت ضلع مشرق ملک محروسہ ریاست بھوپال و بعض انتظامہای عمدہ کے احوال مین

فصل چہارم مشتمل ہی پانچ تذکرے پر تذکرہ اول نواب سلطان جہان بیگم ولیعہد ریاست
کے احوال جشن نشرہ مین تذکرہ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت مین تذکرہ سوم دورہ ثانی

نظامت ضلع جنوب ملک محروسہ کی سرگذشت اور بعض نظم و نسق تازہ اوائل ۱۲۸۹ ہجری کے بیان مین تذکرہ چہارم ورود نامہ نامی شہزادہ جمجاہ ڈیوک آف ایڈن برا خلف دوم ملکۂ معظمہ کے بیان مین تذکرہ پنجم بیان مین حصول خطاب و تمغا و نشان کے جناب ملکۂ معظمۂ ہند و انگلستان سے

فصل پنجم تحقیق قوم میرازی خیل و مداخل و مصارف ملک بھوپال و تفصیل محکمات ریاست و ذکر جاگیرداران ریاست و خانہ شماری و مردم شماری ملک بھوپال وغیرہ مین

فصل ششم ذکر مساحت ریاست بھوپال و بیان پرگنات و ذکر قصبات و قلاع نامی و پیداوار اقسام غلہ و میوجات وغیرہ مین

فصل ہفتم بیان مین وجہ تسمیہ بھوپال و ذکر آبادی قدیم و جدید و احوال باغات و عمارات کے

فصل ہشتم کارپردازان و ملازمان ریاست کے ذکر مین اور خاتمہ کتاب

فصل اول بیان مین اس نیازمند بارگاہ الٰہی کے روز پیدائش سے وقت صدارت تک بسبیل اجمال او کیفیت انتظام مہام ریاست تا اختتام دورۂ نظامت ملک جنوبی ریاست بھوپال

ششم ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۵۴ہجری و ۱۲۴۷ فصلی مطابق بستم جولائی سنہ ۱۸۳۸ع قلعہ اسلام نگر مین مین پیدا ہوئی اور پانزدہم ماہ محرم سنہ ۱۲۶۰ہجری و ۱۲۵۳ فصلی مطابق چہارم جنوری سنہ ۱۸۴۴ع یوم دوشنبہ مسند ریاست بھوپال پر متمکن ہوئی نہم ماہ جمادی الاولی سال مسطور مطابق بست پنجم اپریل سنہ مذکور روز یکشنبہ میری والدہ نے تقریب کنچھدن اتمہ بہت تکلف کے ساتھہ جشن کیا اور بتاریخ پانزدہم ماہ رجب سنہ ۱۲۶۶ہجری و ۱۲۵۹ فصلی مطابق بست و چہارم مئی سنہ ۱۸۵۰ع روز جمعہ تقریب ختم کلام مجید شادی نشرہ کو بصرف زر خطیر نہایت تکلف و تجمل کے ساتھہ انجام دیا کتب فارسی درسی مین نے پڑھین استعداد نوشت و خواند اور حساب معاملہ فہمی حاصل کی یازدہم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۱ہجری و ۱۲۶۲ فصلی مطابق بست و ششم جولائی سنہ ۱۸۵۵ع میرا عقد ہوا جیسا کہ فصل دوم دفتر دوم مین مسطور ہی اور بست و ہفتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۵ہجری برابر سنہ ۱۲۶۵ فصلی مطابق نہم جولائی سنہ ۱۸۵۹ع روز جمعہ نواب

سلطان جہان بیگم میرے شکم سے پیدا ہوئین اور نہم ماہ شوال سنہ ۱۲۷۴ ہجری مطابق یکم مئی سنہ ۱۸۵۸ع کو مین اپنی خوشی سے ولیعہد اور میری والدہ رئیسہ بھوپال ہوئین جیساکہ فصل سوم دفتر دوم مین مسطور ہے اور دوازدہم جمادی الاولی سنہ ۱۲۷۷ ہجری کو سلیمان جہان بیگم صاحبہ دوسری لڑکی مجھسے پیدا ہوئی تیرھوین محرم سنہ ۱۲۷۸ ہجری کو اونکا انتقال ہوا مزار اونکا نور باغ مین ہے اور مدرسہ و مسجد سلیمانی اونکے نام سے اس ریاست مین یادگار ہے بست و یکم صفر سنہ ۱۲۸۴ ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر میرے شوہر کا انتقال ہوا نواب صاحب موصوف مکۂ معظمہ کو گئے تھے وہان بیمار ہوے اور عین بیماری مین بھوپال کو آئے یہان ہر چند علاج یونانی و ڈاکتری عمل مین آیا مگر کچھہ فائدہ نہوا بعد انتقال اپنے باغ مین دفن ہوے سیزدہم رجب سنہ ۱۲۸۵ ہجری کو میری والدۂ ماجدہ کا انتقال ہوا جیساکہ فصل ہشتم دفتر دوم مین مرقوم ہے بعد رحلت خلد نشین کے تین روز تک حسب آئین جملہ کاروبار ریاست موقوف رہا اور مدارج تعزیت ادا ہوے صاحبان عالیشان بہادر کو بھی نہایت ملال ہوا چھاونی اجنٹی سیہور و رزیڈنٹی اندور مین قاعدہ ماتم داری کا حسب ضابطۂ اہل یورپ مثل ہڑتال و تعطیل کچہریات وغیرہ عمل مین آیا جو کہ یہ دن ہر ذی روح کو ایک بار پیش آنا ہے اور بجز تسلیم و رضا کوئی چارہ نہین صبر و تحمل اختیار کرکے مینے ہفدہم رجب سنہ مذکور سے کاروبار ریاست کا حسب دستور کرنا شروع کیا غرۂ شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق شانزدہم نومبر سنہ ۱۸۶۸ع روز دوشنبہ کرنیل جان ولیم ویلی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال وغیرہ و میڈ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنترل انڈیا رونق افروز بھوپال ہوے اور سات بجے صبح کے مجکو خلعت صدارت اور میری دختر نواب سلطان جہان بیگم کو خلعت ولیعہدی جناب لارڈ صاحب بہادر کی طرف سے عنایت فرماکر مجھے مسند نشین فرمایا سلامی کی توپین سر ہوئین ارکان و اعیان ریاست نے نذرین گذرانین اور مینے اور ولیعہد موصوفہ نے سر دربار اسپیچ پڑھا صاحبان بہادر ممدوح نے بہت سے کلمات عنایات

و شفقت سے مطمئن فرمایا اور ریاست بھوپال میں اشتہار میری مسندنشینی کا جاری کیا اور مجھے رخصت ہوکر سیہور روانہ ہو کر تشریف لیگئے آپیچ جو سردربار مینے پڑھا تھا وہ یہ ہر اول مین شکر کرتی ہون اپنے خدا کا جسنے مجکو نواب سکندر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال سے پیدا کیا جو دانایان فرنگ کے امتحان مین وفادار و ثابت قدم اور مآل اندیش و منتظم ثابت ہوئین اور شکر کرتی ہون مین اپنی بادشاہ وقت ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ بادشاہ ہندوستان و انگلستان اور اونکے ارکان دولت کا کہ جنکے انصاف نے میری والدہ نواب سکندر بیگم پر بڑے بڑے احسان کیے پہلے اونکو مطابق عہد کے اونکے باپ نظیر الدولہ نواب نظر محمد خان بہادر کی جگہہ بٹھا کر بھوپال کی ریاست اونکو سونپی دوسرے جب اونسے خیرخواہی و اطاعت کامل پائی بیرسیہ کا پرگنہ اور اشتہار اور اوسکا منصب درجۂ اول کا اونھین دیکر اونکی عزت کو ترقی دی تیسرے جب انتظام ریاست و آبادی ملک اونکی ذات سے معلوم ہوئی جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر نے دربار آگرہ مین جہان بڑے بڑے رئیس جمع تھے اونکے بندوبست ملک کی مثال فرمائی اور سب رئیسون مین اونکی عزت کو زیادہ ترقی بخشی اور بعد اونکی وفات کے مجکو میری والدہ کی جگہہ بٹھایا اور مین شکر کرتی ہون جناب میڈ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا کا کہ وہ میری درخواست قبول فرماکر بھوپال مین تشریف لائے اور جیساکہ سکسپیر صاحب بہادر نے نواب سکندر بیگم کو رئیسۂ بھوپال اور مجکو ولیعہد کیا تھا ویسا ہی اونھون نے مجکو رئیسۂ بھوپال اور میری بیٹی نواب سلطان جہان بیگم کو میرا ولیعہد فرمایا اور مین شکر کرتی ہون کرنیل ایسرن صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال کا کہ اونھون نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کی بیماری مین بعلاج و خبرداری اپنی ذات سے بہت تکلیف اوٹھائی اور بعد اونکی وفات کے فوراً صدر رفیع القدر مین حسب سرشتہ رپٹ پونہچائی اور جیسے نواب سکندر بیگم کے

مددگار رہتے تھے ویسے ہی میرے مددگار ہین اور جتنے قاعدے قدیم میری والدہ کے
زمانۂ صدرنشینی مین جاری ہوے تھے وہ سب میری صدرنشینی مین جاری فرمائے تمام
عمر مین اپنی بادشاہ وقت سے اور ان ارکان دولت سے احسانون کی ممنون ہو چکی اب
آرزو کرتی ہون مین خداوند کریم سے کہ میری تمام عمر مثل میری مان کے خیرخواہی
سرکار انگریزی اور انتظام ریاست بھوپال اور رفاہ مخلوق مین گذرے اور جو
اسپیچ نورچشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم طال عمرہا نے پڑھا تھا اوسکی نقل یہ ہے
شکر ہے خدا کو کہ جسنے اپنی عنایت بیغایت سے مجکو اس رتبے پر پہونچایا اب شکر کرتی ہون مین
جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر اور صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل
انڈیا اور پولٹکل ایجنٹ بہادر بھوپال کا جنھون نے بحکم صدر رفیع القدر مجکو ولیعہد و میری مانکو
والیہ ریاست بھوپال کیا اب مین امید کرتی ہون خداوند کریم سے کہ تمام عمر میری خیرخواہی سرکار انگریزی مین گذرے

اور نقل اشتہار جو پیشگاہ کرنیل ارجی میڈ صاحب بہادر سی ایس ای ایجنٹ نواب
گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا بنام جمیع رعایا و امرای علاقہ ریاست بھوپال جاری ہوا یہ ہے
واضح ہو کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ بعد انتقال نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر اپنے
والد ماجد کے بمنظوری گورنمنٹ انڈیا بتاریخ چہارم دسمبر ۱۸۴۴ء صدرنشین ریاست بھوپال
ہوئی نواب سکندر بیگم صاحبہ والدہ اونکی تا ایام بلوغ اونکے مختار ریاست ہوئی تھین اور
جبکہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بستم جولائی ۱۸۵۹ء کو سن بلوغ حاصل کیا میجر جنس صاحب
بہادر پولٹکل ایجنٹ سابق بھوپال نے نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ سے دریافت فرمایا کہ آپ
اختیار ریاست کا اپنے قبضۂ اقتدار مین لینا چاہتی ہین یا نہین اونھون نے جواب دیا
کہ تاحین حیات نواب سکندر بیگم صاحبہ کے اختیار ریاست کا حسب اجازت و رضا میری
اونکے متعلق رہنا چاہیے اور بعد اسکے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے بذریعہ خط سیزدہم
دسمبر ۱۸۵۹ء حسب سررشتہ سر رچمنڈ شکسپیر صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر

سنٹرل انڈیا کو لکھا کہ سرکار انگریزی سے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو تاحیات اونکی دوام
یعنی منصب مختاری اور اختیار رئیس کا عطا فرمانا مناسب ہے چنانچہ اس تحریر کی اطلاع
گورمنٹ مین کی گئی اور جناب مستطاب نائب السلطنت نواب گورنر جنرل بہادر نے صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا کو ہدایت فرمائی کہ جمیع رعایا و امرای ریاست
بھوپال کو اطلاع دیجاوے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ تاحیات اپنی رئیسہ ہین اور نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی ولیعہد اور اولاد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ اونکی جانشین ہوگی
اور سرکار انگریزی اس بندوبست کو قائم رکھے گی چنانچہ اس مضمون ہدایتی کا اشتہار
محکمہ محتشمہ ایجنٹی سنٹرل انڈیا سے بتاریخ ہفدہم دسمبر ۱۸۵۹ء جاری ہوا تھا اور نواب
سکندر بیگم صاحبہ حسب تحریر نواب شاہجہان بیگم صاحبہ او رمنظوری گورمنٹ تاریخ یکم
ماہ مئی ۱۸۶۰ء صدرنشین ریاست بھوپال ہوئین اور تاحین حیات بہ نیکنامی و خوش نظمی
رئیسہ بھوپال رہین اب کہ انتقال اونکا بتاریخ سی ام اکتوبر سنہ حال اس دار فانی سے
بعالم جاودانی ہوا رپوٹ اسکی گورمنٹ مین کی گئی اور گورمنٹ سے مجدداً منظوری
صدرنشینی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مستحقہ ریاست بھوپال او رمنظوری ولیعہدی نواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ اور اونکی اولاد کی صادر ہوئی چنانچہ آج کے روز نواب
شاہجہان بیگم صاحبہ بجلسہ عام امراو سرداران و برادران وارکان ریاست بھوپال
اور صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا اور صاحب پولٹکل اجنٹ
بہادر بھوپال و دیگر صاحبان عالیشان بہادر وسادہ ریاست پر متمکن ہوگئین اور
نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست مقرر ہوئین اور بذریعہ اس اشتہار کے
جملہ رعایا و امرا و برادران و جاگیرداران اور ارکان ریاست بھوپال کو اطلاع دیجاتی ہے
اور ہدایت کی جاتی ہے کہ سب لوگ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کو اپنا مالک و رئیس مستقل
تصور کر کے بدل و جان اطاعت و فرمانبرداری اور خیرخواہی و جانفشانی کرتے رہین

بعد فراغ رسم صدارت روزمرہ کے مالی ملکی تمام کاروبار کے انصرام و انتظام کو اپنے ذمے لیا ماہ صیام مین شرائط صوم و عبادت ادا کیے ماہ شوال مین تقریب صدارنشینی خود صاحبان عالیشان بہادر اور امرا و اکابر و اعیان ریاست وغیرہ کی ضیافت و دعوت کی تفصیل اوسکی طول و تکلف ہر بعد ازان مینے بذات خود جائزہ خزانے کا لیا پس از ان حاضری زیور و ملبوسات توشک خانہ خلدنشین کی لی اور زیور مرصع کے موجب ... ہزار جو خلدنشین نے پسند کر کے اپنے جامدار خانے مین رکھوایا تھا اور قیمیت کا تصفیہ بسبب ناسازی طبیعت نہین کیا تھا اوسکو خریدنا بے ضرورت مناسب جانکر واپس کر دیا اور یک لک و بست و پنج ہزار و ششصد و ہشتاد و ہشت روپیہ نو آنہ پاؤ بالا قرض جاگیر آستانہ خاص خانہ نشین اور پنج لک و پنجاہ و دو ہزار و ہفتصد و ہشتاد و دو روپیہ یازدہ آنہ پاؤ بالا و یازدہ اشرفی قرض ریاست جملہ شش لک و ہفتاد و ہشت ہزار چہار صد ہفتاد و یک روپیہ چہار نیم آنہ پندرہ اشرفی جو دینا تھا اوسکی ادائی کی سبیل قسط بندی سے ہوئی سال حال ۱۲۸۹ ہجریہ مین بعنایت الٰہی قرض مذکور دام دام ادا ہوگیا اور عرائض و خطوط و روبکارات مقدمات مال و دیوانی و فوجداری و وکالت و ہر سہ نظامت و پرگنجات و محکمہ سائرات ریاست بھوپال کہ جملہ چار ہزار و ہشتاد و شش قطعہ ابتداے ۱۲۷۵ ہجری سے تا روز انتقال خلدنشین عرصہ چہارہ سال سے بسبب کم فرصتی اور سیر و سفر ہندوستان و سفر بیت اللہ و عوارض جسمانی خلدنشین کے دفتر انشا مین حکم طلب باقی رہے تھے اور اہل مقدمات عرصے سے امیدوار اونکے حکم کے تھے ایک ایک کاغذ کو سنکر حکم قطعی لکھوا کر بتائید الٰہی جاری کیا اور کاغذات مقدمات مشورہ طلب عہد خلدنشین کو بھی طے کیا اور جو رعایا شاکی اس امر کی تھی کہ ہمارا مقدمہ فلانے محکمے مین اسقدر مدت سے دائر ہی فیصل نہین ہوتا ہوا سطے بنام مدار المہام صاحب بہادر و معتمد المہام صاحب بہادر نائب اول و دوم ریاست و ناظمان ہر سہ ضلع و مہتمم سائر کل و مہتمان عدالت دیوانی و فوجداری

و مرافعہ سے فہرست مقدمات غیر منفصلہ کی طلب کی معلوم ہوا کہ سیزدہ ہزار ششصد و سی
و یک مقدمہ زیر تجویز غیر منفصل ہین اسلیے تحقیق و ترتیب و بکار مقدمات سنین ماضیہ جس
محکمے کی تھی اوسی محکمے کے مہتمم سے متعلق رکھی گئی او رمیعاد مناسب مقرر کرکے تاکید
کی گئی کہ میعاد معینہ کے اندر مقدمات غیر منفصلہ کو جیسا چاہیے مکمل کرکے جس مقدمے کا فیصلہ
تمھاری حد اختیار کے اندر ہووے اوسکو تم فیصل کرو اور جو مقدمہ زائد حد اختیار سے ہو
اونکی روبکاری سے حضور مین بھیجو بعد ازان بعض محکمات مین بلاحظۂ کثرت مقدمات غیر منفصلہ
سنین ماضیہ بعض اشخاص اوسکے سرانجام کے لیے مقرر کیے گئے اور جو رعایا و غربا ساکنان
بھوپال کو ایک مدت سے شکایت گرانی غلے کی تھی اور سبب گرانی کا یہ معلوم ہوا کہ زمانۂ
سابق سے اوائل عہد خانہ نشین تک زمیندار غلہ بھوپال مین لاکر بکثرت فروخت کرتے تھے
جب یہ مقرر ہوا کہ جو غلہ چھاونیات انگریزی وغیرہ مین جاوے اوسکا محصول نصف لیا جاوے
اور جو بھوپال مین آوے اوسکا محصول سالم لیا جاوے اسوجہ سے زمیندار اپنا غلہ بھوپال
مین لاکر بہت کم فروخت کرتے ہین اور جسقدر آتا ہی اوسپر محصول سالم لیا جاتا ہی اور وہ گران
بکتا ہی یہ امر رعایا پروری و انصاف سے بعید معلوم ہوا کہ رعایای علاقۂ غیر کے لیے رعایت
محصول کی ہووے اور رعایای بھوپال بسبب محصول سالم کے نقصان و تکلیف مین رہے
اسواسطے تاریخ دہم فروری سنہ ۱۸۶۹ء مطابق بست ہفتم شوال سنہ ۱۲۸۵ ہجری بنام مہتمم سائرکل
کے حکم جاری کیا گیا کہ جو ساکنان شہر بھوپال نسبت رعایای علاقۂ غیر کے زیادہ وجہ الرعایت
ہین اسلیے بنظر رفاہ رعایا غرۂ محرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہاردہم اپریل سنہ ۱۸۶۹ء سے لینا
محصول غلہ گندم و نخود وغیرہ کا جو پرگنات سے آکر بھوپال مین فروخت ہو معاف کیا گیا
اور سوار و پیادہ فوج جنگی سرخ وردی اور رسالجات سیاہ وردی متعینۂ محکمۂ مدار المہام صاحب
بہادر و محکمۂ وکالت جو مدت سے شکایت اس امر کی کرتے تھے کہ ہمکو محنت قواعد و حاضر باشی
و مصارف وردی و خوراک اسپ وغیرہ نسبت فوج تعیناتی بیرونجات کے زیادہ ہوتی ہی

اور تنخواہ ہماری مطابق فوج تعیناتی بیرونجات سے کہ ہی اسلیے غرہ محرم ۱۲۸۶ ہجری سے
ہجدہ ہزار ہفتصد ہشتاد روپیہ سالانہ کا اضافہ علی قدر مراتب فوج مذکور کی تنخواہ مین کیا گیا
اور چونکہ مدت ہجدہ سال سے دورہ خلد نشین کا چند سبب ملک محروسہ مین نہین ہوا تھا اور اہالی سالہاے
زمینداران و رعایا وغیرہ پرگنات کی ظلم عمال سے نالان تھی اور شکایتین اونکی رشوت ستانی
وحق تلفی کرنے کی متواتر سامعہ خراش ہوتی تھین اور دادرسی رعایای مظلوم اور تنبیہ سرکوبی
عہدہ داران انصاف دشمن کی لازم تھی اسلیے ہرچند موسم سرما آخر تھا اور وقت دورے کا
گذر گیا تھا لیکن سلخ شوال ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہجدہم فروری ۱۸۶۹ء روز شنبہ تقریب دورۂ
محالات ضلع جنوب بھوپال سے کوچ کیا اس ضلع مین آٹھ محال ہین شروع دورے کا محال چھپا نیر سے ہوا

کیفیت دورۂ ضلع جنوب چہارم ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ہفدہم فروری سنہ حیدر
کو محال مذکور مین پہونچکر حاضری پٹیلون و پٹواریون اور جاگیرداروں و معافیداروں اور
مہاجنون و بلاہیون دہات کی لیکر مجمع عام مین اشتہارات سنائے گئے اول یہ کہ ہفدہ
سال سے دورہ سرکار کا اس محال پر نہین ہوا اگرچہ ہر سال دورہ ناظمون اور تیسرے سال
دورہ نائب مدار المہام صاحب بہادر کا ہوتا رہا ہے اب سرکار کو یہ منظور ہے کہ جو ظلم و زیادتی اس عرصے
مین تم لوگون پر جانب ملازمان اعلی وادنی ریاست سے گذری ہو بعد تحقیق تدارک
و سزا اوسکی بدخواہون و نمکحرامون اور رشوت ستانون کو اچھی طرح سے دیجاوے پس جس شخص کے
حال پر جسطرح کا ظلم تحصیلدارون و تھانہ دارون معزول و بحال اور عملہ تحصیل و تھانہ اور
ناظمون اور اونکے عملے اور نائبون مدار المہام صاحب بہادر اور اونکے عملے اور دارو غہ و لے
سائر اور مہتمم سائر کل و مہتمان سائر ضلع اور اونکے عملے نے کیا ہو اوسکو بیخوف ہو کر سرکار
مین ظاہر کرو تحقیقات ظلم و زیادتی ملازمان ریاست کی خاص ہماری روبکاری مین ہوگی اور
جو تم اب بھی بخوف اہلکارون وغیرہ کے اظہار حال اپنا نکروگے اور پھر سرکار مین ظاہر ہوگا تو
بعد ثبوت کے مجرم و چھپانے والے دونون کو سرکار سے سزا دیجاویگی اور اشتہار ثانی یہ ہے کہ عاملان

سابق وحال محالات نے سوائے جمع مال پٹہ سرکاری اور تھانہ داران سابق وحال نے
سوائے رقمیات معمولی دہریہ کے اور جو کچھ رقمیات معاف شدہ مثل دہرجنہ وغیرہ کے لئے
لیا ہو بیان کرے کہ تدارک اوسکا وحق رسی تمہاری کیجاوے اور اشتہار ثالث یہ ہے کہ جو کوئی منجملہ
ملازمون واہلکارون ریاست بھوپال کے رشوت لیویگا اور اطلاع اوسکی سرکار مین ہوگی تو بعد
تحقیق وثبوت کے رشوت لینے والے کو سزا مناسب حال دیجاویگی اور بصورت عدم ثبوت
رشوت مخبر ودہندہ رشوت سے مواخذہ نہوگا پھر حاضری ملازمان تحصیل وتھانہ وچوکیات
وسائر داران وناکہ داران محال مذکور کی لی گئی جو ملازم ناکارہ ضعیف یا خود کسی جرم مین
معلوم ہوے بعد موقوفی بجاے اونکے دوسرا شخص مقرر کیا گیا اور جن سپاہیون واہل عملہ
کے تساہل عمال سے چہرے نہین ہوے تھے اور اونسے کام سرکاری لیا جاتا تھا اونکے
چہرے مطابق تگدمے کے وقت حاضری کے لکھے گئے اور مطابق ملازمان اہل علم واہل قلم
خاص بھوپال کے ملازمان محال وتھانہ اور سائر محال چھپانیر سے بھی قسم لی گئی اور حاضری
دفتر محال وتھانہ وسائر چھپانیر کی لیکر جو نقصان اوسمین معلوم ہوے پروانجات اوسکی
ہدایت کے جاری کیے گئے بعدہ عرائض مستغیثان پرگنات پر جو شکایت رشوت ستانی
اہلکاران یا تغلب مال سرکاری یا زیادہ ستانی متاجرین رعایا سے تھی اونکی تحقیقات
اپنے روبرو سے کراکر اثناے دورہ مین حکم جزا وسزا کا دیا گیا اور جن مقدمات کی تحقیق
بدیر معلوم ہوئی اونکی تکمیل داخل ہونے بھوپال پر منحصر رکھی گئی اور جو عرائض مقدمہ دیوانی
وفوجداری وہاں کے تھے اونپر حسب سررشتہ بنام عاملون وتھانہ دارون وناظمون ومہتمم
سائر کل ونائب ریاست کے حکم لکھا گیا اور زیادہ ستانی کا روپیہ عامل ومتاجر سے واپس
زمیندارون کو دلایا گیا اور اوزان غلہ وغیرہ کی تحقیق وتفتیش عمل مین آئی اور اوزان کی
کمی وبیشی برابر کی گئی اور مکان کچہری تھانہ وتحصیل وسائر کہ تعمیر طلب تھے اونکی طیاری کا
حکم اور احاطہ فرودگاہ مین آسایش وآرام کے لیے حکم لگانے درختون سایہ دار کا دیا گیا پھر دورہ

پرگنہ بھرونده اور مرداّن پورا اور چیچلی محال باڑی اور پرگنہ بریلی اور محال اودیپورہ
کیا گیا اس محال مین جن نمبرداروں نے زر محصل زمین قاعدۂ مقرر سرکار سے زیادہ لیا تھا
وہ کاشتکاروں کو بعد اخذ جرمانہ واپس دلایا گیا پھر چینپورہ اور قلعہ چوکی گڈھ کا دورہ کرکے
قصبہ کلیا کھیڑی محل نظامت جنوب مین آنا ہوا ان سب محالات مین کارروائی معمولی شامل
محال چھپانیر عمل مین آئی بست ہفتم محرم کو مع الخیر داخل بھوپال ہوئی اس دورہ ہشت محال
ضلع جنوب مین چہار ہزار وسہ صد و شصت قطعہ مستغیثوں کے عرائض ملاحظے مین گذرے
اور احکام سررشتہ جاری ہوئے اور جملہ کیفیت دورہ حسب سررشتۂ قدیم محکمہ ایجنٹی بھوپال مین
مفصلاً بھیجی گئی بست ہفتم جمادی الاخرہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق چہارم اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء کو کرنل
اوڈوارڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل ایجنٹ بھوپال نے مجکو خریطہ بھیجا کہ مخلص
نے آپ کی خوش تدبیری وحسن لیاقت اور خوبی نظم ونسق ریاست کی رپوٹ بشرح اور
سرگرمی ومحنت شاقہ کے جو آپ نے کمال شدت گرما ومضرت باد سموم کے زمانے مین گوارا
کرکے اسلوبی ودرستی انتظام اور تدبیرات آسایش ورفاہ عام مین کی ہے مع ترجمہ کیفیت دورہ
جنوب وکارروائی انتظام مہام ریاست بوساطت صاحب والاجاہ ایجنٹ نواب گورنر جنرل
بہادر سنٹرل انڈیا خدمت مین ارباب صدر رفیع القدر کی ارسال کی تھی درینولا چٹھی صاحب
سکرٹری گورنمنٹ انڈیا مورخہ بست یکم ستمبر سنہ روان موسومہ صاحب محتشم الیہ اس مضمون سے
آئی کہ نواب مستطاب معلی القاب ویسرائے وگورنر جنرل بہادر ہندوستان نے تمام کیفیت اس
امر کی ملاحظہ فرمائی کہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال نے رشوت ستانی وغیرہ اعمال مذمومہ کے
استیصال مین سرگرمی ودانائی مبذول فرماکر اطمینان ومفاد عام کا تجدیداً قاعدہ جاری
کیا ہے اور اس حقیقت حال سے تحقیقاً جناب لارڈ صاحب بہادر ممدوح کو معلوم ہوا کہ نواب
بیگم صاحبہ نے بقاعدے اپنی والدہ صاحبہ کے واسطے کرنے حکمرانی اپنے علاقے کے بیدار مغزی
وروشن ضمیری سے قصد کیا ہے تاکہ ظلم وتعدی وجعلسازی شوربختوں نمک حرام کی نہونے پاوے

او ضوابط مقررہ سے بہتری و آسودگی رعایا کی ظہور مین آوے جناب ممدوح کی رائے یہ ہی
کہ اگر قدیم و آزمودہ کار روساطر لقیہ نواب بیگم صاحبہ بھوپال کا اختیار کرین تو اونکی بڑی
نیکنامی ظہور مین آوے اور جناب ممدوح کیفیت مذکور بکمال طیب خاطر نظر اطلاع عام و خاص
باندراج گورمنٹ گزٹ مشتہر فرماوینگے اور ایک نقل اوسکی واسطے ملاحظہ جناب مستطاب
وزیر اعظم ہند کے ولایت انگلستان کو روانہ کرینگے فقط مخلص بکمال مسرت و شادمانی
نقل و ترجمہ چٹھی مذکور کہ سند مستحکم خوشنودی ارباب صدر رفیع القدر اور بہترین دستاویز
آپ کی نیکنامی و خوش لیاقتی کی ہی آپ کے پاس بھیجتا ہی اور حوالہ قلم اخلاص رقم کرتا ہی
کہ راضی و خوشنود ہونا جناب مستطاب نائب السلطنت و نواب گورنر جنرل بہادر ہندوستان کا
اور مشہور ہونا آپ کی خوش نظمی و فراست کا آپ کی محنت و سرگرمی کا نتیجہ ہی جو آپ نے
انتظام جزئی و کلی ریاست مین بدل و جان مبذول کی ہی یقین ہی کہ آپ توصیف و ستایش
اپنی تدبیرات پسندیدہ و رضامندی گورمنٹ انگلسیہ سے محظوظ و شادمان ہوکر ہمیشہ بہتری
و انتظام ریاست و خیر اندیشی سرکار انگریزی مین مصروف و ساعی رہینگی اور اپنی نیکنامی
و دانشوری کو جو مشہور آفاق ہوئی ہی علی الدوام ترقی دیونگی بعد ازان ششم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶
ہجری برابر ہشتم فروری سنہ ۱۸۷۰ء کرنیل اوسلی صاحب بہادر قائم مقام پولٹیکل اجنٹ بھوپال
نے لکھ بھیجا کہ ڈیوک ارگل وزیر اعظم ہند نے لارڈ صاحب بہادر فرمانفرمای ہندوستان کو
لکھا ہی کہ انتظام ریاست بھوپال جو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے اپنے روز صدر نشینی سے
فرمایا ہی کیفیت اوسکی میرے پاس پہونچی مینے اوسکو بکمال طیب خاطر ملاحظہ کیا مجکو نہایت
خوشی اس حال کے پڑھنے سے ہوئی کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ نے صدر نشین ہوتے ہی
انتظام و حکمرانی ریاست مین اپنی آزادی و بیدار مغزی کا ثبوت ظاہر کیا جو باتین اونکی والدہ صاحبہ
برسوں کے استعمال مین ظہور مین لائین تھین اور جناب ملکہ معظمہ کے حضور سے بھی حسب درخواست
آپ کی ایما ہوا ہی کہ خوشنودی جانب جناب ممدوحہ سے بھی نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی

خدمت مین کہ اونھون نے سعی وافر درستی انتظام و تدبیرات آسایش و رفاہ عام بھوپال مین کی ہی ظاہر کیجیا

فصل دوم ذکر ورود فرمان جناب ملکہ معظمہ و کیفیت سفر کلکتہ و کیفیت دورہ نظامت مغرب ملک محروسہ بھوپال و بعض انتظامات جدیدہ کے بیان مین ذکر ورود فرمان

دوم ستمبر ۱۸۶۹ء چھاونی سیہور سے کرنیل اوڈوارڈ تامسن صاحب بہادر قائم مقام پلٹیکل اجنٹ
بھوپال نے اپنے خریطے کے ساتھہ خط انگریزی ڈیوک آف ارگل صاحب بہادر وزیر اعظم ہند
مقیم لندن میرے پاس بھیجا خط انگریزی کا ترجمہ یہ ہی میری معزز محبہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
رئیسہ بھوپال مجھکو حضرت جہان پناہ ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما ہوا ہی کہ مین آپ کو اطلاع
دون کہ حضرت ممدوحہ کو آپ کی والدہ ماجدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے تہ دلسے
نہایت افسوس ہوا ہی اور اس حادثے سے بڑا صدمہ گذرا ہی حضرت ملکہ معظمہ کی شفقت و عاطفت
اور ایسے موقع پر اونکی تفقد و رحمت آپ کے صفحہ ضمیر پر نقش کالحجر کیجاتی ہی اور حضرت ملکہ معظمہ
کو ہر طرح طمانیت کلی ہی کہ آپ حکمرانی ریاست جو آپ کے قبضہ اقتدار مین ہی دانشمندی و
نیک نیتی اور التفات خاص و عالی ہمتی سے جسکے سبب سے مشہور و والا قدر نواب سکندر بیگم
صاحبہ کو گورمنٹ انگریزی نے معزز و ممتاز فرمایا تھا اور جنکی جانشین آپ ہوئی ہین فرماوینگی
اور میری آرزو دلی یہ ہی کہ آپ کی عمر و اقبالمندی کی ترقی ہوتی رہے فقط تحریر بست و یکم جولائی
سنہ ۱۸۶۹ء آپ کا دوست صادق ارگل صاحب وزیر اعظم ہند نے نیز صاحب کی خدمت مین
نیاز نامہ اور عرضداشت جناب ملکہ ہر موسٹ گریشس مجسٹی کوین وکٹوریا آف گریٹ برٹن
اینڈ آیرلنڈ اینڈ امپرس آف ہندوستان کے نام تحریر کی اور بذریعہ خریطہ صاحب اجنٹ
بہادر کے پاس بھیجدی نقل اوسکی یہ ہی شکر ہی اوس پروردگار عالم کا جسنے ارشاد فیض بنیاد
اوس بادشاہ حق رسان و اطاعت دوست رعایا پرور کا بواسطہ عالیجناب وزیر اعظم ہند
اور جناب مستطاب گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان و اجنٹ گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

وصاحب بہادر قائم مقام پلٹکل اجنٹ بھوپال کے مجھ تک پونہچایا اور صدارت عاجزہ و
ولیعہدی نواب سلطان جہان بیگم کو اگرچہ ارکان سلطنت بحکم والاحضرت حقوق موصوف بر عرصہ ہوا
کہ قائم کرچکے تھے حال مین ارشاد خاص حضور اشرف اعلا سے منظور و مستحکم اور مجھکو سب ہمچشمون مین
مفخر و محترم فرمایا نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین نے کہ تا دم آخرین وفاداری وخیرخواہی حضور
عالیہ و گورمنٹ انگلسیہ مین راسخ دم و ثابت قدم رہکر عاجزہ و سلطان جہان بیگم کو زیر سایۂ
عاطفت و ظل حمایت آپ کے چھوڑا ہی خدا سے امید رکھتی ہون کہ مجھکو و میری اولاد کو بھی مثل
مادر بلکہ زیادہ تر وفا کیشی و فرمانبرداری حضور و گورمنٹ عالیہ انگلسیہ مین سرخرو و نیکنام اور جود و
عطا و افتخار بخشی سامی سے کامیاب و بہرہ مند رکھیگا عاجزہ روز صدر نشینی سے انتظام ملکی و
دادرہی بندگان خدا مین جہانتک کہ ممکن ہی مصروف ہی جو رپٹ مختصر کارہاے ریاست
و دورہ پیشتر خدمت مین لارڈ صاحب بہادر کی بھیجی ہی یقین ہی کہ اطلاع اوسکی بھی حضور مین
ہوئی ہوگی اور آیندہ بھی انتظامہای شایستہ و کارہای نیک و دادرسی و رفاہ حال عایا اور
اطاعت وخیرخواہی سرکار گورمنٹ عالیہ انگلسیہ مین عاجزہ بدل و جان جہد بلیغ رکھیگی فقط
معروضہ پانزدہم جمادی الاخرہ ۱۲۸۶ سنہ ہجری مطابق بست و دوم ستمبر ۱۸۶۹ سنہ عیسوی

مضمون نامہ بنام وزیر اعظم مثال واجب الامتثال مورخہ سی ام جولائی ۱۸۶۹ سنہ ع

شرف ایراد لایا واسطے اعلام ارشاد ہدایت بنیاد کے کہ مجکو جناب ملکۂ معظمہ دام سلطنتہا کا ایما
ہوا ہی کہ مین تمکو اطلاع دون کہ حضرت ممدوحہ کو تمہاری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ کے انتقال سے
تہ دل سے نہایت افسوس و بڑا صدمہ ہوا ہی اس نوازش و الطاف پادشاہی نے عزت و آبرو میری
بڑھادی اور باین تخصیص کہ مجکو ارشاد کرامت بنیاد سے خبر دی گئی ہمسرون مین مجھے مفخر و ممتاز
فرمایا اور محنت و جانفشانی وخیرخواہی اور خلوص جناب والدہ مرحومہ کا یہ نیک نتیجہ شہرۂ آفاق
ہوا کہ اونکی وفات سے بادشاہ ہندوستان و انگلستان کو ملال ہوا اور اس ہدایت مستقیم سے
کہ تم حکمرانی ریاست کی جو تمہارے قبضۂ قدرت مین ہی اوس دانشمندی و نیک نیتی اور التفات

خاص و عالی ہمتی سے کرنا کہ جسکے سبب سے گورمنٹ انگریزی نے نواب سکندر بیگم صاحبہ کو
معزز و ممتاز کیا تھا اور تمکو اونکا جانشین کیا ہی تمام ہمت میری بمزید اہتمام اوسکے انصرام پر
مصروف ہی اور خدا سے یہ دعا ہی کہ ہمیشہ مجکو و سلطان جہان بیگم اور جملہ میرے جانشینون کو
توفیق نیک نیتی و خیر خواہی سرکار انگلسیہ و فکر دادرسی مخلوق اور انتظام ملک بخشی جسکے ظہور سے
ہر ایک اپنے اپنے عہد مین مورد مراحم شاہی اور تحسین و آفرین گورمنٹ انگریزی رہے عطا فرماوے فقط
مرقومہ چہارم شعبان ۱۲۸۶ہجری مطابق نہم نومبر ۱۸۶۹ء اوسکے جواب مین چہاردہم مارچ ۱۸۷۰ء
کو صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ موصوف نے مجکو خریطہ لکھا کہ آپ کا نامہ و عرضداشت بذریعہ صاحب
اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا روانہ لندن ہوے اور چٹھی انگریزی وزیر اعظم
کی بنام لارڈ صاحب موزخہ بست ہفتم جنوری ۱۸۷۰ء مقام لندن سے بذریعہ چٹھی سکرٹیری گورمنٹ
انڈیا رقمزدہ چہارم مارچ سنہ صدر بواسطہ چٹھی صاحب اجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا
اسمی مخلص محررہ دہم مارچ سنہ مذکور اس مضمون سے آئی کہ عرضداشت رئیسہ بھوپال کو ملکہ معظمہ
نے کمال شفقت سے قبول کیا اور وزیر صاحب فرماتے ہین کہ جو ہمارے نام خط بھیجا اوس سے
ہم بہت خوش و رضی ہوے نقل چٹھی وزیر و سکرٹیری گورمنٹ انڈیا آپکے پاس بھیجی جاتی ہی
ترجمہ چٹھی وزیر اعظم ہند موسومہ نواب گورنر جنرل بہادر ہندیہ ہی صاحب من جناب ملکہ معظمہ
کے حضور سے ایما ہی کہ جو خط یہان سے بتعزیت و تہنیت بنام نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
رئیسہ بھوپال بتاریخ ہشتم اگست ۱۸۶۹ء جاری ہوا تھا اوسکے جواب مین عرضی نواب بیگم صاحبہ
موصوفہ نے بھیجی اوسکے جواب مین نواب بیگم صاحبہ کو اطلاع دیجاوے کہ جناب ملکہ معظمہ نے
آپ کی عرضی کو نہایت مہربانی سے قبول فرمایا ہی اور میرے نام جو بیگم صاحبہ نے خط ارسال
کیا ہی اوسکے وصول ہونے سے مجکو بہت خوشی ہوئی اور اوسمین جو مضمون صداقت کا
درج تھا اوسکے مطالعہ سے ہم راضی ہین فقط دستخط ارگل صاحب بہادر القاب و آداب
و عبارت خاتمہ جو واسطے صاحب پولٹیکل اجنٹ بہادر و صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب

بہادر سنٹرل انڈیا و لارڈ صاحب بہادر و ملکۂ معظمہ و شاہزادہ و وزیر اعظم کے اس ریاست سے
لکھے جاتے ہیں یہ ہیں اور قبل ہمارے عہد کے دستور تحریر مرسومہ ملکۂ معظمہ اس ریاست میں
نہ تھا بعد میری صدر نشینی کے توجہ صاحبان عالیشان بہادر سے یہ دستور قائم ہوا

القاب و آداب جناب ملکۂ معظمہ کوین وکٹوریا بحضور صولت ظہور شاہ گیتی پناہ
تاج بخش سلطنت آرا حضرت ملکۂ معظمہ شاہنشاہ گریٹ برٹن و ہندوستان دام دولتہا
بعد تقدیم اوس آداب و تسلیم کے جو قابل باریابان آستان فلک نشان ہو یہ عرض ہے

عبارت خاتمہ ایزد متعال و قادر ذوالجلال جب تک مہر و ماہ کو مصروف اسعاف
مرام فرمائے ظل رافت جہان پناہ کو سر مطیعان با اخلاص پر مخلد و مبسوط رکھاوے

القاب و آداب شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا بہادر عالیجناب عالی نژاد دوحۂ
روضۂ سلطنت قرۂ باصرۂ مملکت شاہزادہ صاحب بہادر دام دولتہ بعد تقدیم لوازم آداب
و تسلیم و ترسیم مراسم تعظیم معروض آنکہ **عبارت خاتمہ** ایزد متعال و قادر ذوالجلال
ظلال فضل و کمال شاہزادہ با اقبال کو سر عاجزۂ خلوص اشتمال پر مخلد و مبسوط فرماوے

القاب و آداب وزیر اعظم ارکل صاحب بہادر بجناب مستطاب معلی القاب
خورشید احتساب عمدۂ عمائد سلطنت کبری وزیر اعظم و مشیر خاص حضور فیض گنجور حضرت ملکۂ معظمہ
رفیع الدرجہ دام اقبالہ بعد تادیۂ مراتب تسلیم و تقدیم مناصب تعظیم مرفوع خاطر فیض مظاہر ہو

عبارت خاتمہ قادر ذوالجلال جب تک کہ مہر و ماہ کو مصروف اسعاف مرام
انام فرماوے ظل رافت و تمکین والا کو سر ارادت کیشان مطیع پر مخلد و مبسوط رکھے

القاب و آداب لارڈ صاحب بہادر سابق چونکہ نواب بیگم صاحبہ قدسیہ مختار ریاست
تھیں لارڈ صاحب بہادر کے نام عریضہ لکھنا ارکین ریاست نے مقرر کیا تھا جب والدہ مرحومہ
مختار ریاست ہوئیں وہ بھی عریضہ لکھتی رہیں اور بعد حصول خلعت ریاست بھی بطور سابق
کارروائی رہی یہ قاعدہ مقتضی ادب نہ تھا اور آداب تحریر رؤسای ہند کے بھی خلاف تھا

اسلیے تحریر خط باین القاب بنام نامی لارڈ صاحب بہادر سے مینے تجویز کیا صاحب عالیشان شفیق و مہربان کرم فرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد ادای لوازم خلوص و نیاز معروض آنکہ اوسکی منظوری کیواسطے خریطہ خط پلٹیکل اجنٹ صاحب بہادر پاس بھیجا گیا بائیسوین جون ۱۸۶۷ء برابر پانزدہم ربیع الآخر ۱۲۸۹ ہجری صاحب موصوف نے یادداشت لکھہ بھیجی کہ جناب گورنمنٹ سے آپ کی تجویز منظور اور مستحسن ہوئی آیندہ خط بالقاب مذکور لکھا جاوے

القاب و آداب و عبارت خاتمہ صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر سنٹرل انڈیا

صاحب مشفق مہربان کرمفرمای نیازمندان سلمہ اللہ تعالی بعد اظہار مراسم ارادت و نیاز کہ عین تمنای مخلصان خلوص انبازست مکشوف خاطر عاطر باد عبارت خاتمہ امید کہ تا دست داد ملاقات مسرت آیات محتوی صحت مزاج شفقت امتزاج بتر قیم رقائم محبت ضمائم مدام شادکام فرموده باشند

القاب و آداب پلٹیکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال صاحب مشفق مہربان کرمفرمای مخلصان سلمہ اللہ تعالی بعد تاسیس اساس خلوص قدیم کہ اہم مقاصد مخلصان صمیم ست مکشوف خاطر خطیر آنکہ **عبارت خاتمہ** امید کہ تا دست داد ملاقات مسرت آیات از ترقیم رقائم محبت ضمائم شادکام فرموده باشند

کیفیت سفر کلکتہ کرنیل وڈوارڈ تامسن صاحب قائم مقام پولیٹیکل اجنٹ بھوپال نے یکم دسمبر ۱۸۶۹ء مطابق بست و ششم شعبان ۱۲۸۶ ہجری یادداشت بحوالہ چٹھی صاحب اجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنٹرل انڈیا باین مضمون لکھی کہ آپ کو دربار گورنری و شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا مین چھبیسوین دسمبر سنہ صدر تک پہونچنا چاہیے مینے بکمال خوشی ہجدہم دسمبر مطابق چہاردہم ماہ رمضان ۱۲۸۶ ہجری کو بسبیل ڈاک بھوپال سے براہ ہوشنگ آباد کوچ کیا اور نرسنگ پور سے ریل پر جبلپور داخل ہو کر بست سوم دسمبر ریل پر سوار ہوئی اور بست پنجم دسمبر کو کلکتہ پہنچی اور بست نہم دسمبر مطابق بست پنجم رمضان سنہ الیہ کو ملازمت جناب شاہزادہ صاحب بہادر و لارڈ صاحب بہادر سے سربلند ہوئی دونوں صاحب بہادر نے بہت اعزاز و اکرام سے ملاقات کی اور سی آم دسمبر کو دربار سٹار شاہزادہ صاحب بہادر نین

حاضر ہوئی بعد تواریخ مختلف جناب محمد حسین تقریب ملاقات بازدید میری فرودگاہ پر تشریف لائے اور گورنر صاحب بہادر بمبئی و مدراس و رشب صاحب لارڈ بیا دریان وغیرہ صاحبان عالیشان بہادر سے بکمال خوبی ملاقات ہوئی اور سیر ناچ گھر و میگزین فورٹ ولیم قلعہ کلکتہ و عجائب خانہ و دارالضرب کا کیا اور فوج کی قواعد دیکھی اور چہاردہم جنوری سنہ ۱۸۷۰ء مطابق یازدہم شوال سنہ ۱۲۸۶ہجری جہاز دخانی سواری شاہزادہ صاحب بہادر کو دیکھا اور ہنگام سیر مقامات مذکورہ رسم استقبال و سلامی بحفظ مراتب بخوبی سرکار انگلیسیہ کی طرف سے ادا ہوئی برابر بزرگی و آبادی شہر کلکتہ اسوقت ہند میں کوئی شہر نہیں ہی چار لاکھ پچاس ہزار چالیس آدمی اس سال وہمین شمار کیے گئے ہین اور اخبار پانیر سے معلوم ہوا کہ تمام ملک ہند مین چوبیس کرور ایک لاکھ آدمی ہین اور شمار مردم دنیا مین بقول محققین فرنگ یہ ہی کہ یورپ مین ۲۸ کرور ستر لاکھ آدمی اور ایشیا مین ہفت ارب ۹۸ کرور ساٹھ لاکھ اور افریقہ مین شش کرور اسی لاکھ اور آسٹرلیا مین اڑتیس لاکھ اور امریکا مین سات کرور بست ہشت لاکھ جملہ تخمیناً ہشت ارب چہل یک کرور ہفتاد و شش لاکھ آدم زاد دنیا مین ہین اور تخمیناً سہ ہزار شش صد مختلف زبانین ہین اور ایکہزار مذہب از انجملہ اہل مذہب جو دانایان فرنگ کو مشخص ہوے اونکی تفصیل یہ ہی

چرچ نوبیان	روسن کیتھولک	پرانٹسٹنٹ	مسلمان
۶۵ لک	۱۹ کرور ۵ لک	۹ کرور ۱۸ لک ۳۹ ہزار	۱۶ کرور
بدہ	دیگر مذاہب اہل ایشیا	بت پرست	یہودی
۳۴ کرور	۲۶ کرور	۲۰ کرور	۶۰ لک

چونکہ اس شہر کے حال سے ایک عالم آگاہ ہی اسلیے قلم انداز کیا گیا پانزدہم جنوری سنہ ۱۸۷۰ء بسواری ریل کلکتہ سے چلکر بعد ہم ماہ و سنہ صدر کو جبلپور داخل ہوئی اور پنجم فروری برابر سوم ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ہجری مع الخیر بھوپال پہونچی اس سفر کے مصارف و خرید بعض اشیاے ولایتی و بعض زیور مرصع وغیرہ مین مبلغ ایک لاکھ ستاسی ہزار نوسو روپیہ پونے بارہ آنے صرف ہو

ذکر دورۂ نظامت مغرب بست ششم فروری ۱۸۸۱ء مطابق بست و چہارم ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ ہجری بھوپال سے بعزم دورہ کوچ کیا اور محالات **دلود و بیرسیہ** و **نظیر آباد و دیبی پورہ و دوراہہ و سیہور** مین وارد ہوئی صاحب پولٹکل اسسٹنٹ بہادر و دیگر صاحبان عالیشان بہادر چھاونی سے نے مطابق دستور کے استقبال کیا اور قواعد فوج کی دکھائی اور امتحان طلبہ مدرسہ کا میرے روبرو دلوایا پھر محال **آشٹہ و جاور** و محال اچھاور جاگیر بی بی صاحبہ حکیم شہزاد مسیح عیسائی و **شمس گڈھ** کا دورہ کرکے چہارم جون مطابق چہارم ربیع الاول ۱۲۹۸ھ ہجری کو داخل بھوپال ہوئی اس دورے مین بھی مطابق دورۂ ضلع جنوب جملہ کارروائی معمولی ہوئی تین ہزار ایک سو ایک عرضیان مستغیثون کی گذرین حسب ضابطہ تدارک ہوا اور سب عمل مین آئی زیادہ کام یہ ہوا کہ منجملہ ایک لاکھ دو ہزار یکصد و پنجاہ و شش روپیہ یک نیم آنہ زرباقی کے چالیس ہزار چھ سو تیئیس روپیہ چھ آنہ نقد وصول ہوے بقیہ زر کے لیے قسط بندی ٹھہری احاطۂ فرودگاہون مین آرام کے لیے تعمیر چاہ پختہ و اشجار سایہ دار کے لگانے کا حکم دیا گیا جنگل مین شیرون کی کثرت پائی گئی پانچ روپیہ فی شیر شکاری کو انعام ملتا تھا بنظر دفع ضرر بیس روپیہ فی شیر انعام مقرر کیا گیا اور بابت آمدنی کم وزن لیکر دارالضرب بھوپال سے اوزان جدید دکاندارونکو دیے گئے

ذکر بعض انتظامہاے جدید چند سال عہد سرکار مرحومہ سے تعطیل روز جمعہ وغیرہ نصف یوم کی مقرر تھی دوپہر کی چھٹی مین نہ کام خانگی ملازمان و نہ کار سرکار سر انجام پاتا تھا اور سرکار انگریزی مین اتوار کی تعطیل اور حکام اسلام مین روز جمعہ اور راجون مین شنبہ کے دن کی پوری تعطیل کا دستور ہے اسلیے تمام روز جمعہ کی تعطیل جاری کی علاوہ اسکے جو تعطیلین متفرقات تہوار اہل اسلام و ہنود نصف روز کی مقرر تھین انکو بھی تمام روز کی مقرر کر دین ساکنان سمت شمال بیرون شہر بھوپال دور سے پانی بھر کے لایا کرتے تھے اور مسافر بھی تکلیف پاتے تھے اسلیے ۱۲۹۶ھ ہجری سے قریب عیدگاہ جانب شمال بھوپال ایک

جگہ بارش مین پانی کی آمد پہاڑون سے بہت ہی کبھی ایک دیوار عریض طویل چونہ سنگ
سے تعمیر کرکر تالاب بنوایا پل شاہجہانی اوسکا نام رکھا اس تالاب کے تعمیر ہونے سے
رعایا کو بہت آرام ملا اب یہ تالاب سمت شمال بھوپال سیرگاہ خلایق ہو اٹھاہیں فٹ
دیوار باند تعمیر ہو چکی ہی ہنوز تعمیر اوسکی جاری ہو جانب مشرق اس تالاب کے منشی حسین خان
ماشٹر نے بھی ایک مختصر تالاب بنایا ہی اوس سے جانور اور اس سے آدمی پانی پیتے ہین اس
تالاب سے آگے بڑھکر اس کوہ مین ایک میدان وسیع و خوش فضا ہی وہان تجویز آبادی
کی گئی ہی تھوڑے عرصے مین انشاء اللہ صورت آبادی نظر آویگی نام اوسکا شاہجہان آباد
رکھا ہی اور مدرسہ پالس آف ولیس و بعض مکانات عمدہ کارخانہای ریاست کے لیے
بھی وہان تعمیر ہووینگے اور دکانات رعایا و چبوترہ سایر کل وغیرہ وہان بنے گا علاوہ
اسکے بتقلید صاحبان عالیشان بہادر ایک توپخانہ بھی مرتب کیا اور بیل موقوف کیے
فوج مین بین باجہ تھا ولایتی ساز و سامان منگوا کر اوسکو بھی جاری کیا ریاست بھوپال مین
جو رئیس جدید ہوتا ہی اوسکے عہد مین سکہ قدیم بدلا جاتا ہی بموجب اس قاعدے کے سکہ
قدیم فلوس موقوف کر کے سکہ جدید مقرر کیا اور وزن و نرخ سکہ عہد خلد نشین کے مطابق
رکھا اس سکے مین لفظ پاو آنہ و حرف شین نقطہ دار اور سنہ ہجری نقش ہی اور یہ سکہ غرہ
شوال ۱۲۷۵ سنہ ہجری سے جاری کیا گیا اور سکہ بھوپال کے روپے کی چاندی سخت اور وزن
سکہ انگریزی چہرہ دار سے کچھہ کم تھی اس سبب سے بخلاف سکہ جیپور و اندور و کوٹہ و ٹونک
وغیرہ سکہ بھوپالی پر بٹہ لگتا تھا اسلیے خالص چاندیکا روپیہ ہمنرخ سکہ چہرہ دار رایج کرنا
تجویز کیا ہی اور صورت سکہ اول کو جسکے ایک رخ پر لفظ ضرب فی بھوپال اور جانب دیگر
سنہ ہجری نقش تھا بدل دیا ملک محروسہ بھوپال مین صحرای گنور ایک وسیع جنگل ہی جسکی
لکڑی قابل عمارت ہی لوگ دریاے نربدا کے پار علاقہ غیر مین کثرت سے کاٹکر لیجاتے تھے
اور فی عرابہ صرف ایک روپیہ محصول دیتے تھے اوسکی پیمایش کروا کر ناکہ بندی کرادی۔

مہتمم محافظت صحرا مع متصدی و داروغہ و جریب کش و سپاہی و ناکہ دار مقرر کیے اور
صحرای مذکور کا ایک قانون بھی تالیف کر کر جاری کیا تا ریاست مین ایک آمدنی جدید ہووے
غرۂ رمضان ۱۲۸۵ سنہ ہجری مطابق پچیسوین نومبر ۱۸۶۸ سنہ ع سے چھہ سو روپیہ سالانہ خرچ
اسپتال سیہور مین حسب صوابدید صاحب کلان بہادر مقرر کیا اور بملاحظۂ اغلاط پیمایش
سابق جریب جو خلد نشین کے عہد مین ملک محروسہ کی ہوئی تھی اور پانزدہ سالہ بندوبست
اوسکی رو سے ہوا تھا کمپاس سے اوسکی پیمایش ہونا مناسب سمجھکر عمل سرکار انگریزی سے
پیمایش دان بلا کر بقدر ایک سو چھبیس آدمی ہر ایک نظامت مین مامور اور اونیس ہزار سات سو
چھہتر روپیہ سالانہ کی تنخواہ ملازمان اہل کمپاس ہر نظامت مین مقرر کی گئی سلخ شعبان ۱۲۸۶ سنہ ہجری تک
سالم دو پرگنے اور نصف نصف دو پرگنون کی پیمایش ہوئی سو پیمایش سابق سے
زمین بموجب تفصیل ذیل اندنکلی نصف پرگنہ چھاپیر ضلع نظامت جنوب
نصف پرگنہ دیوری ضلع نظامت مشرق پرگنہ سلوانی ضلع مشرق پرگنہ جیتھاری ضلع مشرق
اور پیمایش دہات جاگیرات کا بھی حکم دیا گیا اور بمطابق قاعدۂ ملک سرکار انگریزی کے
پٹواریان دہات کی نسبت حکم سیکھنے پیمایش کمپاس کا صادر ہوا اور پیشتر عہد خلد نشین مین
زمین چاہی کی تین قسمین اور ہر قسم کی تین تین نوع اور زمین بارانی کی بھی تین قسم موٹن [illegible]
[illegible] مٹیار اور ہر ایک کی تین تین نوع جملہ اٹھارہ وضع کی زمین قرار پائی تھی اور فی بیگہ
محصول اقسام زمین مسطور کا اس درجہ مختلف تھا کہ ہر پرگنہ کے موضع موضع مین جداگانہ
قاعدے کے مخالف کم و زیادہ رینتین معین تھین اور رعیت زمین دہات میدانی و ناہموار
و کوہی مین کچھہ رعایت نتھی اور یہ شکل طالت بیفائدہ اور خلجان خاطر و نقصان رعایا و رئیس الملک سے
خالی نتھی اسلیے صرف سہ قسم چاہی اور سہ قسم بارانی جملہ چھہ قسم پر زمین کی قسمت کرکے ہر محال
مین زمین دہات چک میدانی چاک کوہی چک نشیب و فراز و کم پیداوار مقرر کردی اور جس جا

حاصل زمین پہلے بندوبست مین کئی وجہ سے زیادہ تھا اوسکو ترک کرکے باقی اعلی ادنی ریتونکی رو سے حد اوسط تجویز کی اور بنظر رعایت رعایا اقسام تکمی سابق الذکر مین اول دویم سویم کی ریت کو ملاکر اوسکا اوسط نکالکر ریت اوسط باندھنا تجویز کیا گیا تا ادای محصول مین رعایا کو مشکل نہو اور علاوہ مطبع سکندری جسمین اشتہارات و نقشجات وغیرہ چھاپے جاتے ہین اور مطبع سلطانی جسمین کاغذ اشٹامپ طبع ہوتا ہی ایک تیسرا مطبع شاہجہانی واسطے طبع کتب کارآمد مدارس و پرچہ عمدۃ الاخبار کے جاری کیا گیا

فصل سوم کیفیت دورۂ نظامت ضلع مشرق ریاست بھوپال و بعض انتظامہای عمدہ کے احوال مین

دورہ اس ضلع مشرق کا بھی پندرہ سال سے نہین ہوا تھا اسلیے بست ششم دسمبر ۱۸۶۱ء مطابق سوم شوال ۱۲۷۸ھ ہجری بھوپال سے کوچ کیا اول محال امراؤ گنج پہونچکر کارروائی معمولی مطابق دورہای سال گذشتہ کی گئی اور مخبرون ورشوت دہندون کی نسبت اشتہار کیا گیا کہ بوجہ عدم مواخذہ مخبران کاذب کی اکثر مخبران وغیرہ نے عداوت سے صدہا نالشات دروغ کین اب اگر کوئی مخبر جھوٹا مقدمہ دائر کرکے ثابت نکر سکے گا تو سزا پاویگا اور بصورت اثبات مستحق انعام کا ہوگا اور رشوت دہندہ نالش کر اثبات رشوت نکر سکیگا تو بجرم نالش دروغ اوسکو سزا ہوگی پھر کارروائی محال بہوری اور ملاحظہ مسجد و باغ قصبۂ مذکور و محال دیوری و ملاحظہ تالاب و بھم کنڈ کرکے محال جیتھاری مین بوجہ اجرای کارپیمایش دہات پرگنہ مذکور کھیتون پر اپنی ذات سے جاکر ملاحظہ کام کا اور رعایۂ اراضی اور دریافت اقسام زمین و ریت بندی وغیرہ کی پھر محال سلوانی مین پہونچکر بعد کارروائی معمولی راجگان سیرمئو و جینپور یا و نئی گڈیا کا سلام و نذر حسب قاعدہ باحضار دربار لیا گیا وہان سے محال سیوانس پہونچکر محال سکھلون کا کام بھی بطلبی جاگیرداران و مستاجران

وغیرہ کیا یہ محال علاقہ غیر مین واقع اور حدود ریاست سے جدا گانہ ہو اسلیے اسکا دورہ علیحدہ نہین ہوتا پھر محال غیرت گنج علاقہ ڈیوڑھی خاص مین پہونچکر معاینہ بازار و کچہری و مسجد کا کیا گیا اور تمام ہمراہیان لشکر کو خوراک دعوت دی پھر گڑھی انبا پانی جاگیر نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ مین داخل ہوکر بعد کارروائی دورہ صاحبہ موصوفہ کیطرف سے تمام لشکر ہمراہی کو سامان ضیافت دیا گیا پھر محال چھاپیر پھر محال اسین مین جو محل نظامت ضلع مشرق ہے آکر حاضری عملہ وغیرہ لیکر ملاحظہ کچہری نظامت و معاینہ مکانات کہنہ قلعہ کیا گیا اور مسجد کے فرش ناہموار کو درست کرنے کا حکم دیا گیا سانچے کا نا کھیڑہ مین پہونچکر تصویرین سنگین اور بھٹی اور دروازہ تعمیر قدیمہ وغیرہ کو ملاحظہ کیا پھر محال دیوان گنج مین کارروائی دورہ کرکے سیزدہم فروری ۱۸۹۱ء مطابق بست دوم ذیقعدہ ۱۳۰۸ ہجری شہر بھوپال مین داخل ہوئی حسب دستور تمامی فوج و اہلکاران عملہ نے تا مقام مقررہ استقبال کیا اس دورے مین ایک ہزار و پانصد و سی و چہار قطعہ عرائض مستغیثان گذرین اونمین سے جن قدر بابت رشوت ستانی و ظلم و زیادتی ملازمان کی تھین تحقیقات انکی اپنی روبکاری خاص مین تجویل منصرمان مقدمات روبکاری عمل مین آئی اور جو مقدماتی تھین حکم لکھوا کر تحقیقات کو حکام کے سپرد ہوئین

ذکر بعض انتظامہای عمدہ علاج غربا کے لئے غرۂ محرم ۱۳۰۸ ہجری سے ہر پرگنہ علاقہ فوج بھوپال مین ایک ایک طبیب اور ان اطبا کی نگرانی کے لیے ایک افسر الاطبا مقرر کیا مصارف ادویہ و ماہوار حکما وغیرہ کا [illegible] روپیہ سالانہ ٹھہرا اور تین برس کے بعد رخصت سہ ماہ ملنے کا قاعدہ ٹھہرایا سابق تحصیلدار کو پچیس روپیہ کے فیصلے کا اختیار اور ناظم کو دو صد و پنجاہ روپیہ اور مقدمہ فوجداری مین دو مہینے کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ اور نائب ریاست کو دیوانی مین پانسو روپیہ تک اور فوجداری مین چار مہینے کی قید اور سو روپیہ جرمانہ تک اختیار تھا اب تحصیلدار کو دو سو روپیہ تک کے فیصلے کا اختیار اور فوجداری مین دو ماہ کی قید اور پنجاہ روپیہ تک جرمانہ اور ناظم کو پانسو روپیہ تک کی مہمت

اور فوجداری مین سو روپیہ جرمانہ اور چار مہینے قید اور نائب ریاست کو پانچ ہزار روپیہ تک
فیصلے کا اختیار اور فوجداری مین اڑھائی سو روپیہ تک جرمانہ کرنے اور سال بھر کی قید کا
اختیار دیا گیا پیشتر سے انفصال مقدمات کے لیے کوئی میعاد معین نتھی اس سبب فصل خصومات
مین حرج و توقف ہوتا تھا مدت تک مقدمات زیر تجویز پڑے رہتے تھے اب کیفیات دیوانی کی
میعاد پانزدہ روزہ اور انفصال مقدمات فوجداری کی میعاد پانزدہ روزہ اور مقدمات مالی کی
میعاد ایک ماہ اور مقدمات دیوانی کی میعاد تین مہینے کی مقرر کرکے اشتہارات جاری کیے
گئے کہ اگر بغیر موانع قوی جسکی اطلاع دینا اندر میعاد معینہ واجب ہوگی ترسیل کیفیت یا انفصال
مقدمات مین میعاد سے زیادہ توقف ہوگا تو تدارک اوسکا بجرمانہ وغیرہ عمل مین آویگا اور
ایک نقشہ احکام کیفیت طلب کا اور دریافت انفصال و زیر تجویز ہونے مقدمات کے لیے
ایک نقشہ ماہوار سہ ماہی کا ہر جگہ سے طلب کرنا تجویز کرکے ہدایت کی گئی کہ مہتمم محکمہ
کلان و خورد نقشہ مذکور مطابق نمونے کے بنا کر دفتر مین بھیجا کرے ششماہی ہم کو وہ نقشہ
پیش ہو اور اگر ششماہی تک نقشجات مذکور کسی محکمے سے داخل نہونگے تو اوس محکمے کے حاکم پر
دستک جاری ہوگی اس صورت مین اب کوئی مقدمہ بلا موانع قوی میعاد مین سے زیادہ زیر تجویز
نہ رہیگا اور سب اہلکاران کی کارگزاری و غفلت شعاری سہ ماہی پر معلوم ہوکر ہوشیار ترقی و عہدہ
اور عدم کارگزار سزای جرمانہ و برطرفی پاوینگے کلکتہ مین بتقریب ملازمت شاہزادہ صاحب بہادر
جو اتفاق دیکھنے سلح خانہ قلعہ کلکتہ کا ہوا تھا اسلیے بتقلید صاحبان عالیشان یہاں ایک
سلح خانہ نو بھی ایجاد کیا انواع اسلحہ وغیرہ اس قرینے سے اوسمین رکھوائے گئے کہ درجہ
اول مین بندوقین پلٹن کی اور تنچہ و کرچ و نشان وغیرہ علاقہ فوج اور درجہ دوم مین اسلحہ
خاص سرکاری بندوق دونالی و یک نالی و رفل و قرابین و تنچہ و سپر و شمشیر و ماہی مراتب
رکھے اور بندوقون کو لکڑی کے خانون مین رکھا اور علم و نشان وغیرہ چھت مین
لگا دیے گئے اور سنگین و تنچہ بشکل پھول کے دیوار مین چنے گئے ❋

فصل چہارم مشتمل ہے پانچ تذکرے پر

تذکرہ اول نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست طال عمرہا کے احوال جشن نشرہ مین
تذکرہ دوم اپنے نکاح ثانی کی کیفیت مین تذکرہ سوم دورہ ثانی نظامت ضلع جنوب
ملک محروسہ کی سرگذشت اور بعض نظم و نسق تازہ اوائل ۱۲۸۹ سنہ ہجری کے بیان مین
تذکرہ چہارم ورود نامہ نامی شہزادہ جم جاہ خلف دوم ملکہ معظمہ کے بیان مین
تذکرہ پنجم بیان مین حصول خطاب و تمغا و نشان کے جناب ملکہ معظمہ ہند و انگلستان سے

تذکرہ اول اہل ہند کا یہ قاعدہ ہے کہ اولاد کی شادی عقد مین صرف زر اور طرح طرح کا تکلف کرتے ہین ہمارے بزرگون نے اسکے خلاف یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جب اولاد قرآن مجید کو ختم کر چکے ایک جشن اوسکی خوشی کا کرتے ہین اور اوسکو شادی نشرہ کہتے ہین چنانچہ خلد نشین کا نشرہ اونکی والدہ نے اور میرا نشرہ خلد نشین نے بصرف زر خطیر بڑے تجمل و احتشام کے ساتھ کیا تھا اسلیے مینے بھی مطابق رسم خاندان عمل کیا یہ جشن سترھوین محرم ۱۲۸۸ سنہ ہجری سے شروع ہوا اور گیارھوین ربیع الاول سال مذکور کو تمام ہوا تمام ملک محروسہ اور خاص شہر بھوپال کی رعایا اور جملہ ملازمین ریاست کی ضیافت علی قدر مراتب کی گئی اور خلعتین قیمتی تقسیم ہوئین اور دعوت صاحبان عالیشان بہادر اور امرای گرد و نواح کی جو اکثر ایسی تقریبون مین ہمارے یہان قدیم سے تشریف لاتے ہین بتکلف عمل مین آئی اور رسم حنابندی برادران ریاست و ارکان دولت کی طرف سے بخوبی ادا ہوئی چالیس شب تک روشنی و آتشبازی و رقص وغیرہ تکلف کے ساتھ بڑی بڑی مجلسین آراستہ و پیراستہ رہین اور روز اخیر باغ نشاط افزا مین یہ جشن باختتام کو پہنچا مبلغ دو لاک نود و شش ہزار چہار صد نوزدہ روپیہ نیم آنہ اس شادی مین صرف ہوا

تذکرہ دوم جب مین جناب مستطاب شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا صاحب پسر دوم جناب ملکہ معظمہ دام سلطنتہا کی ملاقات کو کلکتے گئی وہان کرنیل طامس صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ

بھوپال وغیرہ نے جو میرے ہمراہ تھے مجھ سے کہا کہ آپ اپنی شادی کر لین وہ شخص آپ کے
کاروبار مین مددگار رہیگا پھر صاحب عالیشان کرنیل رچرڈ جان میڈ صاحب بہادر اجنٹ
گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے بھی وقت ملاقات کے مضمون مذکور مجھ سے فرمایا مینے کہا ہمارے
دین مین دوسرا نکاح کرنا منع نہین ہے لیکن ابھی کوئی شخص شایستہ نظر نہین آیا جب مین
کلکتے سے بھوپال آئی مصلحت جناب موصوف کا خیال ہوا اور وہ مصلحت بسبب بجا آوری
حکم خداے تعالی کی ہوئی کیونکہ کلام مجید مین بیوہ عورتون کے نکاح کا حکم محکم فرمایا ہے اور
یہ عمل تمام ملک عرب روم اور ایران و توران کے مسلمانون مین جاری ہے پس اس امر کو
مینے دین و دنیا کی صلاح و فلاح سمجھا چاہا کہ کسی شخص شایستہ نیکنام پسندیدۂ خاص و عام سے
اپنا عقد کرون جب تقریب دعوت جشن نشرۂ نورچشم بلند اقبال نواب سلطان جہان بیگم
طال عمرہا تامسن صاحب بہادر قائم مقام پولٹکل اجنٹ بھوپال تشریف لانے مین استرضا
اس کار خیر کی صراحتہ لارڈ صاحب بہادر سے مناسب سمجھی ہشتم ماہ مئی ۱۸۷۱ء مطابق
ہفدہم صفر ۱۲۸۸ ہجری کرنیل جان ولیم ولیی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال
نے خط انگریزی میرے پاس بھیجا اوسمین لکھا تھا کہ مین نہایت خوش ہو کر خط اے جی فورن
سکرٹیری آپ کی شادی کے باب مین بھیجتا ہون اور مین آپ کو دیکھکر نہایت خوش ہونگا
کہ پھر آپ نے شادی کی اور مضمون خط مذکور یہ تھا کہ لارڈ ارل میو صاحب بہادر کہتے ہین کہ
بیگم صاحبہ بھوپال اگر چاہین تو کوئی سبب مانع نہین ہے اونکو اپنی شادی کرنے کا کسی شایستہ
شخص سے مگر یہ کام بہتر ہوگا بمصلحت مشیر اپنی ریاست کے فقط اوس پر مینے باتفاق راے
ارکان و اخوان ریاست اس امر خیر کے واسطے منشی سید صدیق حسن خان صاحب کو
انتخاب کیا یہ صاحب سترہ برس سے اس ریاست مین نوکر ہین ایک مدت تک نواب سکندر بیگم
صاحبہ خلد نشین کے منشی رہے پھر جناب مرحومہ نے بلاحظۂ مزید علم و فضل کے اونکی صفت کا
دوسرا عالم و منشی بھوپال مین نتھا اونکو مہتمم عملہ تاریخ نگاری ریاست بھوپال کا مقرر کیا

پھر وہ افسر جملہ مدارس سلیمانی وغیرہ ریاست بھوپال سے ہے پھر مخاطب بخطاب میر دبیر خانی
ہو کر میر منشی روبکاری میری کے ہوے اور نہایت کاردانی و دیانت و سرعت و ہوشیاری
سے خدمت مفوضہ کا انصرام کیا آج کا کام کل پر ہرگز نچھوڑا جملہ ارکان و اخوان ریاست
اونکی چال وچلن سے راضی و خوشنود پائے یہ صاحب علوم معقول و منقول و زبان عربی
وفارسی وعلم ادب وعلم کلام وغیرہ فنون مین فاضل متبحر ہین اور نسب مین سید بنی فاطمہ
جو سب مسلمانون مین بہتر قوم ہو اور اکثر کتابین زبان عربی وفارسی کی علوم دین مین اونکی
تصنیف وتالیف سے مشہور ہین اور جب سے یہ اس ریاست مین مقیم ہین بوجہ بیضابطگی وغیرہ
کبھی مورد جوابدہی مثل دیگر اہلکاران ریاست نہین ہوے سرکار خلد نشین انکی تعظیم و تکریم
کرتی تھین اور ہمیشہ درس تدریس علوم وفنون مین مشغول رہے انکے والد ماجد کا نام سید
اولاد حسن بخاری قنوجی اور انکے دادا کا نام نواب سید اولاد علیخان بہادر انور جنگ ہو جو
سرکار نظام الملک آصفجاہ بہادر والی حیدرآباد دکن کے امراے گرامی وجاگیرداران نامی
اقربای امیر کبیر شمس الامرا بہادر مین تھے اور تعلقداری پنج لک روپیہ و جمعیت یکہزار سوار
و پیادہ سرکار شمس الامراسے اور موضع من بھلی اور موضع مثل کھیڑا اور موضع پیل کھیڑہ وغیرہ دیہات
انکی جاگیر مین مقرر تھے اور جد امجد انکے سید عزیز اللہ برادر عمزاد نواب ابوالفتح خان شمس الامرا بہادر
کے تھے سلسلہ نسب انکا سید جلال بخاری مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملتا ہو اور امیر کبیر
اقربای نظام الملک سے صاحب ملک و فوج تھے بستم شوال سنہ ۱۲۴۰ ہجری نوے برس کے سن مین
راہی عالم آخرت ہوے اب انکی جا اونکے فرزند مسند امارت پر متمکن ہین پس مینے نظر بحکم قرآن
مجید وصدور احادیث و حکام وقت اور دفع بدنامی کے کہ اکثر امور ریاست بوجہ ضرورت ریاست داری
تنہائی مین منشی سے لکھوائے جاتے ہین اور بغیر نکاح کے خلوت کرنا نامحرم سے خالی از اتہام
مخلوق نتھا مطابق حکم وآئین دین مبین کے بحضور مدارالمہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر
نائب اول ملک محروسہ ریاست بھوپال و شیخ زین العابدین قاضی ریاست بھوپال وغیرہ کا اہل علم

وارکان کے جلسۂ عقد منعقد کیکے ایجاب وقبول نکاح کا سید صاحب موصوف کیسے
حسب دستور ریاست کرنیل جان ولیم ولیی اسبرن صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ بھوپال کو
اطلاع دی صاحب بہادر موصوف نے سی ام جون ۱۸۷۱ء مطابق یازدہم ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۸ ہجری
جوابًا یہ لکھا کہ نقل خط سکرٹیری فورن ڈیپارمنٹ انڈیا جسمین جناب نواب گورنر جنرل بہادر
ہندوستان کیطرف سے درباب نکاح اجازت ہی سابق آپکے پاس بھیجدیا آپنے جو بخوشی
رضامندی عقد اپنا منعقد فرمایا ہی اسمین عین خوشنودی حکام والا مقام ہی فقط چونکہ منصب
ووقار انکا مثل نواب باقی محمد خان بہادر مرحوم کے ہی اور معاش عہدہ میر دبیری پہلے سے صرف
بمعہ بحالیت کی مقرر تھی اور عہدۂ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست غرۂ شعبان سنہ ۱۲۸۶ ہجری مطابق
ششم اکتوبر ۱۸۶۹ء یوم شنبہ روز فوتی راجہ کشن رام بہادر سے خالی تھا اور اس عہدہ کی
جاگیر چوبیس ہزار روپیہ کی تھی لیکن جب راجہ صاحب بہادر بندگی مرگئے تو اونکے وارثون یہ
شش ہزار روپیہ کی جاگیر بحال رہی باقی ریاست مین ترقی ہوگئی اسلیے معاش عہدہ
میر دبیری کو موقوف کرکر معیشت معتمد المہامی مین شامل کیا اور نیابت کی جاگیر ریاست سے
بڑھا کر جملہ چوبیس ہزار کی جاگیر وخطاب معتمد المہام سید محمد صدیق حسن خان بہادر اور عہدہ
نیابت دوم ملک محروسہ ریاست بھوپال کا بتاریخ بست یکم ربیع الآخر سنہ ۱۲۸۸ ہجری دہم
جولائی ۱۸۷۱ء روز دوشنبہ مع خلعت نہ پارچہ وپنج رقم جواہر وچتر وآفتابی وچوبہ اسپ
وفیل وپالکی جملہ بست وچہار عدد قیمتی لعب بیضہ روبروی ارکین وبرادران ریاست
دربار عام مین عطا کیا اور بنظر اعلام وآگاہی خاص وعام تزک واحتشام وسامان جلوس
واحترام کے ساتھہ دیوان عام سے سرفیل انکو انکے گھر تک جانے کا حکم دیا اور جسطرح
نائب دوم سرکار مرحومہ کے روبرو کاروبار ریاست کا کیا کرتے تھے اوسیطرح کاروبار
روبکاری اپنی کا خانصاحب موصوف کے متعلق رکھا اور اطلاع اس امر کی حسب سررشتہ
صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کو کردی پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر نے سی ام جون ۱۸۷۱ء

تحریر فرمایا کہ مخلص اس تجویز پسندیدہ سے بہت خوش ہوا آپکی رای بہت مستحسن و انسب ہی
سید صاحب موصوف نے خلعت پہنکر جو اسپیچ اہل دربار کو سنایا تھا یہ ہی شکر ہو اوس منعم
حقیقی کا جسنے خیرخواہی و راست بازی و کارگزاری و جانفشانی ملازم کو کاروبار آقاے
قدرشناس ہنرپرور فیض رسان کرم گستر پر عموماً سبب رفعت پایۂ نمکخواران ٹھہرایا اور خصوصاً
میرا رزق ایسے سردار عالی تبار نامور نامدار کے مائدۂ لطف و احسان و خوان نعمت و امتنان کے
سپرد فرمایا جسکے فیض انعامات بے نہایت اور توجہات بے غایت سے جملہ حاضرین دربار
بہرہ مند و کامگار ہین بلکہ اکثر مردم بلاد دور دست اور تمام ساکنین ملک محروسہ اوسکے
احسانات کے شکرگزار ہین اور درود و سلام اوس رسول کریم و شفیع امتان اثیم پر جسنے
تمام امت کو خصلتہای نکوہیدہ اور عادات ناپسندیدہ مثل خیانت و رشوت و سرقت
و خصومت و رعایت بیجا و طرفداری ناز یبا سے ہر مقدمہ دین و دنیا مین خوب ساڈرایا اور
وعدۂ ذلت دنیا و عذاب آخرت فرمایا اور دیانت و امانت و اطاعت و جانبازی
و تابعداری و نمک حلالی و رفاقت و وفاداری کا رستہ بتایا اور اوسپر اجر و ثواب کامل ٹھہرایا
پھر شکر کرتا ہون مین جناب نیّرہ معظمہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ ریاست بھوپال دام اقبالہا
الاقبال کا جنھون نے براہ قدرشناسی جوہر دانی و ملازم نوازی و فیض رسانی کے اونکا جوہر وفا
و کمال فطری ہو اول مجکو عہدۂ میر منشیگری پر سرفراز کیا گویا نشیب خاک سے اوج افلاک پر پہنچایا
پھر اکرامات و انعامات سے ممتاز فرماکر عہدہ نیابت دوم ریاست کا باجمیع لوازم و خطاب
و جاگیر وغیرہ عطا کیا اور باضافہ منصب توقیر عزت و آبرو شایان دی اور حوصلۂ خیرطلبی و
وفاکیشی کو ترقی نمایان بخشی تھوڑا شکر اس بہت قدرشناسی کا مجھسے بڑی عمر مین ادا ہونا معلوم
اور دعوی حقوق نمکخواری و وفاداری کا کما حقہ اپنی زبان سے آپ کرنا مذموم اسلیے اب مجھپر
لازم و واجب ہی کہ ہمیشہ تہ دل سے اونکے احسانات و اکرامات کا بقدر امکان شکرگزار رہون
اور اونکی اولاد اور ریاست کی نیکنامی و خیرخواہی مین بدل و جان تمام عمر بسر کرون حق تعالے

مجھکو انصرام کاروبار ریاست مین بوجہ محنت و جانفشانی بخلوص نیت و خیرخواہی توفیق روز افزون بخشے اور رئیسہ معظمہ بارک اللہ لہا و علیہا کو اور تمام اخوان و ارکان و ملازمان ریاست کو مادام الحیات بنا بر راستی و استقامت و خیرخواہی ظاہر و باطن ریاست ہمیشہ مجھسے خوشنود رکھے فقط بعد ازین خدمت نیابت دوم ریاست کو مرتبہ بلند صاحب موصوف سے کمتر پاکر غرۂ صفر ۱۲۸۸ ہجری سے مینے موقوف کردیا اور منظوری صدر عالیقدر بخطاب نواب و الاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر مخاطب کیا نواب صاحب معدن محامد اخلاق مخزن مکارم اختصاص سلمہ اللہ تعالی نے بجا آوری حکم شرع شریف کہ مقدم اور موجب فلاح دارین کا سمجھکر مبلغ بست و پنج ہزار روپیہ بابت کابین داخل کیے اور اپنی خاص معاش سے تین ہزار روپیہ سالانہ بابت نان و نفقہ مقرر فرمایا بیان مختصر اس مجمل کا یہ ہے کہ جو خطاب و القاب و مرتبہ امراکو بادشاہ سے ملتا ہے وہ موجب امتیاز معاصرین اوس شخص مین ہوتا ہے اور پھر وہ صاحب مرتبہ اوس لقب سے اہل عالم مین مادام الحیات مخاطب ہتا ہے اور سب لوگ جملہ امور مین رعایت اوس منصب و مرتبہ کی ہمیشہ ملحوظ رکھتے ہین لہذا اس باب مین مینے بست چہارم ذیقعدہ ۱۲۸۸ ہجری مطابق چہارم فروری ۱۸۷۲ء میجر ولیم ولیی اسبرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال کو خریطۂ خط باین مضمون بھیجا کہ جب میر الکاح بخشی باقی محمد خان نصرت جنگ سے منظوری صدر قرار پایا تھا اونکے واسطے سرکار انگریزی سے یہ مراتب مقرر ہوے تھے خطاب نوابی بلفظ نظیر الدولہ و خلعت جانبی لارڈ صاحب بہادر و سلامی ستّرہ فیر وقت آمد و رفت علاقہ بھوپال و ملاقات حکام فرنگ نذر گذراننا افسران فوج کنٹنجنٹ بھوپال کا وقت عطاے خلعت مذکور آنا اسسٹنٹ صاحب بہادر کا فرودگاہ جہانگیر آباد سے پل خام جہانگیر آباد تک اور میر منشی اجنسی اندور و سیہور کا دروازۂ بدھوارہ تک استقبال کو رزیڈنٹ صاحب بہادر و اجنٹ صاحب بہادر کا وقت آمدورفت بھوپال ملاقات کو اونکے مکان پر جانا یہ سب مراتب سرکار سے ادا ہوے تھے اور جو مدارج اس ریاست سے متعلق ہوے تھے جیسے نذرین ملازمان و اخوان

ارکان ریاست کی اور تقرر جاگیر وغیرہ کا وہ بھی سب ریاست سے ادا ہوے تھے پس
جو رتبہ شوہر اول مخلصہ کا سرکار انگریزی اور اس ریاست سے ہوا تھا وہ بھی صدیق حسن خان
صاحب بہادر کا بھی ہونا چاہیے شرع شریف و قانون انگریزی مین زوج اول و ثانی بوجہ مساوات ایک
حکم رکھتے ہین اس صورت مین شوہر رئیسہ کو بزمرۂ ملازمان نائب ثانی ریاست کے عہدے پر
رکھنا حقارت شان رئیسہ ہے پس بہر حال محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو نواب
باقی محمد خان بہادر مرحوم کے مرتبے کے برابر رکھنا اور عہدۂ معتمد المہامی نیابت دوم ریاست
اونکی ذات سے اوٹھا دینا بہت ضرور ہے پس درخواست مخلصہ یہ ہے کہ سرکار انگلیسیہ سے
جتنے مراتب مذکورہ واسطے شوہر اول مخلصہ کے عطا فرماے تھے وہ سب مراتب سید
صدیق حسن خان صاحب بہادر کو بھی دیے جاوین اور اونکو خطاب نواب والا جاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کا عطا ہو اور پہلے یہ درخواست اس خیال سے نہین
کی گئی تھی کہ اگرچہ بحکم خدا بیوہ عورتون کا نکاح ہونا اہل اسلام کی تمام ولایتون مین جاری ہے
اور بھی انگلستان مین اسکا معمول ہے وہ ہندوستان کے اکثر مسلمانون نے عیب سمجھکر اوٹھا دیا
ہے اور اونکے دلون مین عدم نکاح ثانی بیوہ کہ رسم ہنود و خلاف عقل و حکم اسلامی و خلاف
قانون انگلسی ہے جم گئی ہے پس بھائی بندون مین سے جو لوگ نکاح بیوہ کا بسبب جہالت
عیب جانتے ہونگے وہ پہلے تو نکاح کرنا مخلصہ کا خلاف رسم خاندان کے جانینگے دوسرے
جب اس شوہر کو شوہر اول کے رتبے مین پاوینگے زیادہ تر اونکو ناگوار ہوگا اسواسطے انکو
بتدریج شوہر اول کے رتبے پر پونہچانا مصلحت وقت ہے یہ سمجھکر پہلے انکے واسطے تجویز نیابت
دوم ریاست کی جو خالی تھی لکھی گئی تھی اب جو عہدۂ نیابت دوم موقوف کرکر انکو جاگیر وغیرہ
مثل شوہر اول دیجاویگی انکا رتبہ بھی اونکے برابر ہو جاویگا اور آمدنی جاگیر نائب دوم ریاست
جو خلد نشین کے زمانۂ حیات مین ریاست سے ہر سال صرف ہوتی تھی وہ خزانۂ ریاست مین
جمع ہوتی رہیگی امید کہ اس تجویز کی منظوری سے آپ بتحریر جواب ممنون فرماوین فقط

اس خریطے کا ترجمہ حسب سررشتہ صاحب کلان بہادر نے صاحب ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر سنترل انڈیا کی خدمت مین بسبیل ڈاک ارسال کیا وہان سے مطابق ضابطہ جناب مستطاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و ویسرای کشور ہند کی خدمت مین لکھا گیا درخواست منظور ہوئی بعدہ حسب قاعدہ صاحب کلان بہادر نے خریطہ خط منظوری مورخہ ہفدہم دسمبر ۱۸۷۲ء مطابق ہجدہم رجب ۱۲۸۹ھ ہجری لکھ بھیجا اور دسوین شعبان کو باعث خلعت عنایتی جناب لارڈ صاحب بہادر و ویسرای کشور ہند رونق افروز بھوپال و فردوس کوٹھی جہانگیر آباد ہوے گیارھوین تاریخ دیوانخانۂ کلان محلسرا مین جو اس جلسے کے لیے آراستہ و پیراستہ تھا اور اوسمین جملہ ارکان و اخوان و مہتممان و جاگیرداران ریاست حسب قاعدہ حاضر تھے خلعت کو باحتشام تمام لیکر صاحب بہادر تشریف لائے مطابق ضابطہ اتواب سلامی سر ہوئین اور استقبال مقرری عمل مین آیا بعد اجلاس مرس جوبدی خیر و عافیت صاحب بہادر ممدوح نے خریطۂ خط مبارکبادی منظوری خلعت و خطاب وغیرہ مدارج نواب صاحب بہادر موصوف اپنے ہاتھ سے ہمارے ہاتھ مین دیکر زبانی بھی تہنیت ادا کی اور منشی دیندیال میر منشی محکمۂ ایجنسی نے بحکم صاحب کلان بہادر اوس خریطے کو اول سے تا آخر اہل دربار کو سنایا ملخص خریطہ خط مذکور یہ ہی قبل ازین ے۱ دسمبر سنہ حال اس نوید مسرت افزا سے آپکو اطلاع دی گئی ہی کہ سرکار انگلسیہ سے دیے جانا خطاب نوابی و خلعت نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر شوہر مشفقہ کو منظور ہوا ہی آج اجلاس منا... بکمال طیب خاطر اس جلسۂ مسرت و نشاط مین جو محض واسطے اس تقریب سعید کے منعقد ہوا ہی نواب صاحب بہادر ممدوح کو خلعت و خطاب عطیۂ گورمنٹ انگلسیہ سے مخلع و مخاطب کرتا ہی اور سب اخوان و ارکان ریاست کو صلاے عام سے اطلاع دیتا ہی کہ خطاب نواب والاجاہ امیر الملک و خلعت فاخرہ اس درجۂ علیا کا سرکار انگلسیہ سے نواب صاحب بہادر ممدوح کو عطا فرمایا گیا اور جمیع مراتب اعزاز مین انکی منسبت اوسی سرکار فلک اقتدار سے نقش منظوری کا پایا مناسب و ضروری ہی

برادران و اعیان و ارکان ریاست بدل و جان اعزاز و مراتب مثل نوابان سابق بھوپال کے
عظمت و جلالت منظور رکھین و نوابصاحب بہادر ممدوح اس عطیۂ کبری گورنمنٹ انگلسیہ کے
ممنون ہوکر ترقی نیکنامی رئیس و نفع رسانی و رفاہ عام مین عالی ہمتی و بلند نظری سے
مصروف رہین اور آپ و نواب صاحب بہادر ممدوح پر منکشف ہے کہ یہ ریاست حسن خوش نظمی
و نیکنامی سے اور ریاستون مین ضرب المثل و مشہور ہے بفضل الٰہی اوسی انتظام پسندیدہ سے
رونق و زینت اس ریاست کی اب تک چلی آتی ہے اسیطرح آپ سرسبزی و ترقی حسن انتظام ریاست
مین آیندہ بدل مصروف رہین اب مخلص اس مکاتبے کو اس دعا پر ختم کرتا ہے کہ خلعت و خطاب
موصوف نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کو اور آپ کو اور جمیع منتسبان ریاست
کو مبارک و مسعود ہوا و حصول درجۂ اعلی نوابصاحب بہادر ممدوح سے آپ و سب اخوان
و ارکان ریاست کو خوشی حاصل ہے فقط مورخہ پانزدہم اکتوبر ۱۸۷۲ء بعدہ نوابصاحب
کو خلعت سے مخلع فرمایا نوابصاحب نے کیسہ ایک سو ایک اشرفی نذر جناب لارڈ صاحب
بہادر کا صاحب کلان بہادر کو دیا اور جملہ اخوان و ارکان و جاگیرداران ریاست وغیرہ نے
نوابصاحب بہادر کو نذرین علی حسب المقدرت پیش کین پھر صاحب کلان بہادر نوابصاحب
بہادر کو ہمراہ اپنے پاس نواب بیگم صاحبۂ قدسیہ کے لیگئے بوجہ بزرگی اونکی و خردی رشتے
انکے ایک اشرفی و پانچ روپیہ نذر کیے بعدہ دربار برخاست ہوا صاحب بہادر اپنی
فرودگاہ پر گئے ریاست سے ہزار روپیہ محتاجون کو اس تقریب سعید مین بمد خیرات
کیا گیا اور تنخواہ ہفت نیم روزہ ملازمان سوائے نذر دستی بحساب فی صد دہ روپیہ لی گئی
اگرچہ بقاعدۂ قدیم وضع ہونا پانزدہ روزہ تنخواہ ملازمان کا چاہیے تھا لیکن نوابصاحب
بہادر نے براہ رعایت ہفت روزہ معاف کرکے ہفت روزہ قائم رکھا اور بحساب
فی روپیہ ایک آنہ تحصیل ملک سے نذرانہ نوابصاحب بہادر کو لینے کا حکم دیا یہ روپیہ
داخل خزانہ ریاست ہوکر جانب نوابصاحب بہادر سے بصرف ضیافت طعام رعایا

وملازمان ریاست آویگا اور شروع سنہ ۱۲۸۰ فصلی مطابق غرۂ شعبان سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے جاگیر چھہتر ہزار چار سو بہتر روپیہ سوا دس آنے کی اونکے مصارف کے لیے ریاست سے مقرر کی خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ جو جناب لارڈ صاحب بہادر سے اونکو عنایت ہوئی تفصیل اوسکی یہ ہی سرپیچ مرصع الماس ایک مالاے مروارید کلان ایک مندیل ایک چغہ زردوزی ایک دوشالہ یک زوج آرخالق ایک طاقہ کمخواب ایک طاقہ ململ چار بندوق دونالی ایک شمشیر طلائی مع بندہ ایک پٹکہ زردوزی ایک پیش قبض ایک کمان ایک ترکش ایک سپر ایک فیل مع ہودج نقرہ سادہ کار یلمع طلائی مع جل و سری و پنکھہ زردوزی ایک مسند تکیہ مخملی کارچوبی اسپ مع پوزی و دمچی و ہیکل نقرہ و زرین چار جامہ زردوزی ایک راس نوابصاحب نے یہ سب سامان خلعت ریاست مین دیکر بالغ قیمت اوسکے ریاست سے لیلیے اور نواب صاحب بہادر موصوف نے جو سابق تین ہزار روپیہ سالانہ نفقہ کا مقرر کیا تھا اب بعد حصول اس جاگیر کے اوسکو مضاعف کرکے شش ہزار روپیہ سالانہ آغاز سال سنہ ۱۲۸۱ فصلی سے ہمارے توشک خانے مین ارسال کرنا معین کیا

تذکرۂ سوم ہرچند روز صدر نشینی سے مدت سہ سال مین مینے ہر سہ نظامت کا دورہ کیا جسکا ذکر اس دفتر مین مرقوم ہوچکا ہی لیکن استخبار حال رعایا اور اپنی توجہ نگرانی سے عمال کو متنبہ کرتے رہنا مقتضاے ریاستداری سمجھکر سلسلہ دورۂ ملک محروسہ کا جاری رکھنا مناسب جانکر بتقریب دورۂ نظامت جنوب دہم شوال سنہ ۱۲۸۹ ہجری بھوپال سے کوچ کیا قریب دو دو ہفتہ ہر محال مین قیام کرکر مثل دورہاے گذشتہ جملہ مدارج رعایا پروری و دریافت حال عمال و رفاہ خلق اللہ مین کوشش کی اور اپنے لشکر مین نسبت جملہ خاص و عام حکم دیا کہ سامان رسد لشکر بقیمت واجبی نقد خرید کرکے صرف مین لائین کوئی شخص کوئی شی بازار لشکر و قصبہ سے قرض نہ لیوے اس دورے مین اکثر رعایا کو شاکر و خوشحال پایا اور حکام کو بخوف بازپرس و تدارک سخت ہرگونہ تحکم بیجا و تعدی سے ناروا

محتنب وبری دیکھا معہذا جس کسی کی نسبت ادنی زیادتی بھی ثابت ہوئی اوسکا تدارک
بوجہ مناسب قرین انصاف عمل مین آیا اس دورے مین صرف سات سو اٹھاون عرائض
مقدماتی پیش ہوے اور احکام مناسب فیصلہ جس محکمے کے متعلق تھے اوسکے مہتمم کے
نام جاری کیے اور منجملہ بندوبست جدید ریاست کے یہ کام ہوے کہ سابق محکمہ دیوانی
مین یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی مقروض پر چند مقدمات دائر ہوکر ڈگریان ہوتی تھین تو مدیون
کی جایداد ظاہری نیلام ہوکر حق رسی مدعیون کی بحصہ مساوی کی جاتی تھی اور مدعا علیہ کو
فارغخطی کل کی دلائی جاتی تھی اسمین بوجہ اخفاے جایداد حق تلفی قرضخواہان اور گنجایش
بدمعاملگی مفسدون کی متصور تھی اسلیے بنظر رفاہ عام یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ بعد نیلام
جایداد ظاہری زر نیلام سے بحصہ مساوی حق رسی کرکے بجاے فارغخطی رسید مدعیون سے
لیجاوے اور وقت نشاندہی دیگر جایداد بقیہ حق رسی عمل مین آوے دوم حد سماعت قرضہ
ودادستد مدعیان علاقہ بھوپال بیزدہ سالہ اور مدعیان چھاونی سیہور کی حسب قانون
انگریزی سہ سالہ تھی چونکہ اس قاعدے کی پابندی مین مدعیان ساکنان چھاونی سیہور
پر ایک طرح کا حیف تھا اسلیے کل مدعیون کیواسطے بلا لحاظ سکونت میعاد حد سماعت پانزدہ سالہ
رکھی گئی سوم مہاجنان دیوالیہ کے مقدمات کا کوئی قاعدہ مستقل مقرر نہین تھا وقت وقوع
ایسے معاملات کے حکام کو وقت اور قرضخواہون کو طرح طرح کی حجتین پیدا ہوتی تھین
اسلیے یہ قاعدہ مقرر کیا کہ جو دوالیہ مقر دوالہ نکالنے کا ہوکر درخواست حق رسی اپنے
قرضخواہون کی دام مساوی سے کرے اور اوسکا دوالہ نکلنا ثابت ہو تو اوسکی جایداد
ظاہری کی قلم بندی و حفاظت ہو اور وجہ دوالہ نکلنے کی معلوم کیجاوے اور قرضخواہون
کے نام اشتہار میعادی ایک مہینے کا واسطے دعوی پیش کرنے کے جاری ہو اور پھر
مدعیون کی بقید قرضہ طلب ہوکر بعد انقضاے میعاد بقدر جایداد قرض سے اطلاع
دیجاوے اوسوقت جو مدعی حسب حصہ خود دانستہ داخل کرکے نالش کرے اور

حق رسی چاہے تو حسب ضابطہ بعد تحقیق کارروائی عمل میں آوے اور بضرورت ایک مہینے
تک مدعا علیہ کو قید بھی رکھکر حسب نشاندہی مدعیان تلاشی جایداد کیجاوے اور اگر
قرضخواہان مقروض بعد قلم بندی جایداد کے کارروائی عدالت بلا نالش تقسیم کرلینا جایداد
مدعا علیہ بحساب دام مساوی چاہیں تو بقدر نصف زر کے اوس جایداد سے وضع کرکے
باقی حوالہ کردی جائے چہارم بعض مدعیان مفلس بسبب نہ داخل کرسکنے ضمانت خرچہ
یا بخوف مطالبہ وقت عدم اثبات دعوی نالش سے باز رہکر اپنے حصول حق سے
محروم رہتے تھے اسواسطے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ سماعت دعوی ایسے مفلس رعایا کی
کہ جسکے پاس کچھ جایداد نہو اور نہ کوئی اوسکی ضمانت دے بغیر لینے زرفیس کے کرکے
بصورت عدم اثبات دعوی زرفیس اوسکو معاف ہو پنجم واسطے تحریک دستاویزات
فریقین اہل مقدمہ جو مثل میں شامل ہو وقت انفصال کے حکم جاری کیا گیا تا وقت وقوع
فتورحال دستاویز کا بسطرح کہ داخل ہوئی ہو معلوم ہوجاوے ششم کسبیان اپنی چھوکریوں کو
بوجہ حق پرورش و تعلیم رقص و سرود اپنا مملوک تصور کرکے اونکو نکاح کرنے سے
مانع آتی ہیں عقلاً اور شرعاً یہ اختیار اونکا ناروا تھا لہذا حکم کیا گیا کہ کسبیوں کی
چھوکریاں آزاد ہیں اونکو اپنے نفس کا اختیار ہے جب چاہیں نکاح کرلیں مگر وقت جدا
ہونیکے زر و اسباب موجودہ بوجہ حق خدمت زمانہ پرورش و تعلیم نائکہ کو دلایا جاوے
ہفتم میعاد سماعت اپیل کی سہ ماہہ روز لینے نقل بکار سے مقرر تھی اسمین فریق مغلوب
واسطے وسعت میعاد اپیل عمداً لینے نقل فیصلہ سے اغماض کرتے تھے اسلیے یہ قاعدہ
جاری کیا گیا کہ بعد فیصلہ اطلاع لینے نقل کی فریقین کو دیجاوے اور اوسی تاریخ سے
میعاد سماعت اپیل محسوب ہو ہشتم چوکیداران شہر بھوپال کو زر چوکیداری رعایا سے
معرفت عدالت فوجداری وصول ہوکر تقسیم ہوتا تھا اسمین مفلس مشکل سے دیتے تھے
ہر چند یہ روپیہ خاص حفاظت رعایا کا تھا مگر حضور احسان و رعایا پروری کی راہ سے

اخذ ٹکس مذکور معاف کرکے دینا دوسو چوبیس روپیہ ماہوار چوکیدارون کا ریاست سے
مقرر کیا گیا و نیز ہم اکثر ملازمان و اہلکاران اپنے قریبون کے نام سے دیہات ریاست مستاجری
مین رکھتے تھے رعایا پر اونکی مراعات سے گنجایش تعدی اور باقی رہنا زر سرکار کا متصور تھا
اسلیے حکم دیا گیا کہ بعد اختتام میعاد پٹہ کسی ملازم ذی وجاہت یا اوسکے عزیز کے نام
مستاجری مین گانون ندیا جاوے و نیز دہم دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف سڑک سیہور
تا بھوپال جو ریاست سے داخل محکمہ اجنٹی بھوپال کیا جاتا تھا اوسکی معافی چاہی اور ذمہ
طیاری سڑک کا اپنی طرف رکھا اوسکے جواب مین یادداشت محکمہ اجنٹی سیہور بحوالہ چٹھی
محکمہ اجنٹی سنترل انڈیا و خط صاحب انڈر سکرتری گورنمنٹ انڈیا بانقول ہر دو خط منظوری معافی
دوازدہ ہزار روپیہ سالانہ مذکور اس خلاصہ سے کہ جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے سال
حال کے اخیر سے سالانہ بارہ ہزار روپیہ کا لینا موقوف فرمایا موصول ہوئی بموجب اوسکے
بتقرر مہتمم و عملہ اخراجات ضروری حکم طیاری سڑک او تعمیر پلون کا سیہور تا بھوپال اور بھوپال سے
تا ہوشنگ آباد جاری کیا گیا اور اسی نہج پر اکثر نظم امور ریاست مین بغور و فکر تمام مساعی جمیلہ عمل مین آئے

تذکرہ چہارم جب شہزادہ صاحب بہادر ڈیوک آف اڈنبرا سیر کنان دار الامارت
کلکتہ سے بعزم مراجعت دار السلطنت لندن شکار کھیلتے ہوے متصل ہوشنگ آباد توا ندی
کے کنارے رونق افروز ہوے مینے بھوپال مین اونکے قدم رنجہ فرمانے کی تمنا کی جو کہ جناب
ممدوح کا عزم بالجزم بہت جلد لندن کو مراجعت فرمانے کا تھا اس سبب سے اتفاق تشریف آوری
سمت بھوپال نہوا اسوقت مینے سلخ صفر ۱۲۸۷ ہجری ایک نیاز نامہ لکھا اور چند عدد پارچہ ہاے
موزون کار اپنی اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد کی دستکاری کے مع چند
ہتیار وغیرہ بتحفہ ساخت خاص بھوپال بطریق ہدیہ و یادگار اونکی خدمت مین روانہ کیے
شہزادہ صاحب بہادر نے مقام لندن سے بجواب اوسکے عنایت نامہ مورخہ ششم نومبر ۱۸۷۰ء
براہ تفضلات شاہانہ مع چند تحفہاے نادر ولایت انگلستان بوساطت جناب لارڈ صاحب بہادر

معرفت اجنٹی اندور روسیدہو میرے پاس بھیجے شرح اوسکی یہ ہی تھان ریشمی قسم اطلس سادہ
و شجر کا کار کلابتون نگار سات تھان کرتہ ریشمی کلابتون سوزن کار یک عدد قالین ریشمی
پر نقش و نگار یک عدد مرقع تصاویر خاندان شاہی ایک مجلد کلان عینک نہایت عمدہ
باخانہاے مرصع دو عدد دوربین یک عدد گھڑی نہایت عمدہ بیش قیمت یک عدد عطردان
مرصع یکعدد اور ترجمہ صحیفۂ انگریزی کا یہ ہی معزز مجبۂ من آپ کا خط محبت کا بھرا ہوا مع
دلچسپ نمونہای ہنرمندی او دستکاری بھوپال جو آپنے براہ مہربانی ہمارے پاس بھیجا
پہنچا اشیاے موصوف کو اینجانب بہت قدر و منزلت سے بطور آپکی یادگار کے جو آپ کی
جانب سے خلوص محبت نسبت حضرت ملکۂ معظمہ انگلستان اور اینجانب کے ہی اپنے پاس محفوظ
رکھے گا آپ نے جو افسوس بسبب پہونچنے راقم کے بھوپال مین لکھا ہی آپ یقین کرین کہ
بھی نہایت افسوس ہوا ہی کہ آپ کی ریاست مین جسکے انتظام کی تعریف عہد حکمرانی نواب سکندر بیگم
صاحبہ مرحومہ اور زمانہ فرمانروائی آن مشفقہ سے بہ نیکنامی مشہور ہی اور اوسکی نام آوری شہرت
کل سرزمین مملکت جناب ملکۂ معظمہ مین پھیلی ہوئی ہی پہونچنے سے معذور رہا راقم نہایت خوشی
سے ہنرمندی و دستکاری یورپ کے چند نمونے آپکے واسطے بھیجتا ہی اونکو آپ قبول فرماوینگی
اور اشیاے مذکور جو مختصر کم قیمت ہین اینجانب کیطرف سے صداقت دلی کی یادگار رہینگی

تذکرۂ پنجم ماہ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری خط خانگی پولٹکل اجنٹ صاحب بہادر بھوپال
باین مضمون آیا کہ ہم بہت خوشی سے آپ کو مبارکبادی دیتے ہین اس بات کی کہ ملکۂ معظمہ نے
ہمہ تن مصروف ہونا تمہارا آبادانی ملک اور دادرسی مستغیثان و آسایش رعایا و اطاعت
سرکار دولتمدار انگلسیہ مین تحریرات گورمنٹ عالیہ سے دریافت کر کے براہ نوازش ملوکانہ
خطاب نایٹ گرانڈ کمانڈر استار آف انڈیا کا عطا فرمایا ہی اور واسطے دینے تمغا و نشان
درجۂ اول اس بڑے رتبے کے نائب السلطنۃ کو حکم دیا ہی پھر یہ لکھا کہ تاریخ چہاردہم رمضان
سنہ ۱۲۸۹ ہجری مطابق شانزدہم نومبر سنہ ۱۸۷۲ع لارڈ صاحب بہادر بندر ممبئی مین سرداران نامی

ہند سے ملاقات کرینگے وہان تمکو نوازش خسروی سے ممتاز فرماوینگے مین پنجم رمضان
سنہ ۱۲۹۲ ہجری برابر ہفتم نومبر سنہ ۱۸۷۵ء مع ارکان و اخوان و جمعیت دو صد و ہفتاد و شش نفر
مردم عنی نور چشم نواب سلطان جہان بیگم نواب امیر الملک والاجاہ بہادر مدار المہام بہادر
فیض محمد خان نظیر محمد خان عاقل محمد خان لطیف محمد خان بخشی محمد حسن خان بہادر
لاجی خزانچی وغیرہ اہلکاران اور ساز و سامان ضروری اور چھہ نفر سوار مع یک عہدہ دار
کے متوجہ بندر بمبئی ہوئی اور بھوپال سے براہ چھیپانیر کنارہ اس طرف دریاے نربدا عملداری
بھوپال تک آہستہ گئی اور کشتی پر دریا سے عبور کرکے براہ ہردا عمل سرکار انگریزی دسوین
رمضان کو بوقت پنج گھنٹہ شام ریل پر سوار ہوکر بعد طے کرنے منزلون کے گیارھوین رمضان
کو گیارہ بجے دن کے اسٹیشن محلہ بہاری کھلا ممبئی مین پہونچی کرنیل جان ولیم ولبی سی بی
اسبرن صاحب بہادر پولٹکل ایجنٹ بھوپال مع مسٹر اسبرن صاحب بہادر و مسٹر گون صاحب
بہادر پولٹکل سکریٹری اور ایک مصاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی و مترجم زبانہای شرقی گاڑی کے
پاس تشریف لائے مسٹر اسبرن صاحب نے مجھسے اور میری ولیعہد سے مصافحہ فرمایا اور آئین
مزاج پرسی ادا کیا مین و ولیعہد اور بعد میرے نواب والاجاہ بہادر اور دوسرے مرزایان ہمراہی
اوترے میرے و ولیعہد کے چہرے پر نقاب پڑی تھی ہم پیشوائی کو بہت صاحبان فوجی خدمت
اس استقبال مین حاضر تھے مسٹر گون صاحب بہادر میرے ہمراہ اور مسٹر اسبرن صاحب بہادر
میری ولیعہد کے ساتھہ اور کرنیل اسبرن صاحب بہادر مع مصاحب گورنر صاحب بہادر و
مترجم زبانہای شرقی نواب صاحب کے ساتھہ چلے جب اسٹیشن کی دوسری جانب ہم پہونچے
وہان ہمارے رجمنٹ پلٹن کا جو استادہ تھا رسم سلامی بجالایا اور بین باجہ سلامی کا بجا اول درجے
کی گاڑی مین مین و ولیعہد اور مسٹر اسبرن صاحب بہادر اور نواب صاحب بہادر اور مسٹر
گون صاحب بہادر و کرنیل اسبرن صاحب بہادر و مصاحب گورنر صاحب بہادر بمبئی اور میرے
ارکان ریاست دوسری گاڑیون پر سوار ہوے اور ایک رجمنٹ پونا ہارس ہماری جلو مین روانہ ہوا

اونمیں فیر سلامی کی سر ہوئی صاحبان بہادر موصوف نے کوٹھی بیم جی مانک جی پارسی کی
جو ہماری فرودگاہ تھی ہمکو پہنچایا اس کوٹھی کا کرایہ ایک مہینے کا ڈیڑھ ہزار پچاس روپیہ مقرر ہوا تھا
اوسیدن بنواخت چہار گھنٹہ روز ملاقات گورنر صاحب بہادر بمبئی کی قرار پائی بعد اوسکے رسم
استقبال اونکی ملاقات اونکی کوٹھی پر حاصل ہوئی اور اونکے سکرتر صاحب بہادر و مصاحبین نے
استقبال ہمارا تا کوٹھی ہماری کے کیا رسم مشایعت وقت واپسی کے عمل مین آئی دوازدہم
رمضان کو وقت نواخت ہشت نیم گھنٹہ گورنر صاحب بہادر بمبئی ہماری ملاقات کو آئے
مدار المہام صاحب بہادر و بخشی محمد حسن خان نے استقبال و مشایعت اونکا تا کوٹھی اونکی
کیا اور سلامی اتواپ قلعہ سے ہوئی اور پلٹن گورہ بھی واسطے ادای سلامی کے ہماری طرف
سے ہماری کوٹھی پر کھڑی تھی پھر اوسی دن بنواخت سہ گھنٹہ روز جہاز سواری نواب لارڈ نارتھ
بروک صاحب بہادر ویسراے کشور ہند وارد لنگرگاہ ہوا حسب الحکم رئیسان حاضر بمبئی اور
دوسرے سرداران مملکت انگلسیہ نے قلعہ متصل دریاے شور تک استقبال کیا جناب لارڈ صاحب
بہادر ممدوح جہاز دخانی سے کنارے پر اوتر کر اپنے خیمے مین رونق بخش ہوے وہان سے
بسواری بگھی کوٹھی گورنر صاحب بہادر بمبئی تک مع بگھیان رئیسان موجودہ وغیرہم کے گئے ہم
و نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ و نواب صاحب بہادر و مدار المہام صاحب وقت اونکے استقبال کے
ایک بگھی مین بیٹھے تھے اور نمبر بگھیون کا اس قاعدے سے تھا کہ اول بگھی چہار اسپہ لارڈ صاحب
بہادر کی تھی پیچھے اوسکے بگھی سواری مہاراجہ گوالیار بعدہ بگھی ہماری بعدہ بگھی راجہ ریوان
کی تھی اثناے راہ مین راجہ کولاپور نے بلالحاظ نمبر سواری اپنی بگھی کو براہ خودسری ہماری
بگھی کے آگے کر لیا اور چوبدار کی ممانعت پر کچھہ التفات نکیا صاحب بہادر نے جو منتظم
و نگران نمبر سواریون استقبال کے تھے موجب کہنے لچھمن سنگھ جمعدار چوبداران کے راجہ
کولاپور کی بگھی کو ہماری بگھی کے پیچھے کر دیا ایسے بڑے مجمع مین اوسکی بہت سبکی ہوئی غرضکہ
بعد داخل ہونے لارڈ صاحب بہادر کے کوٹھی مین سب رئیس اپنی اپنی فرودگاہ کو چلے آئے

کنارۂ دریا سے کوٹھی تک دورویہ بازار و ہر کوچے پر اتنا ہجوم خلائق تھا کہ بے مبالغہ لاکھ
آدمی سے زیادہ تھے اور کثرت لڑکون اور عورتون کی جو کھڑکیون مکانات ہفت منزلکی
ہر منزل مین بیٹھی تھین اتنی تھی کہ شمار سے باہر ہو اور اسیقدر کثرت بگھیون و دوسری سواریون
کی تھی یہ جلسہ قابل دیکھنے کے تھا کہتے ہین ممبئی مین زیادہ سات لاکھ سے آدمی اور
زیادہ سات ہزار سے بگھیان ہین بتاریخ تیرھوین رمضان سنہ ۱۲۹۲ ہجری مطابق پندرھوین
نومبر سنہ ۱۸۷۵ع ہم واسطے ملاقات خاص لارڈ صاحب بہادر کے گئے سکرتر اعظم اور ایک
مصاحب نے تا نصف راہ کوٹھی مع اردلی رسالہ جنگی استقبال ہمارا و وقت مراجعت
اسیطرح مشایعت کی اس ملاقات مین نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ و نواب والاجاہ
مدار المہام بخشی فوج منشی موتی لال وکیل لالہ لاجی خزانچی ہمراہ تھے بعد ادائے سلام
کے سب نے ذرا ٹھہر کر نذرین گذرانین پھر ہمنے مزاج لارڈ صاحب بہادر اور اونکی دختر اور
ملکۂ معظمہ کا پوچھا لارڈ صاحب بہادر نے جواب ہر ایک بات کا بخوبی و مہربانی فرمایا بعدہ
جناب ممدوح نے فرمایا ہمنے دربار انبالہ بسبب فساد ہوا کے موقوف رکھا ورنہ آپ کو زیادہ
تکلیف ہوتی ہمنے عرض کیا کہ آپ ہمکو جہان بلاتے ہم بخوشی حاضر ہوتے کچھ تکلیف نہ تھی
پھر پوچھا تمنے تاریخ ملک کی انگریزی مین لکھی ہے مینے عرض کیا کہ وہ تاریخ والدۂ ماجدہ کی ہے
مینے تاریخ بھوپال اردو فارسی مین لکھی ہے ابھی انگریزی اوسکی نہین ہوئی بعد ترتیب و ترجمہ
کے آپکی خدمت مین بھیجی جاویگی بعد ازین عطر و پان و پھولون کے ہار تقسیم ہوے مجھکو
بدست خاص دیا اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ اور نواب صاحب بہادر کو سکرتر اعظم
نے دیا اور دوسرون کو اونکے مصاحبین نے تقسیم کیا اور وقت آمد و رفت کے جناب لارڈ صاحب
بہادر نے لب فرش تک استقبال و مشایعت فرمائی جب ہمنے مراجعت کی قریب کوٹھی
گورنر صاحب بہادر سرکار بزرگ نواب قدسیہ بیگم اثنائے راہ مین جاتی ہوئی ملین معلوم ہوا
کہ بسبب برخاستگی دربار کے ملاقات اونکی لارڈ صاحب بہادر سے حسب رشتہ نہین ہوئی

صرف سلام خانگی ہوا شانزدہم نومبر ۱۸۷۲ء برابر چہاردہم رمضان ۱۲۸۹ ہجری روز شنبہ کو وقت نواخت سہ گھنٹہ روز بسواری بگھی ہمراہ صاحب کلان بہادر مع نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ نواب والاجاہ مدار المہام عاقل محمد خان نظیر محمد خان لطیف محمد خان فیض محمد خان کی دربار گورنری مین بتقریب حصول تمغای اشتار حاضر ہوئی اور قریب بارگاہ کے بگھی مین حسب اشارہ صاحب کلان بہادر کے بانتظار طلب ٹھہری رہی ہماری بگھی سے ڈیرہ دربار تک جو بفاصلہ کئی سو قدم کے تھا فرش بانات بچھا ہوا تھا ہر ایک نائیٹ گرنڈ کمنڈر جنکو اذن واسطے حاضری دربار مذکور کے دیا گیا تھا جب وہ سنتر کمپ مین وارد ہوئے صاحب اندر سکرٹیری نے استقبال کر کے اونکو خیمون مین جو اونکے لیے استادہ تھے لیگئے وہان اونھون نے پوشاک اشتار کی پہنی بعد ازان صاحب موصوف اونکو خیمہ بارگاہ مین لیگئے اور وہان اہل خطاب درجہ دوم و سوم بھی حاضر ہوئے اور موافق رسم قدیم درجہ اول کے اہل اشتار کے آگے درجہ دوم کے خطابی اور اونکے آگے درجہ سوم کے خطابی باریاب ہوئے اور درجہ اول کے خطابیون کے پیچھے گورنر صاحب بہادر جامہ اشتار و تمغا پہنے ہوئے رونق بخش ہوے اونکے دامن جبہ یعنی ٹیل کو دو لڑکے خردسال عقب سے اوٹھائے ہوئے تھے بجناب جارسب رئیسون کے پیچھے جناب ممدوح کھڑے ہوئے اور باعتبار نمبر کے سب کے آگے تھے معلوم ہوا کہ یہان ترتیب نمبرون کی جانب بائین سے یعنی طرف پس سے شمار نمبر کا شروع اور آگے تک ختم ہوا جو کہ سب کے آگے تھا وہ نمبر مین کمتر تھا اور ترتیب رفتار دربار اسطرح تھی اول علم بردار پھر عصابردار پھر سپہ سالار جماعت اندر سکرٹیری و صاحب سکرٹیری پھر کمپانین ارباب خطاب درجہ سوم پھر اہل خطاب درجہ دوم پھر صاحبان خطاب درجہ اول اور پھر ایک نائیٹ گرنڈ کمنڈر کے آگے اونکا ایک افسر نشان لیے ہوئے اور عقب اوس صاحب خطاب کے اونکے سردار و لواحق اور سکرٹیری صاحب صیغہ جنگی جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و صاحب پرائیوٹ سکرٹیری جناب ویسرائے صاحب بہادر دونون نشان لیے ہوئے پیچھے جناب گرنڈ ماسٹر

صاحب بہادر اور جناب محتشم کے پیچھے سرداران و ملازمان جناب ممدوح تھے جب اس
ترتیب سے خیمہ بارگاہ مین ورود ہوا سرداران اشتہار یافتہ صف بستہ اپنی اپنی جا پر کھڑے
ہوے اور جب تک جناب ممدوح اپنی جا پر متمکن نہین ہوے کھڑے رہے اور جب
جناب ممدوح درمیان اونکے سے گذرے سب نے مجرا کیا سلامی بادشاہی سر ہوئی بعدہ جناب
ممدوح کے حکم سے سکرٹیری صاحب نے باعلان کہا کہ اب دربار معمور ہوا اور صاحبان خطاب کا
نام لیکر بموجب ترتیب پکارنا شروع کیا جو حاضر تھے کھڑے ہوکر جواب دہ ہوے اور جو غیر موجود
تھے اونکی عوض اندر سکرٹیری نے جواب دیا پھر سکرٹیری صاحب نے اظہار اس بات کا کیا کہ
یہ دربار صرف واسطے عطاے خطاب و تمغا نواب شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال اور
آنریبل جان اسٹریچی صاحب کیواسطے بموجب فرمان شاہی منعقد ہوا ہی بعد ازان سکرٹیری
صاحب اور اندر سکرٹیری صاحب دربار سے ہمارے لانے کیواسطے ہماری بگھی سواری تک
آئے اور استقبال کرکر بارگاہ تک لیگئے وہان دو صاحب اور پیشوائی کو آئے اور قاعدہ رفتار
اسطرح پر ہوا آگے علم بردار پھر عصا بردار پھر اندر سکرٹیری تمغا لیے ہوے پھر صاحب سکرٹیری
اونکے عقب دو صاحب پھر صاحب پولٹکل اجنٹ بھوپال پھر ایک افسر نشان پیچیدہ لیے
ہوے پھر مین میرے پیچھے میرے منتسب بارگاہ مین قدم رکھتے ہی سپاہیان گارد نے سلامی
ادا کی مطابق نمبرون اشتہار کے اپنی کرسی پر بیٹھی ہمارے پیچھے کرسی صاحبان کلان کی تھی
اوسکے برابر اونکے کرسی بخشی حافظ محمد حسن خان کی بوجہ اوٹھانے نشان اشتہار کے عقب اوسکے
کرسی ولیعہد کی اوسکے برابر کرسی نواب صاحب بہادر کی اوسکے برابر کرسی مدار المہام صاحب
بہادر کی اوسکے پیچھے کرسی اور ہمراہیون کی او بنظر عورت ہونے ہمارے گورنمنٹ
کیطرف سے اجازت ہوئی کہ دو لڑکے کم عمر ٹیل اشتہار کا اوٹھاوین اور اس دربار مین نشست
رئوسا کی باعتبار نمبر اشتہار کے مقرر تھی صاحب سکرٹیری نے فرمان شاہی لارڈ صاحب کو دیا جناب
محتشم نے تمغا و خطاب دینے کو ارشاد کیا لارڈ صاحب تخت پر بیٹھے تھے مین تخت کے

روبرو گئی سکرٹیری صاحب نے میز پر سے تمغا اوٹھا کر بعد ادلے مجرا لارڈ صاحب کو دیا لارڈ صاحب نے فرمان شاہی صاحب سکرٹیری کو دیا اونھون نے اوسکو پڑھا بعد ازان محکو میز کے نزدیک لیگئے حسب ایماے لارڈ صاحب سر ہنری ڈرمنڈ دیل صاحب نے تمغا اور سر ایڈورڈ ہیل صاحب نے نشان سکرٹیری صاحب سے لیا اور دونون صاحبان مذکور نے جو خلعت کا مجھکو پہنا کر تخت کے سامنے لائے بیٹھ شرائط تعظیم کے ادا کیے اوسوقت دونون صاحبان مذکور علیحدہ اپنی اپنی جا پر کھڑے ہوے لارڈ صاحب بہادر نے کھڑے ہو کر مجھکو کانٹ کا بخشش پہنایا اور فرمایا کہ جناب ملکہ معظمہ کے ایماسے مین آپ کو اسوقت اس دربار مین تمغا جو عزت کا ہی اور نشان اسٹار آف انڈیا کا ہی دیتا ہون یہ نہایت بلند مرتبہ خطاب کا ہی اور حضرت ملکہ معظمہ نے بنظر کریمانہ اور بطیب خاطر آپ کو سردار گرینڈ کمانڈر کا کیا ہی بعد اسکے اوپر فیر توپ سلامی سر ہوئی اور سکرٹیری صاحب نے ہر ایک نائیٹ گرینڈ کمانڈر کے پاس مجھکو لیجا کر اونسے معانقہ کرایا پھر میز کے پاس لیجا کر اقرار نامے پر موجب قاعدہ خطاب مذکور دستخط کرائے پھر مین سلام کر کر اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہوئی بخشی محمد حسن خان میرے نشان بردار نے نشان کھولکر حسب قانون ہلایا پھر بگل مبارکبادی کا بجا اور سکرٹیری صاحب نے میرے خطاب کو باواز بلند اہل دربار کو سنایا بعد ازان مین اور اہل دربار جو تعظیماً کھڑے تھے اپنی کرسیون پر بیٹھے بعدہ تمغا نمبر دوم کا سر جان اسٹریچی صاحب بہادر کو عطا ہوا اس تمغے کے ساتھ جامہ وار کچھہ نتھا بعدہ دربار برخاست ہوا اور لارڈ گورنر صاحب بہادر تشریف لیگئے اور اکیس ضرب شلک سلامی کی سر ہوئی سب اہل اسٹار دربار سے اوٹھکر منبر وار اپنے اپنے خیمون مین گئے اور وہان کپڑے اسٹار کے اوتار کر روانہ ہوے اثنای راہ مین سکرتر اعظم نے تشریف لا کر سند مہری تمغاے اسٹار دستخطی خاص ملکہ معظمہ دی ترجمہ اوسکا یہ ہی بفضل خدا وکٹوریا ملکہ یونائیڈ کنگڈم آف گریٹ برٹین و ایرلنڈ حامی دین و بادشاہ ملک ہند و ... ستارہ ہند کی موسومہ عالیہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیہ بہوپال استلا...

ہو کہ ہم چاہتے ہین عطا کرنا آپ کو ایک ایسی نشانی شاہی مہربانی کی جس سے ثابت ہو
قدر کرنا ہمارا بنسبت آپ کے جو ملحوظ خاطر ہمارے ہی اور وہ بجا آوری خیرخواہی جو آپ نے
ہماری سلطنت کی کی پس اسواسطے آپ کو منظور اور سمجھکر مقرر و معین کرتے ہین نایٹ
گرینڈ کمانڈر ہمارے بلند ترین ستارہ ہند کا اور اس سبب سے ہم عطا کرتے ہین آپکو عہدہ
نایٹ گرینڈ کمانڈر اشتار ہمارے آرڈر کا اور ہم آپ کو اختیار دیتے ہین کہ اسپر قائم و کامران
رہین اس مرتبہ و منزلت نایٹ گرینڈ کمانڈر ہمارے مذکور الصدر آرڈر کا مع ان تمام
حقوقون کے جو متعلق اسکے ہی اور دیا گیا دربار قلعہ مارمورل مع نشانی معمولی اور مہر
آرڈر مذکور الصدر کے ۲۳ ماہ مئی ۱۸۶۶ء سال جلوس ۳۵ ما اس دربار مین حضار مجلس
اور دوسرے تماشائی غالباً پانچ ہزار آدمی سے زیادہ ہونگے جب دربار سے اپنی فرودگاہ
کو آئی اسپیچ شکریہ اس منصب اعلیٰ کا لکھکر پاس صاحب کلان بہادر کے بھیجدیا وہ یہ ہے
اول ہزار ہزار شکر کرتی ہون مین اوس خالق زمین و آسمان کا جسنے ہندوستان کی
بادشاہت اوس بادشاہ کو دی جسکو ہندوستان کے حق مین بہتر رحیم و دل خیرپسند
و ظالم گداز انگلستان سے قائم کیا تھا وہ بادشاہ گریٹ بریٹن تھا الحمد للہ کہ اوس
ذات مقدس نے ایسی صفت کے بادشاہ کو ہندوستان کی بھی بادشاہت دی ہندوستانیونکو
اوس بادشاہ کا فرمان بردار بنایا اور اوس بادشاہ کو سب ہندوستانیون کا محافظ و دادرس
ٹھہرایا یہی سبب ہے کہ سب رئیس ہندوستان کے محض اس بادشاہ کے طفیل حفاظت و
شوکت سلطنت سے اپنے اپنے مقامون مین بے تشویش و بے خلش خار اعدا و اغیار
حکمرانی کرتے ہین اس بات پر مجھکو ایک مثال خوب و سچی یاد آئی ہے سنا صاحب سنین کہ
جب تو سلاطین و نوابان اس سلطنت کو میری مادر مہربان کا خلوص ظاہر و باطن اور خیرخواہی
معلوم ہوا اول خطہ بھوپال کو سب دشمنون و باغیون کے ارادہ فاسد سے کئی بار گورنمنٹ
کی فوج خاص بھیجکر بچایا دوسرے صلہ خیرخواہی مین ایک پرگنہ بیرسیہ نام دوام کو شامل

ریاست بھوپال کرکے بخشا تیسرے اشٹار درجۂ اول کا اونکو دربار مین عنایت کیا جو تھے
بعد وفات اونکی اونکا تعزیت نامہ خاص ملکۂ معظمہ پادشاہ ہند و گریٹ برٹین نے اپنے
وزیر اعظم سے لکھوا کر میرے نام پر انگلستان سے میرے پاس بھجوایا اس عنایت خاص سے
میری آبرو کو ترقی بخشی پانچوین اپنے نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر کو حکم دیا جس نے
مجکو اپنے دربار عام مین بخشش اشٹار درجۂ اولین کے رتبہ سے سرفراز فرمایا ان عنایتون
و قدردانیون اور محافظت کا شکر تھوڑا بڑی عمر تک بھی مجھسے ادا نہین ہو سکتا اس صورت
مین ہم سب چھوٹے بڑون پر لازم ہی کہ ایسے پادشاہ کی پادشاہت کا قیام ہندوستان مین
اپنے اپنے دلون مین قائم و دائم رکھین اور اوسی کی اطاعت مین سرگرم رہین اور اوسی کے
قیام سلطنت کو اپنے اور اپنی اولاد کے قیام حکومت کا باعث سمجھین اب سب صاحبان
عالیشان بہادر و اہل جلسہ ملاحظہ فرماوین کہ یہ مثال جو مینے بیان کی ہی کیسی صاف و
صحیح ہی اب مجھے جناب نائب سلطنت گورنر جنرل بہادر سے یہ امید ہی کہ اس اسپیچ کو
میرے پادشاہ عزت بخش ملکۂ معظمہ کی خدمت مین پہنچاوین تا میری شکرگزاری اون
عنایتون کی جو مجھپر و میری مادر مہربان پر اس پادشاہت سے ہوئی ہین سماعت مین حضرت
ملکۂ معظمہ کی گذر جاوین پھر لارڈ صاحب بہادر نے ایک رات جلسۂ رقص و سرود و آتشبازی
واسطے ملاحظہ رؤسا کے کیا اور ہمکو بھی ٹکٹ شرکت بھیجا لیکن بسبب علالت طبع جانا ہمارا
نہوا پھر جناب ممدوح نے تصویر عکسی اپنی براہ مہربانی عطا کی کہ وہ بطور یادگار موجود ہی جناب
لارڈ صاحب بہادر بڑے صاحب اخلاق کشادہ رو خندہ پیشانی متین قدرشناس رؤسانواز
ہین ہر سہ ملاقات مین مع دربار مزید التفات و توجہ و قدردانی حاکمانہ سے پیش آئے
بعد دو تین دن کے صاحب کلان بہادر نے ایک کتاب مختصر جو بحکم گورنمنٹ انڈیا مرتب
و قوانین اشٹار مین چھپی تھی بھیجی جو کہ مضمون اوسکا لائق عمل کرنے و یاد رکھنے اہل اشٹار
ہی خلاصہ اوسکا یہان لکھا جاتا ہی نائٹ ہوڈ یعنی طبقۂ دلاوران احکام و دفاتر

و فرامین میں ملقب بلقب اعلای ستارۂ ہند ہونگے اشخاص ذیل اس طبقے مین شامل ہونگے
سوورین یعنی بادشاہ گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم و نائٹ گرانڈ کمانڈر یعنی رئیسان دلاور اعظم
نائٹ کمانڈر یعنی رئیسان دلاور کمپانین یعنی صاحبان طبقۂ دلاوران ملکۂ معظمہ اور اونکے
وارث و جانشینان جنس ذکور و اناث سے نسلاً بعد نسل بادشاہ اس طبقے کے رہینگے اور اس
قانون مین کمی و بیشی اونکے اختیار مین ہیگی گورنر جنرل ہند گرانڈ ماسٹر یعنی امیر اعظم اس
طبقے کا منصب بی منصب ویسرائی و گورنری تک ہے بعد فراغ منصب کے بھی شمار مین طبقۂ
رئیسان اعظم دلاور کے رہیگا اور اگر رؤسای عمدہ مین جگہ خالی ہوگی تو بطور میں انکے
وقت خالی منصب تک شمار کیا جاویگا اور یہ مرتبہ خاص واسطے اوس گورنر جنرل کے ہے
جو ملکۂ معظمہ اور اونکے جانشینان مقرر کرین یا کرینگے نہ اون آدمیون کو جو وقت ضرورت
کے کام گورنری کو انجام کرین اس طبقۂ اعلی کے تین درجے ہین لقب اول نائٹ گرانڈ
کمانڈر یعنی رئیسان دلاور اعظم دوم نائٹ کمنڈر یعنی رئیسان دلاور سوم کمپانین یعنی صاحبان
دلاور تعداد جماعت درجہ اول کی زیادہ پچیس آدمی سے نہین ہے پندرہ آدمی ہند سے اور
دس انگریز اور ملکۂ معظمہ اور اونکے وارثون کو اختیار عطاے اس منصب کا انگریزون و
ہندوستانیون کو جو کہ مستحق اس عنایات کے ہوین بنظر اونکی وفاداری و جانفشانی کے
حاصل ہے اور جو آدمی قبل تقرر اس قانون کے اس طبقے مین داخل ہوے ہین وہ بحالی
القاب و خطاب و اختیارات سے کامیاب ہونگے رؤسا و اشخاص غیر ملکی جنکو ملکۂ معظمہ
لائق عطاے اس عزت کے سمجھین وہ از زمرۂ نائٹ گرانڈ کمنڈر یعنی رئیسان دلاور اعظم
اعزازی ہونگے تعداد جماعت دوم یعنی نائٹ کمنڈر کی پچاس اور جماعت سوم یعنی کمپانین
سو آدمی ہین بلا افزایش اور جب تک کہ حسن خدمت و کارگذاری سے ممالک ہند مین مستحق
اس تفضلات کے نہو وین شامل اس طبقے کے نہوینگے ملکۂ معظمہ اور اونکے جانشینان کو
اختیار ہے کہ نسل بادشاہ جارج اول سے جسکو چاہین رئیس دلاور اعظم زائد مقرر کرین اور

ازروی اختیارات حاصلہ فرمان سنہ ۲۹ جلوس کے زیادت تعداد مین اور شمول کسی درجہ
مین فرماوین جسوقت ملکہ معظمہ کسیکو اس مرتبے پر معزز فرماوینگی وارنٹ یعنی سند تعین اوسکی
بدستخط شاہی و مہر اس طبقے کے اور بدستخط ایک منشی کی دیوان سلطنت سے ہووے گی
جملہ تقریبات اعلی مین بعد اہل طبقہ باتہہ اور قبل رئیسان طبقہ ممتاز سینٹ میکائیل اینڈ سینٹ
جارج یہ رئیسان اعظم درجہ پاوینگے اور سواے امراے اعظم اس طبقے کے دوسرے رئیسان
و مصاحبان کو بحسب تقرر تواریخ خود درجہ ملیگا جلسہاے مکافات مین جامہ شاہ اس طبقے کا
مثل جامہ روسا کے تھوڑے تفاوت سے کہ مرتبہ شاہی اوس سے تمیز ہو ہوگا لباس ان
امراکا جبہ اطلس آسمانی استر سفید ریشمی ہے اور بند جبہ کا ریشم سفید سے اوس سے دو گچھے
ریشم کے نیلگون و نقرئی معلق ہین اور جانب جیب یعنی بائین پہلو رئیس اعظم کے ستارہ
زرکار کہ مرکز اوسکے سے لمعات زر کے درخشان ہین اور اوس مرکز پر ایک ستارہ پنجگوشہ
مرصع الماس مینا کار آسمان رنگ قو ر دور پر کہ ہر دو طرف سے بند ہم منسوب ہوگا اور
بالاے قو ر سجع اس طبقے کا مرصع الماس باین عبارت نور آسمانی ہمارا رہبر حضرت
ملکہ فرماتی ہے کہ رئیسان اعظم اپنے جامہ بیرونی پر جانب جیب مقابل پہلو کے ستارہ و تمغا
اوقات خوشی مین آویزان کرین اور بھی ایام طوق پوشی مین طوق زرین اس شکل کا پہنے کہ اوسپر صورت
کنول کے پھول کی ہووے اور اوسکی شاخین بکدیگر پر منحرف ہو کر تقاطع کر جاوین اور قور سے
بند ہووے اور اس طوق پر رنگ سپید و سرخ سے صورت گلاب کے پھول کی اور درمیان
طوق کے تصویر تاج شہنشاہ انگلستان کی ہووے اور یہ طوق تمامی الوان مناسب مینا کار سے
مسلسل بزنجیر طلائی ہووے تمغای درجہ اول اس طبقے کا نگین سلیمانی پر اوسپر چہرہ
ملکہ معظمہ کا نقش اور اوس تاج سے آویزان اطراف تمغا کے بیضاوی سوراخ دار و
منقوش اور اوسپر ترصیع الماس سے سجع طبقہ نمایان اور بالاے اوسکے ستارہ پنجگوشہ
کنگرہ دار الماس نگار اور سب تقریبات مین جماعت والا وران رئیس اعظم کو چاہیے کہ

اوس تمغے کو قور آسمانی چار انچھ عریض پر طرف سیدھے کاندھے کے مائل بجانب چپ
لٹکاوینگے اور عرض قور تمغائے رئیسان دلاوری دو انچھ اور تمغا اونکا وہی تصویر چہرہ
کی سنگ سلیمانی بیضاوی پر اور اطراف اوسکے طلاکار آسمانی میناکار اور اوسپر سنجع
نور آسمانی ہمارا رہبر مرصع الماس تمغائے درجۂ اولی سے خرد اور بالائے اوسکے ستارہ
سیمین پنجگوشہ کنگرہ دار اور رئیسان مذکور طرف چپ جامۂ بیرونی کے ستارہ لٹکاوینگے طلائے
مرکز اوسکے سے لمعات سیمین درخشان ہووین اور اوس مرکز پر ستارہ سیمین پنجگوشہ میناکار
آسمانی قور مدور پر ہر دو طرف سے بند ہووے اور بالائے قور ترصیع الماس سے نور آسمانی
ہمارا رہبر نمایان ہووے اور جماعت صاحبان دلاور تمغا ہمشکل تمغای رئیسان دلاور کے
تھوڑا چھوٹا ڈیڑھ انچھ کی چوڑی قور پر طرف چپ قلابہ سے لٹکاوینگے اگر صاحب خطاب
انگلستان مین ہوگا تو تمغا ملکۂ معظمہ کے ہاتھہ سے اور اگر ہند مین ہے تو من جانب ملکہ امیر اعظم
کے ہاتھہ سے پاویگا بروز خلعت پوشی کے بادشاہ یا امیر اعظم اس طبقے کا جبہ و تمغا پہنے
او حتی الامکان دلاوران اعظم کو اپنے ساتھہ یکجا کرے اور ہر ایک اپنا اپنا جبہ و طوق و تمغا
پہنے اور جسکو کہ خلعت اس منصب کا عطا ہوگا افسر طبقہ حاضر وقت علامات طبقہ ہاتھہ مین
لیکر آگے آگے اوسکے حضور مین بادشاہ یا امیر اعظم کے حاضر ہوگا اوسوقت بادشاہ یا گورنر
جنرل ہند امیر اعظم اس طبقے کا منصب نائٹ یا جلد یعنی رتبہ دلاوری کا اگر پہلے اس سے
اوسکو عطا نہوا ہوگا عنایت کریگا اور دینے تمغے و ستارے سے اوسکی عزت و آبرو کو ترقی
دیگا اگر کوئی بسبب کسی وجہ کے حضوری سے معذور ہوگا تو پیشگاہ خسروی سے بذریعہ سند
دستخطی خاص و دستخط دبیر کبیر سلطنت کسی شخص مکرم کو حکم ہوگا کہ طرف ملکہ سے مراسم
خلعت پوشی کے بجا لاوے اور اگر ملکہ مراسم خلعت پوشی کے معاف فرماوین تو معاف ہو
اور ان دونون صورتون مین حقوق و مراتب اوسکے یکسان رہینگے جب کوئی شخص اس
طبقے کا درجۂ اعلی پاوے یا فوت ہوجاوے تو اوسکے وارث اوس تمغے و علامات کو

واپس کردین اور بعد[16] حصول اس مرتبے کے مخاطب موصوف اقرارنامہ اس مضمون کا لکھدیوے
اقرار کرتا ہون کہ اگر بعد ازین اس طبقہ اعلی پر قائم نرہون بلا توقف جملہ علامات جو بادشاہ
یا امیر اعظم اس طبقہ سے مجکو حاصل ہوے ہین سکرتری یا رجسٹر طبقہ کو واپس کردون اور
اگر کاش تا دم مرگ اس مرتبے مین داخل رہون تو بعد میرے میرے وارث علامات
واپس کرین اور یہی اقرارنامہ طرف سے دو قسم دیگر کے بھی مرقوم ہووے اور جب تک
کہ شرائط اقرارنامہ کے اتمام پر نہ پہونچین اقرارنامہ مذکور نزدیک ناظم خانگی محل شاہی کے
حفاظت سے رہین واسطے[17] عزت و توقیر کے تینون قسم کو اجازت ہے کہ وہ نیچے علامات
خاندانی اپنے حوالی رکھین اور تتمہ ان علامات کا رئیسان والامرا اعظم کو حوالی عطا کرے اور
وہ علامات کو نیچے دائرہ اوسکے اسطرح سے رکھین کہ ہیچ طبقہ کا نقش ہووے اور صورت
طوق و تمغے کی اویزان محیط معلوم ہووے اور رئیسان والامرا اس طبقہ کو اجازت ہے کہ علامات
خاندانی اپنے کو ساتھ ہیچ دائرہ طبقہ کے احاطہ کرین اور نیچے اوسکے صورت تمغے کی آویزان
کھچواوین اسطرح نشان کہ علامت خاندانی لکھا ہے نیچے اوسکے صورت تمغے کی آویزان
کراوین مہر[18] طبقہ آسمان گون ہووے اور ایک ستارہ پنجگوشتہ نقرئی کہ اوسپر علامت شاہی
باین عبارت ہووے یعنی ساتھ مہر طبقہ اعلای ستارہ ہند کے محاط کیا جاوے اور قوانین
طبقہ کے اسی مہر سے قرین ہووین اگر[19] کوئی شخص اس گروہ سے مرتکب فتنہ انگیزی یا بدولی
یا جرم سنگین خواہ دیگر حرکات خطیات قبیحہ کا ہووے کہ اوس سے اوسکی آبرو پر حرف آوے
یا کسی اور جرم مین ملزم ہو کر اثنای مدت مناسب مین آپکو واسطے داوری کے حوالہ نکرے
تو وہ شخص منصب سے معزول و نام اوسکا دفتر رجسٹر اہل اس طبقہ سے محو ہوگا اور شاہ
بذات خاص واسطے تجویز اس امر کے کہ کون کونسی حرکت و بداطواری مقتضی اخراج اس
طبقے سے ہین داور ہوگا اور نزدیک اقتضاے انصاف و مصلحت کے پھر اوس طبقے مین
اوس معزول کو بحال کریگا ایک[20] سکرتر اور ایک رجسٹر اس طبقے پر مامور رہیگا اور[21] جب کوئی

منسبدار فوت ہووے یا ترقی پاوے سکرتر علامات اوسکے لیکر نزدیک ناظم محل شاہی کے امانت رکھے اور صاحب جشن تقریبات طبقہ مین جبہ مثل جبہ سکرتری کے پہنے اور گلے مین زنجیر طلائی اوسمین تمغاے مینا کار آویزان اوسمین بشکل ایک کتاب مجلد کی برنگ نیلگون مع اوراق منقش طلائی کے اور درمیان اوسکے ایک ستارہ پنجگوشہ اور ہیئت مجموع ایک دائرۂ خفیف آسمانی ہین کہ اوسمین سجع طبقے کا منقوش ہو اور بالاے اوسکے تاج مقدمۂ مطابق وستاره و تمغا و قوانین مذکور کے بغیر منظوری بادشاہ کے کہ دستخط ملکۂ معظمہ و مہر طبقہ سے مزین ہو کسیطرح کا تغیر و تبدل ہووے اور یہ قوانین مع دفعات اپنے سب کم و کاست ملحوظ رہین اور اختیار تغیر و تبدل یا اضافہ و تفسیر کسی مرتبے کا ذریعۂ اشتہار مختوم طبقہ ملکۂ معظمہ کو ہی اور ان تبدیلون اور تغیرون کو ایک جزو قانون تصور کرنا چاہیے دیوان شاہی آسن بلوہی واقع جبیرہ و دائمیت سے حسب الحکم ملکۂ معظمہ کے بعدہ بتاریخ سترھوین رمضان روز سہ شنبہ لارڈ صاحب بہادر ہماری فرودگاہ پر واسطے ملاقات بازدید کے تشریف لائے نواب صاحب بہادر و مدار المہام نے تا کوٹھی فرودگاہ شہاک صاحب بہادر انکا استقبال کیا اور سلامی توپ قلعہ سے ہوئی اور پلٹن گورہ بھی مع باجہ ہماری کوٹھی پر واسطے اداے سلامی کے اونکی طرف سے آئی اس دربار مین سب ارکان و بھائی بند ہمراہی موجود تھے ہم سب نے نذر اشرفی کی گذرانی لارڈ صاحب بہادر نے معاف فرمائی اور کہا کہ تمکو اس سفر ماہ رمضان مین بہت تکلیف ہوئی ہوگی اگر پیشتر سے معلوم ہوتا تو ہم دربار بعد ماہ رمضان مقرر کرتے اسیطرح اور بھی کلمات مہربانی کے فرمائے بعدہ ہمنے اونسے اجازت سیر سورت و احمد آباد کی چاہی اور عرض کیا کہ یہان کی آب و ہوا موافق طبیعت کے نہین ہی اسواسطے ہم جلد ہی جانا چاہتے ہین مخالفت آب و ہوا پر افسوس کر کے اجازت سیر بلاوند کو رہ دی بعدہ ہمنے اپنے ہاتھ سے لارڈ صاحب بہادر کو عطر و پان دیا اور ہار پھول پہنایا اور کمانڈر انچیف اور دو معاحب کونسل اور دو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر ایک

سنترل انڈیا اور دوسرے راجپوتانہ کو بھی سب ہمنے اپنے ہاتھ سے عطر و پان دیا لارڈ صاحب بہادر نے تخت سے اوتر کر ہار ہمارے ہاتھ سے بتواضع تمام پہنا سب تیرہ صاحبان عالیشان بہادر اونکے ہمراہ تھے بقیہ صاحبان بہادر موصوف کو عطر و پان نواب صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے دیا

بندر ممبئی بڑا جزیرہ ہی کنارہ دریای شور پر زمین کوکن مین آباد ہی کہتے ہین سو برس پہلے ایک گاؤن بد آب و ہوا تھا جب ملک ہندوستان قبضے مین شاہ انگلستان کے آیا تو یہ گاؤن روز بروز آباد ہونے لگا چنانچہ اب بڑے بڑے بندرون مین گنا جاتا ہی گمان جاتا ہی کہ اس شہر مین ہندو مسلمان برابر اور عیسائیان اور زرتشتیان ہم پلہ ہین اکثر وہان کے باشندے سوداگر پیشہ ور اور بہت سے آسودہ حال تونگر ہین طرح طرح کا اسباب قیمتی چین و فرنگ کا بازارون مین بکثرت میسر ہوتا ہی اور اگر کوئی وہان ہر طرف پھرے چلے اور تلاش کرے تو ہفت کشور کے آدمی اوسکے دیکھنے مین آوین لیکن ساکنان اس شہر کے تجارہ وغیرہ بڑے بدمعاملہ و دغاباز خائن خود غرض ہین آب و ہوا بھی وہان کی بہت بد ہی موافق مزاج اور شہرون کے آدمیون کے نہین ہی مکانات وہان کے دو منزلہ سے پنج شش ہفت منزل تک ہین اور اکثر چوبی اور بعضے پکے و سنگین و آہنی خوبصورت بنے ہوئے ہین راستے چوڑے و درست و برابر ہین گھر گھر پانی کی نہر جاری ہی مسجدین مثل کنائس آراستہ آباد اور اہل مسجد اکثر بدعقیدہ و مشرک ہین ہندوون کے مندر اور انگریزون کے کلیسے بھی بہت ہین اور گبرون کے آتشکدے بڑے و بلند دور سے دکھائی دیتے ہین مساجد نامی سے جامع مسجد بناکردہ محمد سعید سوداگر کی تین منزلہ بڑی عمارت خوشنما اور کلیسای نصاری فورٹ وکٹوریا مین بناہای استوار سے ہی قلعہ کی تو بر تو تین فصیل و تین خندق تھین حکام فرنگ نے اوسمین مکانات زردارون کے بہت بلند و گنجان دیکھکر فصیلین توڑ ڈالین اور خندقین مٹی سے بھر کر زمین کے برابر کرکے بہای گران دولتمندون کو بیچ دین اور بنا قلعہ کی ایک پہاڑ پر جو دریای شور مین تھا ڈالی پیوندی آم کیلے کو کنی خرما منقطع

اچھے کھانے و طرح طرح کی مچھلیان وہان ملتی ہین اور باقی میوہ جات تر و خشک اور اقسام چیزین
کھانے پینے پہننے کی اور اسباب آرایش و پیرایش کا کہ بیان اوسکا درازی خواہ ہی بکثرت
بہم پہونچتا ہی لیکن سب چیزین بہت گران ہین وہان شتر و فیل نہین اور پالکی بھی کم ہی
خاص و عام بگھی پر سوار ہوتے ہین اور بعضے سواری گھوڑے کی کرتے ہین اگر ہزار بگھی
کرایہ سے لیا چاہین تو بہم پہونچتی ہین اسپان عربی تین سو سے تین چار ہزار روپیہ تک
اگر تلاش کرین تو ملتے ہین وقت آنے جہازات ہر ولایت کے رونق شہر کی دو چند ہوتی ہی
مردم عرب و ایران و روم و توران و چین و فرنگ و دیار ہندوستان کے باوضاع مختلف
ہر گلی کوچے اور انبوہ خلائق مین بکثرت دیکھے جاتے ہین خانۂ شاہی ٹون ہال نام بہت بڑا
عالیشان خوش ترکیب ہی بروز چہارشنبہ گورنر صاحب بہادر ممبئی وہان آتے ہین اور امور
ریاست کو انجام دیتے ہین اس محل بزرگ کو شیشہ آلات اور فرش فروش قیمتی سے آراستہ کیا ہی
ایک بڑے دالان دیوان عام مین تصویر الفنسٹن گورنر کی سنگ مرمر سے تراشی ہوئی ایک طرف
رکھی ہی اور دوسرے دالان مین اوسکے مقابل تصویر ایک بڑے نامی فرنگی کی سنگ مرمر کی ہی اور
تصاویر راجہای ہند اور شاہان ہر ولایت کی در و دیوار پر اس مکان کے بسلیقہ شایستہ
آویزان ہین اور ایک ایوان مین شبیہ سرجان مالکم کی جو ۱۷۶۹ع مین پیدا ہوا تھا اور ۱۸۳۳ع
مین فوت ہوگیا لٹکی ہی اور لاش ایک مرد و ایک طفل کی اور سر ہاتھی کا کہ بسبب تاثیر مالش
ادویہ حافظ جثہ کے اونکی صورت اصلی متغیر نہین ہوئی ہی نیچے حباب ہای آبگینہ کے رکھی ہی
اور قریب اس خانہ کے دوسرا خانہ ہی کہ وہان پرندون چارپایون کے پوست مین کوئی شی بھر کر
اسطرح چنے ہین کہ زندہ معلوم ہوتے ہین اور ایک چکر فولادی کسی شخص سکھ قوم اکالی کا جو
اوسنے جنگ لاہور مین انگشت پر پھرا کر پھینکا تھا اور ایک مرد اوس چکر کی ضرب سے ہلاک
ہوا تھا اور ایک گولہ توپ دیوان مولراج حاکم ملتان اور ترکش و کمان و زرہ حاکم مذکور کا
بطریق یادگار کے رکھا ہی اور کتابہ انگریزی جو پیشطاق پر منقوش ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ

سنہ ۱۸۲۰ء مین بنیاد اس گھر کی پڑی اور سنہ ۱۸۲۶ء مین انجام کو پہنچی اور بھی مقامات قابل الذکر
سے گودی ایک جگہ طیار ہونے جہازات دخانی و بادبی کی ہی اوسکے آہنگر خانے درود گر خانے
مین جملہ سامان چوبی و آہنی ساخت جہازات کا طیار ہوتا ہی اور وہ مثل خندق کے کنارہ دریا
پر ہی دروازہ اوسکا بڑا ہی بند رہتا ہی اور دریا سے شور مین ہر روز صبح و شام جذر و مد یعنی
جوار بھاٹا ہوا کرتا ہی جب نیا جہاز طیار ہو جاتا ہی وقت آمد آب کے دروازے گودی کو کھول
دیتے ہین اوسیوقت اوسمین پانی بھر جاتا ہی اور جہاز دریا مین چلا جاتا ہی پھر دروازہ گودی کو بند
کرکے پانی اوسکا آلہ آبکشی سے نکال ڈالتے ہین اور جہازات ہوائی و دخانی یہان بکثرت مین
مگر اب بحکم گورمنٹ بجاے ہوائی دخانی ہوتے جاتے ہین ایک جہاز دخانی ڈاک کا ہمنے
دیکھا ساڑھے تین سو گز کا لمبا اور بہت چوڑا تھا اور اوسمین کمرے اور غسلخانے وغیرہ متعدد
نہایت آراستہ تھے اور گنجایش رکھنے سامان کی اور رہنے آدمیون کی علیحدہ علیحدہ بہت
وسعت کے ساتھ تھی اور سامان خورد و نوش و پوشش وغیرہ ضروریات سب موجود تھا چہارم از انضرب
یہ مکان متعلق دیکھنے کے ہی خرادہاے آہنی اور آلہ مہرہ و نقش سکہ روپیہ اور چاندی گلتے
ہوتے اور علیحدہ کرنے چاندی خالص و غیر خالص کے لئے اور بلین چاندی کے تختے بنانے کے
اور تراشنے اقراص مدور روپیہ کی مقراضین اور آلہ جلا دینے اوزار و نکا اور سنگہاے فسان
واسطے آب دینے آلات کے اور بڑی بڑی گھریان جنمین ایک مرتبہ چودہ ہزار روپیہ کی چاندی
گلتی ہی اور میزان کہ دس ہزار روپیہ اوسکے پلے مین بے تفاوت تولا جاتا ہی ملاحظہ کیے
اور انکے سوا بہت سے آلات کہ تفصیل اونکی دراز و دریافت استعمال اونکے کا بدون تعلم
و تفہم کے دشوار ہی معاینہ کیے ورای اسکے اور کئی مکان و باغات قابل دید و لائق تعریف
ہین از انجملہ کارخانہ روئی دھنکنے اور رشتہ کاتنے اور طرح طرح کے سفید و رنگین پارچے
بننے کا ہی کہ بدون شناخت اوزارون اور جاننے ترکیب استعمال اوسکے تماشائی اوسکو
دیکھکر دنگ ہوتے ہین دوسرے لب دریا مناری قلابہ ایک برج ہی بہت بلند کہ اوسپر بنگلہ

۲۲۰۶۶

آئینے کا ہی رات کو اوسمین شمع روشن کرتے ہین کہتے ہین کہ شب کو سو میل سے مردم
جہاز سوار اوسکی روشنی دیکھکر جانتے ہین کہ اب ہم قریب ممبئی کے آپونہچے اور اسی منارے
کے پاس ایک مکان ہی کہ اوسمین دوربین بزرگ رکھا ہوا ہی اوس سے ہیئت اصلی ستارونکی
مرئی ہوتی ہی اور ایک آلہ ہی کہ اوس سے کمی و بیشی حدت آفتاب کی دریافت ہوتی ہی سوا
سرداران فرنگ و سوداگران ذی عزت بلند مرتبہ کے قنصل سلطان روم اور باربلیو شاہ عجم
اور آغائی خان داماد فتح علی شاہ مرحوم بادشاہ ایران اس بندر مین مردم نامی گرامی سے ہین
ملا فیروز بن ملا کاوس زردشتی موبد نامور اس بندر مین تھا اوسنے ایک کتاب جارج نامہ
سہ دفتری بزبان دری پارسی احوال شاہان لندن او کیفیت تسخیر ہند و لڑائیون اہل ہند
و فرنگ مین بمقدار چہل ہزار بیت بتتبع شاہنامہ تصنیف کی ہی کہ لائق تعریف کے ہی آٹھارھوین
رمضان کو ہمنے حسب استجازت لارڈ صاحب بہادر کے بسواری ریل واسطے سیر شہر سورت و
احمد آباد و گجرات کے کوچ کیا دن کو سات بجے صبح کے ریل راہی سورت ہوئی پانچ بجے
شام کو وہان پونہچی ممبئی سے سورت تک پلہاے آہنی قریب ڈیڑھ سو کے ملے منجملہ اونکے
دو چار پل بہت ہی بڑے تھے اور اثناے راہ مین جنگل و باغات ناریل و کھجور کے سوا زراعت
زمین ہموار بہت کم دیکھنے مین آئی جسوقت ہم داخل سورت ہوے مراتب استقبال و سلامی
کے اسٹیشن ریل پر طرف جج صاحب بہادر ضلع سے بخوبی ادا ہوئے ایک روز مقام کرکے
سورت کو ملاحظہ کیا اور ملا نجم الدین پیر بواہر کی عورتون سے ملاقات ہوئی اور اونکی
طرف سے مراسم ضیافت بتعین دو بگھی و بھیجنے طعام وغیرہ کے باخلاق تمام مودی ہوئی
اور چند تھان پارچہ وغیرہ کے اونھون نے واسطے ہمارے و ولیعہد و نواب صاحب بہادر
و مدار المہام صاحب بہادر کے موافق رسم خاندان اپنے بھیجے بوجہ اصرار اونکے قبول کیے گئے

بندر سورت سے شاہان دہلی و گجرات کے زمانے مین کوئی بندر بڑا ہندوستان مین
نہ تھا اور عہدہ دریا بیگی اس بندر پر نومینان نامور مامور رہتے تھے فی زماننا یہ شہر ویران ہی

اور اکثر باشندے اوسکے محتاج و پریشان محلہ قوم بوہرہ اور محلہ پارسیان قدرے آباد
معلوم ہوتا ہی باقی شہر وحشت افزا ہی کہتے ہین جب سے کہ آتش پارس آب تیغ بہادران اسلام
نسے منطفی ہوئی ایک گروہ پارسیون کا جلاوطن ہوکر سورت مین آیسا اور اسی جگہ سے ممبئی
گئے ہین قوم بوہرہ مذہب اسمعیلیہ رکھتے ہین جو ایک فرقہ شیعہ کا ہی ملا نجم الدین پیشوا سے
بواہر امیرانہ عزت و احترام سے یہان بسر کرتے ہین حال ان کا مفصل اور اوسکے مقتداؤن کا
تاریخ مصر موسوم بکتاب المواعظ والاعتبار مین تقی الدین مقریزی نے بہی شرح وبسط سے لکھا ہی
اور خلاصہ اوسکا رسالہ عمدۃ الاخبار مین مولوی محمد عباس رفعت نے مرقوم کیا ہی او عمارات کہنہ سے
مہمانسرا عہد شاہجہان بادشاہ کی اس ملبے مین باقی ہی اور محراب بانیز اوسکے پر یہ ابیات کندہ ہین نظم

بنام فروزندۂ مہر و ماہ	بدوران شاہ جہان بادشاہ	بنا کرد خان حقیقت سرشت
بصورت سرائے بمعنی بہشت	تاریخش آمد چنین این ندا	ہمایون سرائی حقیقت بنا

قلعہ سورت بنایا ہوا محمود شاہ گجراتی کا ہی مولف تاریخ محمود شاہی نے لکھا ہی کہ دیوار اوسکی
بینتیس ہاتھ بلند اور پندرہ ہاتھ عریض اور خندق بیس ہاتھ کا ہی چار دروازے سیسے سے
مستحکم کیے ہین اور پتھرون کے جوڑ آہن کے قلابون سے جوڑے ہین لیکن اب تصرفات
سرکار انگلسیہ سے صورت قلعہ سورت کی دگرگون ہی اور طرز اوسکی دوسری ہوگئی چند
محکمے سررشتے کے وہان قائم ہین اور دو تین توپین برج پر رکھی ہوئی ہین اور باقی کچھہ نہین ہی
شفا خانہ بنایا ہوا سرکار انگلسیہ کا اچھا ہی اور دوسری عمارت بہت کہنہ ہی اور اندرون حصار
شہر کے اب بعض جگہ زراعت ہوتی ہی بعد قیام ایک روز کے سات بجے صبح کو ریل سوار ہ
روانہ احمد آباد ہوئی اور وقت مغرب یہان اوترے اثنای راہ مین سورت سے تا احمد آباد
راہ ہموار پائی اور ریل آہنی نربدا نزیر بھڑونچ بہت بڑا بنا ہوا پایا اور اسٹیشن ہر وہ بھی دیکھے
وقت ورود کے اسٹیشن احمد آباد پر وہان کے جج صاحب بہادر اور ڈپٹی کلکٹر نے رسم استقبال
وشلک سلامی کو ادا کیا اور جے سنگہ بھائی کی کوٹھی مین کہ وہان کے بڑے سیٹھو ن مین سے ہی

فرو کش ہوئی ڈپٹی کلکٹر مذکور نے ضیافت طعام بتکلف تمام کی دو روز یہان ٹھہر کر اور
بعض اشیا خرید کر اور سیر قلعۂ بیدر و مسجد جامع و مقابر احمد شاہ اور اونکی اولاد و ازواج
و شاہ عالم اور باولی ہفت منزلی کا کر کے مراجعت کی قلعۂ بیدر اب اپنی صورت اصلی پر نہین ہی
سرکار انگلسیہ نے اوسکو بطور خود تعمیر کر کے کارخانہ قیدیون کا وہان رکھا ہی قالین و کلاہ
و شطرنجی و موزہ وغیرہ بنائے ہوے قیدیون کے ملاحظہ کیے مرقوم رہا کہ اس جیلخانے
مین مقید ہین ناف سے زانو تک بشکل پاجامے کے جسم اونکا نیل سے داغدار تھا اور
بازوونکا گوشت پھاڑ کر اوسمین چاندی سونے کے مربع ٹکڑے بھرے تھے اور تمام سینے
کو بھی رنگ سے داغدار کیا تھا معلوم ہوا کہ اوس ملک مین یہی رسم ہی حکام اس بلدہ سے
ڈپٹی کلکٹر تا زمانہ اقامت بخلق تمام پیش آئے اور جملہ سیر و گلگشت مین ہمراہ رہے
احمد آباد گجرات آب و ہوا وہان کی کسیقدر اچھی اور راستے کشادہ اور عمارات کہنہ بیشتر
گر پڑی افتادہ کہتے ہین کہ لفظ خیر اس شہر کے بنا کی تاریخ ہی اور ملا حلوی شیرازی نے احمد نامے
مین بعبارت نظم نقل کیا ہی کہ ناصر الدین احمد شاہ گجراتی نے ماہ ذیقعدہ سنہ ہشتصد و سیزدہ
ہجری مین بنا اس شہر کی ڈالی اور ہاتھ سے گماشتہائی شاہ دہلی کے یہ شہر بروز سہ شنبہ ہشتم
ماہ صفر سنہ ۹۲ الہجری اہل فرنگ کے ہاتھ آیا مشروع و کمخاب عمدہ وہان بہت بنتی تھی اور اکثر
شہرونمین جا کر فروخت ہوتی تھی اب یہ کارخانہ قدرے قلیل ہی جامع مسجد اوس شہر کی بہترین
عمارت قابل ستایش ہی اور کہتے ہین کہ تاریخ تعمیر اوسکی بخبری نشی سکندر مؤلف تاریخ آئینہ سکندر
نے پیمایش مسجد کی اسطرح لکھی ہی طول سوائے صحن و ایوان شمالی و جنوبی کے ایک سو گز
عرض سوائے صحن کے پچاس گز عرض صحن کا ایک سو بیس گز عرض دونون بازوے جنوبی و
شمالی کا بیس گز ستون اندرون مسجد سوائے ملوک خانہ کے تین سو باون اور ملوک خانے مین
بارہ ستون تحت ملوک خانے کا آٹھ ستون کا دونون بازوی جنوبی و شمالی کے دو سو بارہ ستون
ہر ایک در شرقی و شمالی و جنوبی مین سی و دو ستون بالائی گنبد اٹھا نوے سوائے ایوانہائی شمالی

و جنوبی سے کے بڑے دروازے ستھتر اور چھوٹے دروازے بیش زینہ ستاون ہر دو منارہ
ایک سو چھیاسی گز ہر منارہ تر انوے ستون فقط اس جگہ کلام مورخ کا تمام ہوا مسجد مدینہ
شاہ عالم کا کہ درویش پاکیزہ کیش تھے پر فضا ہی اور اونکا باغچہ و مقبرہ فرحت افزا و خوشنما
تاریخ محمود شاہی مین مرقوم ہی کہ محمود گجراتی نے ایک شکارگاہ موسوم آہو خانہ دور مین
دو فرسنگ کے اور ایک باغ فردوس نام پانچ کوس کا لانبا اور دو کوس کا چوڑا باہر شہر کے بنایا
تھا اسوقت مین جو ہمنے وہان جا کر دیکھا تو کچھ پتا نشان اوسکا نپایا بست سوم رمضان
کو احمد آباد سے سات بجے صبح کے کوچ کرکے دس بجے رات کے وارد ممبئی ہوئی اور یہان
چار مقام کرکے کچھ سامان متفرق خرید کیا اور سیر مکانات مذکورہ ممبئی کی اور ہمراہ صاحب کلان
بہادر کے جاکر جہاز دخانی دیکھا پھر معلوم ہوا کہ اسباب توشکخانہ خاص ہمارا و ولیعہد و نواب صاحب
بہادر اور سامان فراش خانہ و جامدارخانہ اور اسباب ہمراہیان کا کہ تحویل مین بخشی حافظ محمد حسن خان
کی ریل پر روانہ بھوپال کیا تھا اسٹیشن منڈوہ متصل کھنڈوہ جلگیا اور یہ تمام نقصان غفلت
بخشی مذکور سے ہوا اور قصور مذکور اونکی برطرفی کی گئی اور نقصان اموال تلف شدہ کا بقدر
مبلغ چونسٹھ ہزار چھہ سو چپن روپیہ ایک آنہ ہوا سوائے ازین دفتر خاص مثل کتاب خزائن
مخفی و غیر مخفی و کتاب یادداشت اور امثلہ اشتہار ہمارے اور خلد نشین کے کہ ہمراہ اونکے
تھین سب جل گئین پھر تاریخ بست و ہشتم رمضان ۱۲۹۱ھ کو ریل کرایہ کرکے دس بجے
دن کے روانہ ہوئی آٹھ بجے صبح کے بتاریخ بست و نہم رمضان اسٹیشن پر اٹارسی کی آاوتری
اور دریائے نربدا سے عبور کرکے قصبہ بدھنے مین پہونچکر دو مقام کیے اور وہین نماز عیدالفطر
کی پڑھی پھر وہان سے منزل بمنزل سفر کرکے پنجم شوال روز شنبہ کو مع الخیر داخل بھوپال ہوئی
اور اس سفر مین مبلغ [illegible] صرف مین آیا اس شرح سے کہ صرف محکمجات و ڈیوڑھیات
مین [illegible] اور کرایہ ریل و بگھی و مکان وغیرہ مین [illegible]
اور خرید سامان مین [illegible] اور انعام و عنایت و ضیافت و خیرات مین [illegible]

فصل پنجم تحقیق قوم میرازی خیل و مداخل و مصارف ریاست و تفصیل محکمجات و جاگیرداران و خانہ شماری و آدم شماری ملک بھوپال مین

افغانستان مین پٹھانون کی سیکڑون قومین ہین اونمین ایک قوم گُرّان بھی ہی اوسکے نسب مین مختلف قول ہین ازانجملہ ایک قول معتبر یہ ہی جو تاریخ حیات افغانی مین بھی مرقوم ہی کہ مسمی عبداللہ خان اوڑکو ایک طفل نوزائیدہ اوس جگہ سے ملا جہان ایک قافلہ شب باش ہوکر صبح کوچ کر گیا تھا عبداللہ خان نے طفل یافتہ کو مثل فرزند پالا اور گُرّان نام رکھا جب وہ بالغ ہوا اوسکا نکاح اپنی دختر سے کر دیا اوسکی نسل کی قومون کو گرّانی کہتے ہین قوم دلازاک اورک زئی آفریدی خٹک وزیری آتمان خیل یہ سب فرقہای نسل گُرّان سے ہین یہ گرّان جسکو عوام اولاد قیس عبدالرشید سے گمان کرتے ہین تھا گرّان کے دو بیٹے تھے کودی لکی کودی کی دو بیبیان تھین اول کی اولاد سے اورک زئی وغیرہ چھہ قومین ہین منجملہ اون کے ایک میرازی خیل ہین جو ربانی خیل کی شاخ ہی اور ربانی خیل محمد خیل کی شاخ اور وہ دولت زئی کی شاخ اور وہ اورک زئی کی شاخ ہی فقط اور تاریخ پشتہ سے معلوم ہوا کہ نام میرازی خیل اصل مین میرعزیز خیل ہی اس قوم مین ایک شخص صالح محمد خان تھے اونکی بی بی کا نام فاطمہ تھا اور وہ امیرزادی تھین اونکے بطن سے جو اولاد ہوئی سپہلے موافق قاعدہ افغانستان فاطمہ خیل کہلائی دوست محمد خان بن نور محمد خان ہمارے جد امجد میرازی خیل گروہ فاطمہ خیل سے ہین ابتدائے ریاست بھوپال اونکے عہد سے ہی جو اس درخت سے کے دیکھنے سے واضح ہی

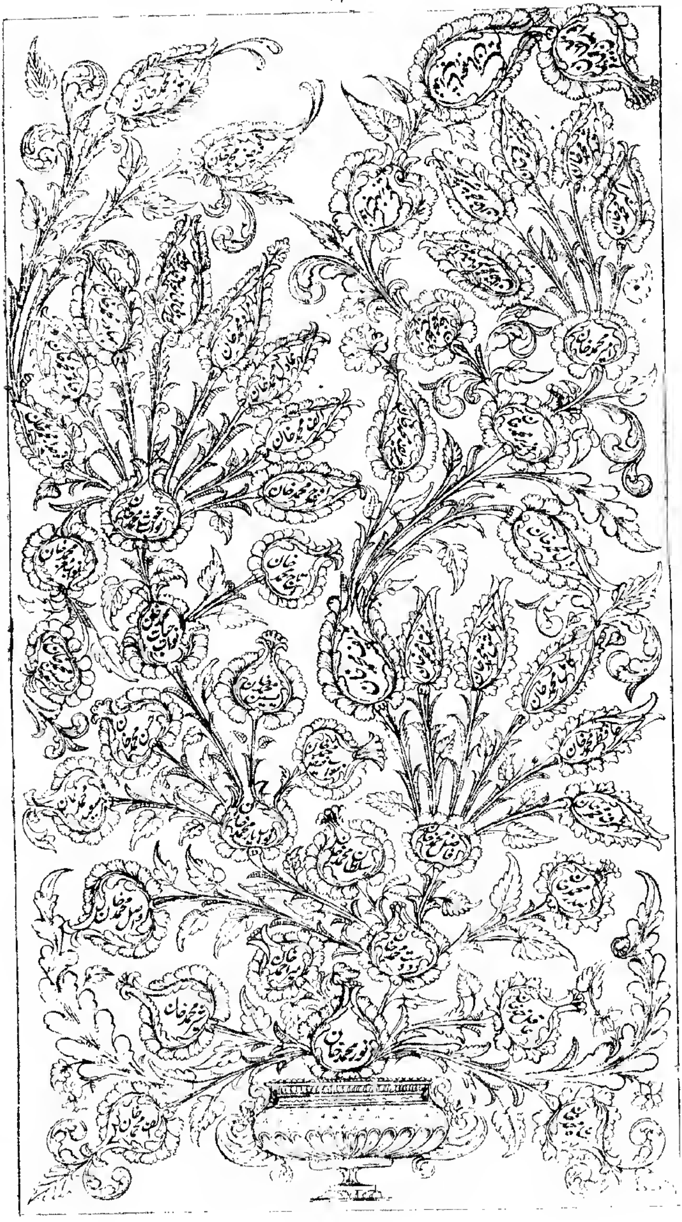

اور آمدنی ریاست کی بوجہ طوائف الملوکی اور کثرت جنگ وجدال سے پہلے معین نہ تھی
ہمیشہ کمی وبیشی رہی فی الحال آمدنی ریاست بھوپال کی چھبیس لاکھ تراسی ہزار تین سو چوراسی
روپیہ ایک آنہ ہی اوسمین دس لاکھ نود و سہ ہزار نو سو ہفتاد و ہشت روپیہ دوازدہ نیم آنہ کا
ملک جاگیرداروں کے ملک و تصرف میں اور پندرہ ہزار چار سو چھہتر بیگہ پندرہ بسوہ زمین ایک ہزار
تین سو چونسٹھ آدمیوں کو معافی سابق سے ہی اور مبلغ پندرہ لاکھ نواسی ہزار چار سو پانچ روپیہ
چہار نیم آنہ خزانے میں داخل ہو کر بعد منہائی مبلغ دو لاکھ روپیہ زر سالانہ تنخواہ فوج کنٹنجنٹ
و مبلغ چہار ہزار دو سو پچاس روپیہ خرچ مدرسہ و چھہ سو روپیہ خرچ محبس اور چھہ سو خرچ اسپتال
اور مبلغ ہشت لاکھ نو ہزار سہ صد و ہشتاد و سہ روپیہ چہار دہ آنہ تنخواہ سالانہ شش ہزار
یکصد پانچ نفر ملازمان اہل علم و اہل قلم یعنی تنخواہ فوج ریاست بھوپال و محکمات و کارخانات
ریاست باقی توشکخانہ و تعمیرات و درستی شوارع و سدابرت و مصارف دواب گھی خانہ فیلخانہ
و گاڑی خانہ و شترخانہ و مصارف کوٹھہ یعنی گودام جسمین اقسام غلہ وغیرہ بقدر صرف یکسال خرید
ہوتا ہے اور کارخانہ جات وغیرہ مصارف لابدی میں کہ تفصیل اوسکی طولانی ہے صرف ہوتا ہے
سال تمام برآمد و خرچ برابر اور کبھی کسیقدر بوجہ کسی تقریب آمدنی سے صرف زیادہ ہو جاتا ہے اور
کبھی بوجہ قلت مصارف زائد کے کسیقدر پس اندازی بھی ہو جاتی ہے اور اس سے قسط بندی
ایک قرضہ ادا کیا جاتا ہے اصلی محکمات و دفاتر و کارخانجات ریاست کے سوائے لشکری و داخلی
اس تفصیل سے ہیں اول محکمہ مدار المہام صاحب بہادر کا ہے وہاں تمام ملک محروسہ کے مقدمات
مالی و دیوانی و فوجداری جو حد اختیار ناظم سے زیادہ ہوتے ہیں وہ دائر و فیصل ہوتے ہیں
اور جو سررشتہ نظامت کا مرافعہ بھی وہیں سماعت ہوتا ہے اور دیوانی و فوجداری محکمات بھوپال
کے روبکار جو تعداد ان کے حد اختیار سے زیادہ ہیں جاری روبکاری ہیں وہ پیش ہوتے ہیں اور
تحریکات انہیں کے واسطے جو تو روبکاری سے مدار المہام صاحب بہادر پاس بھیجے جاتے ہیں
اور جن میں جسقدر داخل اختیار مدار المہام ہوتے ہیں اون پر وہ حکم قطعی تحریر کرتے ہیں اور

زائد حد اختیار پر پرچہ تجویز حکم اخیر تحریر کر کر خاص ہماری روبکاری مین واسطے صدور حکم
قطعی کے روانہ کرتے ہین ہماری روبکاری سے اون پر حکم قطعی نافذ ہوتا ہی اور جملہ محکمات
کے مقدمات و معاملات کی خبرگیری گرداوری اور سیاہہ آمدنی ریاست وغیرہ امور
جزوی و کلی و بخشیگری ہر سہ نظامت و سائر اسی محکمے سے متعلق ہین محکمہ دیوانی ہمین
مدعی و مدعا علیہ باشندگان بھوپال سے کے مقدمات دیوانی دائر ہو کر بعد تکمیل مثل بتیز مقدمات
دادوستد مہاجنی ازروے پنچایت اور مقدمات اہل اسلام ازروے فتواے شرعی
اور معاملات ہنود ازروے دھرم شاستر فیصل ہوتے ہین اور تحریر قبالجات مکانات
وسند دہر جنبہ فرق عوام ہنود و تصفیہ مقدمات زرباقی سرکار بھی اسی محکمے سے متعلق ہی محکمہ فوجداری
اس مین مقدمات فوجداری بموجب دستور العمل ریاست بھوپال خاص متعلق شہر دائر ہو
فیصل ہوتے ہین اور اس محکمے کے ماتحت تھانہ جہانگیرآباد بھی ہی اور جیلخانہ محبسان
میعادی و حوالاتی و دائم الحبس و تھانجات شہر کہاے شہر و چوکیات گرد شہر و سر راہ و سدر سابق
آمد و رفت صاحبان عالیشان وغیرہ و بکارگیرائی و اخبارنویسی شہر اسی محکمے سے وابستہ ہی
اور مال لاوارث و یا کسی جرم کے باعث جو ضبط ہوا اوسکا نیلام اور تحریر نقشہ نرخ جات اجناس
کا اور روشنی فانوسون کی جو تمام شہر مین سر سڑک منصوب ہین اور چالان قیدیان محکمہ
وکالت اجنٹی سیہور وغیرہ اضلاع ریاست مین یہ سب کام اس محکمے سے متعلق ہین محکمہ قضا
اسمین سواے کار نکاح خوانی و انتظام مسلخ خانہ مقدمات دیوانی و فوجداری کی مثلین بعد تکمیل
بھیجی جاتی ہین اور فتواے شرعی لیا جاتا ہی محکمہ مفتی اسمین قاضی کے فتوے کی تصدیق
کیجاتی ہی تا معاملات شرعی مین کوئی خامی و نقصان نہ ہے محکمہ سائر کل اس کچہری کا بہت
بڑا عملہ ہی اور داروغہ چبوترہ سائر بھوپال اور داروغہاے جملہ پرگنات ریاست و ناکہ دارات
تمام ملک محروسہ سب اوسکے تابع ہین اور زر محصول اشیاء محصولی جسکے لینے کا ایک
دستور العمل مقرر ہی مہتمم ہر سال داخل خزانہ کرتا ہی اور اپنے ماتحت کے محکمات کا نگران حال

ہر دورہ بھی کیا کرتا ہی محکمۂ مشورہ اسمین مقدمات دیوانی و فوجداری و مالی کا مرافعہ ہوتا ہی
اور امور غیرہ طلب ریاست مین مشورہ لیا جاتا ہی مہتممان محکمجات و ناظمان وغیرہ اپنی اپنی رپورٹ
لکھکر پیش کرتے ہین بعد ملاحظۂ رئیس جو امر قرار پاتا ہی اوسکا حکم جاری ہوتا ہی محکمۂ وکالت
مہتمم اس عملے کا بنام وکیل ریاست مع عملۂ اہل قلم و سوار و پیادہ قصبہ سیہور مین پولیٹکل ایجنٹ
صاحب بہادر کی خدمت مین حاضر رہتا ہی اور آمد و شد کوا غذ سرکار انگلیسیہ تحریرات ریاست
تا ایجنٹی سیہور و رزیڈنٹی اندور و صدر کلکتہ و ولایت لندن اسی محکمے کی معرفت ہوتی ہی دراصل
اس ریاست کے جزوی و کلی معاملات کا تعلق صاحبان عالیشان مراتب سہ گانہ سے ہی اول
پولیٹکل ایجنٹ بہادر دوم سنترل انڈیا بہادر سوم نواب مستطاب القاب صاحب بہادر ویسرای کشور ہند
اور باقی صاحبوں سے معرفت بطریق وداد و اتحاد ہی محکمۂ نظامت جنوب ناظم مع عملۂ اہل قلم
و سوار و پیادہ قصبہ کلیا کھیڑی مین رہتا ہی ہر سال اپنے علاقے کا دورہ کرتا ہی اور اس ناظم کے
زیردست چھہ تحصیلدار اور چھہ تھانہ دار اور مہتمم پیمایش کمیاس مع عملہ و مہتمم صحرای گنور ہین
جنگل مذکور مین اقسام چوب قابل عمارت کثرت سے ہی اور اوسکی دو قسم ہین ایک محفوظہ اوسمین سے
لکڑی بقدر صرف کارخانجات تعمیر ریاست سرکار مین آتی ہی اور ایک غیر محفوظہ اوسمین سے لوگ
محصول ادا کرکر لکڑی کاٹتے ہین اور بھوپال وغیرہ قصبات مین لیجاکر سوداگری کرتے ہین اور
اس محکمے کے انتظام کے لیے زیر حکم مہتمم صحرا ایک عملۂ اہل قلم کا ہی اور سپاہی و ناکہ دار چار ہزار
سالانہ کے تنخواہ دار ہین محکمۂ نظامت مشرق ناظم قصبہ رایسین مین رہتا ہی اور آٹھ تحصیلدار
اور آٹھ تھانہ داروں کی کچہریاں ماتحت اس محکمے کی ہین اور پیمایش کمیاس کا کام بھی
مثل نظامت جنوب اسی محکمے سے متعلق ہی محکمۂ نظامت غرب یہ محکمہ قصبہ سیہور مین ہی
سوا اہل عملہ و سواران و پیادگان سات تحصیلدار و سات تھانہ دار ماتحت اس محکمے کے ہین
محکمۂ بخشیگری اس محکمے کا افسر اعلی کل فوج کا بخشی ہی اور اس محکمے کے دفتر مین بہت سے متصدی
سیاق نویس نوکر ہین چہلہ ملازمان ریاست اس محکمے سے تنخواہ پاتے ہین اور ایک نیب بخشی

ہماری روبکاری مین حاضر رہتا ہی اوسکے متعلق میر حکم سے چہرہ نویسی و لکھنا تاریخ
بحالی و برطرفی اور تقسیم نوکری سپاہ کا کام ہی اور دوسرے نائب کے ذمے جانچنا حساب تقسیم یابیہ
ملازمون کا اور لکھنا جمع و خرچ بخشی خانہ کا بقاعدہ مدات سیاق ہی اور خاص بخشی کی روبکاری
سے امور انتظام مثل کمیٹی و رپوٹ و سزای غیر حاضری و عدول حکمی اہل فوج وغیرہ حسب آئین
فوج و قواعد دوان انصرام پاتے ہین محکمہ ۱۳ افسر الاطبا اس محکمے کے تابع کل اطبا ملازمین ریاست اور
نیٹو ڈاکٹر حاضران بھوپال و ماموران تمام پرگنات ریاست اور شفاخانہاے سرکاری ہین
جسمین مریضون کو دوا ملتی ہی اور اطبا اسے ماتحت نقشہ صرف ادویہ و علاج بیماران بقید نام
مریض و مرض و نسخہ ماہ بماہ لکھکر پیش کرتے ہین اور تین خاص بھوپال مین اور سولہ پرگنات کے
شفاخانون مین جملہ انیس طبیب نوکر ہین محکمہ ۱۴ تحقیقات مقدمات سنین ماضیہ چونکہ بسبب
کثرت مقدمات اکثر محکمجات بھوپال و بیرونجات مین بہت سے مقدمات زمانہ ماضی مدت سے
غیر منفصلہ پڑے تھے اسلیے آخر رجب ۱۲۹۰ ہجری تک مقدمات غیر منفصل کے واسطے ایک
منصرم اعلی مع عملہ خاص بھوپال مین اور تین منصرم مع عملہ زیر حکم منصرم بھوپال سہ نظامت
مین مقرر کیے تاکہ پچھلے مقدمات فیصل ہوجاوین اور غرہ شعبان سنہ مذکور سے ہر منتظم محکمہ
مقدمات مرجوعہ کو تین مہینے کے اندر فیصل کردیا کرے محکمہ ۱۵ سالانہ داران انگلسیان و خیراتیان
و زکوتیان اس محکمے سے مستحقان ہر چہار قسم مذکورہ الصدر تنخواہ پاتے ہین اور مہتمم مردمان مذکور کا
نگران حال رہتا ہی محکمہ ۱۶ سہ کروہی اس مہتمم کا اختیار مثل تھانہ دار تین تین کوس ہر چہار سمت
بھوپال ہی اور بضرورت بیگاری و گاڑیان بکرایہ مقررہ سرکاری کروہکینم آنہ دیہات داخل
حد مذکور سے طلب کردیتا ہی محکمہ ۱۷ قلعداران یہ چار محکمے اور چار قلعدار ہین ایک قلعدار
فتح گڈھ دوسرا قلعدار بالا قلعہ تیسرا قلعدار قلعہ کہنہ چوتھا قلعدار شہر پناہ بھوپال انکے
زیر حکم سپاہی و گولہ انداز ہین دروازہاے شہر پناہ و قلعہ و برج پر حسب معمول قدیم پاسداری
کرتے ہین اور قلعدار بست و کشاد ابواب قلعہ و شہر پناہ وقت مقرر پر کرا کر کنجیان حضور مین

مین بھیجتے ہین اور شب و روز نگران اپنے اپنے قلعے کے رہتے ہین محکمہ [18] معتمد المہام آمین جمع و خرچ
ملک محروسہ بنظر تنقیح و جانچ دیکھا جاتا تھا اور ترتیب ڈول پٹہ وغیرہ کو اغذ مال کی جاتی تھی اور
تشخیصات باقیات محالات مرتب ہوکر احکام اوسکے حسب رشتہ بنام ناظمان و عمال وغیرہ
لکھے جاتے تھے اور جو کوئی مدار المہام یا اونکے عملے پر نالشی ہوتا تھا اوسکی سماعت ہوتی تھی اور
کتب دستور العمل محکمات کی تالیف و اصلاح عمل مین آتی تھی اور تحریر کرنا مسودۂ اقرار نامہاے
ملازمان محکمات کا اور واسطے اجرا کرنے کے ملک محروسہ مین غور کرنا نقشہاے کارروائی
ہر گونہ مروجہ عملداری انگریزی کو اوسمین اپنی راے کو راے رئیس مین شامل کرنا اور شروط
و قواعد لکھنا جاگیرداروں کا وقت دینے جاگیر کے بعد فوتی جاگیردار اوسکے وارثون کو اور
تغیر و تبدل قواعد اخذ محصول سائر و معافی وغیرہ جو درج نقشہ آمدنی سائر ہو اور لکھنا قواعد
محاصل دیہات ملک محروسہ و وردی کرنا کاغذات سنین ماضیہ کو باتفاق میر اور طیار کرنا ہر سال
تنگدمہ آمد و خرچ سالتمام ملک محروسہ کا وقت آغاز سال فصلی اور بنانا و ہلباقی فہمایش ہر چہار
قسط سالتمام کا اور تقسیم کرنا زر قرض ریاست کا اور طیار کرنا نقشہ مصارف زائد تنگدمہ کا اور لکھنا
کیفیت مقدمات متعلقہ خود وقت استفسار سرکار اور لکھنا نقشہ صرف یکروزہ و یکہفتہ و یکسالہ
ملک محروسہ کا اور ہر سال حاضری لینا کاغذات محکمہ مال و دیوانی و فوجداری خاص بھوپال کا
اور تحقیقات تغلب و تصرف مقدمات مال و بندوبست لکھنا اہل پیمایش جریب کا اور فیصلہ کرنا
جاگیرداران ریاست کے مقدمات کا اور انصرام بڑے کاموں سررشتۂ مال کا اہتمام ہوتا تھا
غرۂ صفر سنہ ۱۲۸۹ ہجری کو یہ محکمہ موقوف کر دیا گیا جیسا فصل چہارم مین مذکور ہوا اور اسمین جو کام
سر انجام پاتے تھے وہ محکمہ مشورہ و مدار المہام و دفتر حضور مین بنظر سہولت تقسیم کر دیے گئے
تا جلد بلا وقت بخوبی سر انجام پاوین محکمہ [19] اپیل اسمین مرافع مقدمات دیوانی و فوجداری و تحریر کرانا
ضمانت نامے کا وقت رہائی قیدیان جیلخانے کا ہوتا تھا جب محکمہ مشورہ قائم ہوا اس محکمے کی
کچھ ضرورت باقی نرہی موقوف کر دیا گیا اب مرافع محکمہ مشورہ مین ہوتا ہی محکمہ [20] تعمیرات ریاست

اسمین مزدور و معمار نجار لوہار نوکر ہین ریاست سے جو مکانات متعلق ہین وہ بناتے ہین اور مہتمم مثل چیف انجنیر نگران حال رہتا ہی اور سالتمام پر جمع وخرچ متصدیون سے بنواکر دفتر حضور مین داخل کرتا ہی محکمہ[٢١] شاگردپیشہ اسکے مہتمم کے ماتحت فراش خانہ فیلخانہ بگھی خانہ شترخانہ رتھ خانہ اصطبل وغیرہ کارخانجات اور نوکران شاگردپیشہ مثل چوبداران و چپراسیان و فراشان و مشعلچیان و کہاران وغیرہ ہین محکمہ[٢٢] سڑک اسکے دو محکمے ہین ایک سے ملک محروسہ مین جو سڑکین و پل تعمیر ہوتے ہین اور دوسرے مہتمم سے سڑک جدید جو بھوپال سے ہوشنگ آباد تک تعمیر ہوتی ہی متعلق ہین محکمہ[٢٣] کوٹہ فتحگڈھ اسمین داروغہ متصدی حمال وزن کش وغیرہ ملازم ہین اور سالتمام کے مصارف کے لائق انواع واقسام غلجات و اشیاے خورش خرید ہوکر رہتی ہی روزمرہ وہان سے تقسیم ہوتی ہی محکمہ[٢٤] تاریخ اسمین وقائع و انتظامات ریاست قابل درج تاریخ لکھے جاتے ہین دفتر[٢٥] انشا یہ محکمہ خاص الخاص رئیس کی روبکاری کا ہی اسمین حکم رئیس جملہ احکام قطعی عرائض پر اور حکم روبکارات دیوانی و فوجداری و مقدمات مال پر اور پروانجات بنام مہتممان محکمجات و وکیل و ارکان و اخوان ریاست وغیرہ ملازمان رقم ہوکر ہماری روبکاری سے جاری ہوتے ہین احکام کی نقل بجنسہ اور عرائض کا خلاصہ دفتر مین لکھا جاتا ہی اور تحریر یاداشت و خریطون کی بھی اسی محکمے سے ہوتی ہی اور پروانجات تفویض عہدہ و احکام وصول کرنا زرباقی ریاست عمال سے اور نقشجات مفصلہ ذیل اس محکمے مین آکر ہماری روبکاری مین پیش ہوتے ہین اور بعد صادر ہونے احکام مناسب واپس بھیجے جاتے ہین تفصیل انکی یہ ہی

ہفتہ آمدنی وخرچ دستخطی — ہفتہ میگزین — ہفتہ ذخیرہ توپخانہ فتحگڈھ — کتاب جرائم خفیف فوجداری

ہفتہ آمدنی وخرچ فوجداری — کتاب آمد فروخت غلہ بازار — کتاب جرائم خفیف تھانہ جہانگیرآباد — ہفتہ آمدنی وخرچ محکمہ مدارالمہام صاحب بہادر

ہفتہ آمد غلہ سرکاری کوٹھے خوش خرید — نقشہ آمد و رفت مسافران — ہفتہ نقدی کوٹھہ فتحگڈھ — روزنامچہ ہاے محکمات دیوانی و فوجداری

نقشہ رپورٹ ہر چہار قلعۂ بھوپال	نقشہ رپورٹ چوکیات فوجداری	نقشہ ہر روزہ آمد و رفتن مردمان مقیم و مسافر در بھوپال	ہفتہ آمدنی و خرچ تعمیرات
کتاب حاضری قیدیان ہر سہ جیلخانہ	کتاب ہائی قیدیان ہر سہ جیلخانہ	ہفتہ آمدنی و خرچ سائرات	کتاب ہائی قیدیان جو محکمۂ مشورہ سے رہا ہوتے ہین
کتاب سایدگی آرد کوٹھہ فتحگڈھ	کتاب ہائے قیدیان حوالاتی و میعادی و دائم الحبس جو دفتر انشا مین بنتی ہین	نقشجات جرمانہ و دستک ملازمان محکمجات	نقشجات بحالی و برطرفی ملازمان محکمات
کتاب حاضری محصلان سائر	کتاب احکام جو کسی جرم کی وجہ سے باین حکم کہ برطرف ہو اور پھر ریاست مین نوکر نہو	کتاب اسم نویسی مجرمان اشتہاری	نقشہ فہرست چٹھیات نیکنامی سال وار
نقشہ اسم نویسی ناظمان و تحصیلداران و تھانہ داران	کتاب بہرہ بندی جو بدرااز و جیران غیر شاگرد پیشہ	نقشہ عطائے انعام بجز شخص شیر تیندوہ مارے	—

[26] محکمہ دفتر حضور اسمین ہر سال تمام ریاست کے جمع و خرچ داخل ہوتے ہین اور اونکا تنقیہ ہوتا ہی اور ایک جمع و خرچ کل ریاست کا رقم ہوتا ہی اور اوسپر دستخط رئیس کے بعد سماعت ہوتے ہین اور تحریر اسناد جاگیرات اور تحریر چٹھیات جو سرکار سے خزانے پر جاری ہوتی ہین وہ سب اسی محکمے سے تحریر ہوتی ہین اور نقشجات باقیات حسابکردی دیہات اور باقی جمع و خرچ پرگنات اور فرد ہاے رقمہاے معافی اور نقشہ اقلام تکراری آمدنی ریاست اور تحریر سناد معافیداران اسی محکمے سے متعلق ہی محکمہ [27] دفتر کل اسمین زمانہ ماضی و حال کا مالی و ملکی کاغذ موجود ہی اور بعد تین برس کے جملہ محکمات کا کاغذ منفصلہ اسی محکمے مین داخل ہوتا ہی اور بمقابلہ فہرست لیا جاتا ہی اور جو کاغذ ردی قابل نگہداشت نہین ہوتے وہ بعد اطلاع رئیس چاک کیے جاتے ہین اور جاگیرداروں کی جاگیر کی مثلین اور حد بندی و پیمایش ملک محروسہ کی مثلون مین جو نقصان پیمایش و حد بندی مین معلوم ہوا اس محکمے مین تحریر ہوتا ہی [28] مدرسہ سلیمانیہ وغیرہ منسوب بنام سلیمان جہان بیگم صاحبہ مرحومہ دختر صغری محررہ سطور اسمین مدرسہ عربی مدرسہ فارسی

مدرسۂ حساب مدرسۂ اردو مدرسۂ ہندی ناگری مدرسۂ انگریزی ایک کتب خانۂ مفید عام بھی اس مدرسۂ عالی میں ہے جسمین بیشتر ہر علم کی کتابین موجود ہین اور اس مدرسے کے مہتمم کے ماتحت سترہ قصبات ملک محروسہ کے مدرس و مدارس بھی ہین اور امتحان طالب علمون کا ہر سال مین دوبار لیا جاتا ہے ایکبار اہل علم ملازم ریاست ابجد شش ماہ امتحان لیتے ہین اور سال بھر کے بعد امتحان جاری روبکاری مین لیا جاتا ہے اور نقشہ امتحان کا بنتا ہے طلاب علم کو بقدر مراتب انعام بھی ملتا ہے مدرسین مدارس جو نسبتہ آزی اور بابت الشاسیہ ہین اور واسطے طلبۂ علم مدرسۂ سلیمانیہ کے بندوبست ملابس و مطاعم ضروری بھی کیا گیا ہے تاکہ طلبۂ بلاد دور دست کھانے کپڑے سے فارغ البال ہوکر تحصیل علم کرین اور حدود فضیلت کو پہونچکر اپنے اوطان کو جاوین اور جنکو نوکری ریاست منظور ہو وہ بعد فراغ تحصیل بقدر لیاقت عہدہ و ماہوار پاوین اور واسطے تدریس کے فضلاے نامور تجویز کیے گئے کہ ہر علم و فن دینی و دنیاوی کو اچھی طرح تعلیم دین اور جمع کتب درسیۂ فنون عقلیہ و نقلیہ مین اہتمام کیا گیا تاکہ کتب ہر قسم مدرسے مین موجود رہین مدرسۂ وکٹوریا اسمین طلائی نقرئی گوٹہ پٹھا ہر قسم کا اور پیپاٹ و لیس و کرن و گوکھرو و سلمہ ستارہ بنت کلابتون و کنارے کا تار و کامدانی و کلاہ زردوزی و دوشالہ بافی و کفش سازی کا کام اطفال لاوارث سے بنوایا جاتا ہے اطفال نان و پارچہ سرکار سے پاتے ہین اور حرفہاے مذکورہ کے کاریگر تعلیم کرنے کو نوکر ہین اور ایک مہتمم افسر مدرسہ بھی مدرسۂ پرانس آف ویلس اسمین افسر مدرسہ و کاریگر ملازم ہین دری بافی و نواڑ و قالین و چکن و خیمہ دوزی و جراب و خیاطت پاپوش ادنی و اعلی و گلت طلائی نقرئی کا ہنر لڑکون کو سکھایا جاتا ہے اور وہ لڑکے ایک آنے سے دو آنے تک یومیہ پہلے پاتے تھے بعد ازان غرہ ربیع الآخر ۱۲۹۶ ہجری سے بعوض وظیفہ اطفال مدرسۂ ہذا اور نان و پارچہ اطفال لاوارث مدرسۂ وکٹوریہ کی ماہوار مقرر کی گئی اور حسب سررشتہ تگدمہ بنایا گیا سالتمام پر امتحان اپنی اپنی حرفت کا دیتے ہین مطبع سکندری

منسوب بنواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین اس چھاپے خانے مین اشتہارات و نقشجات
وغیرہ کاغذات ریاست چھپتے ہین مہتمم تصحیح و مقابلہ کرتا ہے مطبع سلطانی منسوب بنواب
سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست اسمین مہتمم مع عملہ سواے ملازمان کارخانہ طبع
مقرر ہی اور اسٹامپ بقدر صرف تمام محکمات وغیرہ ملک محروسہ ریاست بھوپال چھپتے ہین
مطبع شاہجہانی منسوب بنام محررہ سطور اسمین ہفتہ وار عمدۃ الاخبار نام پرچہ طبع ہوکر مشتہر
ہوتا ہی گزٹہاے انگریزی و ہندوستانی کا خلاصہ اور خبر بھوپال لکھی جاتی ہی بعض مضامین
علمیہ و لطائف شعریہ و قصائد و تواریخ وغیرہ درج ہوتے ہین اور بعض کتب کارآمد تعلیم
اطفال مدارس بھی چھپتی ہین گنجگاہ و ہیزم خانہ ریاست کے صرف سال تمام کے لائق گھاس
لکڑی اوسمین جمع ہوکر خرچ ہوتی ہی محکمہ مہتمم باغات جس قدر باغات ریاست مین ہین اونکی
محافظت و آراستگی و فروخت ثمرات و ازہار وغیرہ اوسکے ذمے ہین اور باغبان سالچہ دار
مزدور آبپاش وغیرہ نوکران باغ کل اوسکے تابع رہتے ہین اور تنخواہ پاتے ہین میگزین اسمین
ایک سلاح خانہ ہی اور بارود جسقدر شلک توپ سلامی و قواعد فوج وغیرہ مین صرف
ہوتی ہی باہتمام مہتمم وہان بنتی ہی دار الضرب اسکا اہتمام لالہ العلجی خزانچی ریاست سے متعلق ہی
سا ہوکار وغیرہ باخیال مصارف دار الضرب جسکا ایک قانون مقرر ہی روپیہ پیسا مسکوک کرواتے
ہین اور سرکاری روپیہ پیسا بھی بقدر ضرورت مسکوک ہوتا ہی محکمہ خزانہ آمدنی کل ملک محروسہ
خزانے مین داخل ہوتی ہی خزانچی روزنامچہ آمد و خرچ کا اور حساب مہاجنون کا جنکی دکانات پر
ہنڈویات پرگنات ملک محروسہ سے آتی ہین اپنے سامنے اہل محکمہ سے لکھواتا ہی اور کتاب پر
آمد و خرچ ہفتہ وار لکھکر سرکار مین ارسال کرتا ہی اور سال تمام پر وصلباقی چٹھیات سرکاری
دفتر حضوری کی اور تقسیم زر تنخواہ ملازمان وغیرہ جملہ کاغذ متعلقہ خزانہ مرتب کرکے جمع و خرچ
خزانہ لکھواکر سرکار مین پیش کرتا ہی محکمہ توشکخانہ مہتمم اسکا حسب الحکم رئیس اسباب مایحتاج
جانسجات مثل فراشخانہ و فیلخانہ وغیرہ خریدتا و بنواتا و دیتا ہی اور پارچہ و زیور وغیرہ جو

ریاست مین درکار ہوتا ہی اوسکو نیس کے ملاحظہ مین گذرانکر اشیاے پسندیدہ خرید کرتا ہی اور سال تمام پر جمع وخرچ حسب سررشتہ تحریر کراکے دفتر حضور مین گذرانتا ہو ڈاک خانہ پہلے اس علاقے مین ایک مہتمم چار ڈاک منشی پینتیس ۳۵ ہرکارے جملہ چالیس نفر نوکر تھے خطوط و کاغذات سرکاری بھوپال سے ہر سہ نظامت تک ہرکارے پونہچاتے تھے اور نظامتون سے محالات پر بلاہی کاغذات لیجاتے تھے خرچ سالانہ اس سررشتے کا چہار ہزار و دو صد و ہشت روپیہ و چہار آنہ پاو بالا تھا پانزدہم ربیع الاول ۱۲۸۹ سنہ ہجری سے بنظر رفاہ خاص و عام انتظام ڈاک تمام ملک محروسہ مین بطور ڈاک انگریزی کیا گیا اور اخذ محصول خطوط و دیگر جملہ مدارج قاعدہ انگریزی کے پرتو پر مقرر کر دیے گئے چودہ ہزار دو سو آٹھ روپیہ سالانہ تنخواہ دو سو اونتیس نفر و چھ سو اونسٹھ روپیہ ساڑھے گیارہ آنہ سالانہ کا نمذ و روشنائی و قلم جملہ چہاردہ ہزار آٹھ سو ستہتر روپیہ ساڑھے گیارہ آنے کا خرچ سالانہ ڈاک خانہ مقرر کیا گیا مساجد مقابر سدابرت ان تینون علاقون مین بہت آدمی نوکر ہین مساجد مین امام موذن پیش نماز سقے جاروب کش اور مقابر حکام پیشین مین حافظان قرآن فراش خدام ماموری ہین اور لنگر خانے مین باورچی دیگ شو بہشتی ملازم ہین ہر روز دو وقت چند قسم کا کھانا پکتا ہی فقرا و مساکین مقیم و مسافر کو لوجہ اللہ بٹتا ہی اور جنس خام بھی محتاجون کو اور زنان بیوہ و معذور آدمیون کو ملتی ہی سیکڑون محتاج واجب الرحم پرورش پاتے ہین مہتمم ہر سال آمد و خرچ کا حساب دفتر حضور مین داخل کرتا ہی اب غرہ محرم ۱۲۹۰ سنہ ہجری سے عوض طعام پختہ خوراک خام حسب درخواست محتاجین و مساکین بمقدار سابق مقرر کی گئی

جاگیرداران ریاست مین چار قسم ہین اول قسم مین چہار آدمی اعلی جنکے صرف مین ہفت لاکھ سی و نہ ہزار پانسو روپیہ چودہ آنہ آمدنی سالانہ کا ملک ہی

ایک نواب قدسیہ بیگم صاحبہ	دوم امتہ التاریخ رئیسہ بھوپال	سوم نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولیعہد ریاست	چہارم نواب والاجاہ امیر الملک
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دوسری قسم جاگیرداران کلان مین سولہ آدمی ہین کہ اونکی دو لاکہ سترہ ہزار ایک سو چھپن روپیہ پیشت نیم آنہ کی جاگیر ہے

میان یسین محمد خان	بی بی حسنا اہلیہ حکیم شہزادہ سیم	مدار المہام صاحب بہادر	میان فیض محمد خان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میان یار محمد خان	میان حاکم محمد خان	لالہ جیون لال	دختر راجہ کشن رام
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
راجہ امر سنگہ	خوشحال سہائی گوبند	رانی نول کنور زوجہ مرزا [illegible]	زوجہ ٹھاکر سوبھا سنگہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
راجہ مقصود سنگہ	راجہ بدھکر سہائے گوبند	راجہ لچھمن سنگہ	راجہ پرتاب سنگہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تیسری قسم جاگیرداران اوسط کی ہے جو ہزار روپیہ سے زیادہ کے جاگیردار ہین چوتھی قسم ادنی ہے جو ہزار روپیہ سے کم کے جاگیردار ہین اور یہ دونون قسم کے جاگیردار ایک سو ستاون آدمی ہین اور ایک لاکہ سینتیس ہزار تین سو اکتالیس روپیہ سوا چھ آنہ کا علاقہ ان سب کی جاگیرون مین منقسم ہے اور یہ جاگیرات ریاست سے بچند وجوہ دی گئی ہین اول ہر سہ جاگیرداران اعلی کو بوجہ استحقاق وراثت ریاست دوم اخوان ریاست کو بوجہ برادری ریاست سوم اہلکاران خیرخواہ کو بصلہ حسن خدمت چہارم جاگیرداران قدیم کو جو قبل زمانہ حکومت ہمارے کے حکام ماضیہ کے عہد سے جاگیردار ہین اور اب ہمارے مطیع فرمانبردار ہین پنجم مشائخ و فقرا کو بوجہ اللہ ششم بعض اہل قلم و اہل علم کو بوجہ اونکی خیرخواہی و رفاقت کے [illegible]

کل اپنی ریاست کا مالک ہوتا ہے مگر اپنی ذات خاص کے مصارف کے لیے کسیقدر ملک خواہ زر نقد اپنی ممالک سے علیحدہ کر کر صرف خاص مین لاتا ہے چنانچہ فی زماننا نیر اکبر وغیرہ پرچہ اخبار سے ملاحظے مین آیا کہ شاہان عظمائے ذیل کو خرچ کے لیے پارلیمنٹ سے یہ ہوا معین ہے شاہ روس [illegible] سلطان روم [illegible] شاہ فرانس [illegible] شاہ اشٹریا [illegible] شاہ پروشیا ایک لاکہ شاہ اٹلی چار لاکہ شاہ انگلستان و ہند [illegible] شاہ اسپین تین لاکہ شاہ بلجیم ایک لاکہ حاکم امریکا [illegible] اسیطرح اس ریاست مین بھی قدیم سے اقطاع مصارف وسائر سابق و حال بقدر ضرورت خالصہ ریاست سے جداگانہ مقرر چلی آتی ہے اب ہمنے جاگیر اپنی شروع سنہ ۱۲۸۱ فصلی سے شامل خالصہ ریاست کر کے زر نقد

بمقدار یک لاکھ روپیہ سال واسطے مصارف ضروری کے مقرر کر لیا ہی اور ضمانہ بست ہزار روپیہ سال کا جاگیر نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ مین یاست کر دیا اور خانہ شماری مردم شماری ممالک محروسہ بھوپال کی جو سنہ ۱۲۸۴ فصلی مین حسب فرمایش صاحب پولٹکل اجنٹ بہادر سے عمل مین آئی اسکا نقشہ یہ ہی

نقشہ گوشوارہ خانہ شماری و مردم شماری علاقہ خالصہ ریاست بھوپال جاگیرداران خردہ کلان سوائے علاقہ جاگیر نواب گوہر بیگم صاحبہ قدسیہ

نام ضلع	تعداد پرگنہ	تعداد شہر و قصبہ و دہ: شہر	قصبہ	موضع	میزان	تعداد خانہ	تعداد شمار مردمان: مرد	لڑکا	عورت	لڑکی	میزان
بھوپال	+	یک	+	+	یک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ضلع جنوب	۸	+	۸	۶۱۴	۶۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ضلع مشرق	۱۲	+	۱۲	۹۴۳	۹۵۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ضلع مغرب	۱۰	+	۱۰	۹۷۷	۹۸۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
+	۳۰ پرگنہ	یک شہر	۳۰ قصبہ	۲۵۳۴ موضع	۲۵۶۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اور خانہ شماری و مردم شماری علاقہ جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جو جناب ممدوحہ نے لکھکر بھیجی وہ یہ ہی

تعداد خانہ	مرد	لڑکا	عورت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لڑکی	میزان
[illegible]	[illegible]

اور ہمارے حکم کے مطابق جو منشی واحد خان مہتمم عدالت فوجداری بھوپال نے آخر سنہ ۱۲۹۹ ہجری مردم شماری کی [illegible] نفری شمار مین آئی الحمد للہ میرے عہد حکومت و ریاست مین آٹھ ہزار چارسو اٹھاون آدمی پہلی گنتی سے جو والدہ صاحبہ مرحومہ کے عہد مین ہوئی تھی زیادہ نکلے اور ایسا ہی مجکو یقین ہی کہ ازدیاد امن و راحت کے سبب سے تمام ہمارے ملک مین پہلے سے زیادہ آدمی اب آباد ہین خاص بھوپال مین آدھے ہندو اور آدھے مسلمان رہتے ہین ہندوؤنکی شریف قومون سے کائیتھ و بقال اور تھوڑے برہمن و راجپوت ہین اور مسلمانون کی شریف قومون سے بیشتر اس شہر مین پٹھان ہین اور کچھ شیخ مثل خاندان قاضی احمد علی مرحوم و مفتی فضل اللہ اور چند خانہ سادات کے ہین جیسے خاندان سید معصوم بن سید حسن مرحوم کا جو بنام پیرزادون کے مشہور ہی اور تجارت پیشہ سوداگر سے زیادہ قوم بوہرہ آباد ہین اور اہل حرفہ و پیشہ اور ہر قسم کے ہندو و مسلمان ہین

فصل ششم ذکر مساحت ملک بھوپال و شرح پرگنات وحال قصبات و قلاع و پیدایش غلہ و میوجات وغیرہ مین

پیمایش انگریزی کی روسے کل زمین ریاست بھوپال کی چھ ہزار سات سو چونسٹھ میل مربع مکسر ثابت ہی اور اس سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین حکام دولت انگلسیہ نے پھر پیمایش کمیاس از سر نو شروع کی ہی جب ختم ہوجاویگی انشاء اللہ حال اوسکا تاریخ کے ضمیمے مین لکھا جاویگا والدہ ماجدہ خلد نشین نے اس ملک کو تین حصون مین تقسیم کیا تھا حصہ اول مین آٹھ پرگنے تھے جو سوم نظامت جنوب

چھیپانیر	بھروندہ	مرزان پور	باڑی کہ تحصیلدار اوسکا قصبہ چیچلی مین رہتا ہی

اودیپورہ ۵ —— چوکی گڑھ ۶ کہ تحصیلدار اوسکا قصبۂ چینپورہ مین رہتا ہی —— تال ۷ کہ تحصیلدار اوسکا اور ناظم جنوب قصبۂ کلیاکھیڑی مین رہتے ہین —— بریلی ۸

حصۂ دوم مین بارہ پرگنے موسوم بنظامت مشرق

جیتھاری ۱ —— دیوری ۲ —— سلوانی ۳ —— بھوری ۴

چھاپیر ۵ —— رائسین ۶ —— دیوانگنج یعنی پرگنہ ناگانوہ ۷ —— امراوگنج یعنی پرگنہ بملا گڑہ ۸

سیوانس ۹ —— خیرت گنج ۱۰ —— انبا پانی ۱۱ —— پیکھاون ۱۲

حصۂ سوم مین دس پرگنے موسوم بنظامت مغرب

دلودکہ ۱ تحصیلدار اوسکا قصبۂ گنگہ مین رہتا ہی —— دیبی پورہ ۲ —— نظیرآباد ۳ —— بیرسیہ ۴

شمس گڑھ ۵ —— سیہور ۶ —— دوراہہ ۷ —— آشٹہ ۸

جاور ۹ —— اچھاور ۱۰ ان پرگنون مین اکثر پرگنے چھوٹے تھے اور تنخواہ اونکے تحصیلدارون کی کم تھی اس سبب سے ہمنے غرۂ محرم ۱۲۸۹ سنہ ہجری سے بھرونده کو شامل انبورا اور چوکی گڑھ معروف بپرگنۂ چینپورہ کو شامل پرگنہ تال نامزد بمحال کلیاکھیڑی اور جیتھاری کو شامل دیوری اور سلوانی کو شامل بھوری اور چھاپیر کو شامل رائسین اور دیوان گنج کو شامل امراوگنج اور دلودکہ شامل دیبی پورہ اور نظیرآباد کو شامل بیرسیہ اور شمس گڑھ کو شامل سیہور کردیا اور تنخواہ تحصیلدارون کی بڑھادی جملہ اکیس پرگنے ہر سہ نظامت مذکور مین مقرر رکھے ضلع جنوب مین آٹھ قصبے آٹھون پرگنے قدیم کے اور دو قلعے اور چھہ سو چودہ گانون ہین اور جنا چانول گیہون مسور تور مونگ ماش تلی رمیلی السی تماکو کودون کنگنی مٹر جوار جونجی روغن زرد روئی موہ اور اقسام چوب قابل عمارت جیسے ساج ساگون ہردل شیشم آبنوس کیم بیجا سار اس ضلع مین پیدا ہوتی ہین چھیپانیر بھوپال سے بتیس کوس کے

فاصلے پر لب دریاے نربدا آباد ہی دریا کے گھاٹ بعضے گہرے اور بعضے پایاب ہین پانی
اس دریا کا گران وزن دیر ہضم ہی اگرچہ یہ دریا بلا نی مین برابر گنگا و جمنا کے سمجھا جاتا ہی اور
مشرق سے جانب مغرب بہتا ہی ہنود اسکو معبود جانتے ہین اور نہایت تعظیم کرتے ہین
اور اوسکے پانی سے غسل کرنا موجب نجات سمجھتے ہین مچھلیان اس دریا مین بہت ہین
گرد قصبہ جنگل و پہاڑ ہی اوسمین شیر بارہ سنگے نیل گاے سامبر ہرن چیتل ریچھ وغیرہ کثرت سے ہین
اور چیرونجی آبنوس ڈھاک کے درخت جنگل مین زیادہ ہین شمار مکانات قصبہ دو سو اونتیس
گھر خام سفالہ پوش اور دیہات پرگنہ اڑتالیس اس قصبے مین سنگتراش کھرل اچھے بناتے
ہین اور پتھر نربدا کے کنارون مین سے لاتے ہین **بھروندہ** یہ قصبہ میدان مین آباد ہی
مگر زمین بلند و پست ہی اور بھوپال سے ستائیس کوس پر ہی کرسان جو وہان کنوان کھودتے
ہین چند سال مین خراب ہو جاتا ہی کیونکہ زمین ریتلی ہی اور شروع ۱۲۸۸ ہجری سے یہ محال
شامل محال مردان پور کیا گیا تین سو تیئیس گھر اس قصبے مین آباد ہین سواد اوسکا نہ بہجت ہی
نہ وحشت انگیز گرد اوسکے جھاڑی ہی پچپن گانون اس پرگنے سے متعلق ہین کھیتی ہر طرح کی
ہوتی ہی مگر جوار وہان کے کرسان نہین بوتے اور اس قصبے مین جولاہے بنتے ہین وہ اکثر
ڈوریہ جو ایک قسم شطرنجی ہی بنتے ہین بھوپال وغیرہ گرد نواح کے سوداگر اوسکو خرید
کر لیجاتے ہین **مردان پور** اس قصبے مین ایک سو بیاسی گھر ہین سواد اوسکا وحشت افزا
ہی اور یہ قصبہ بھی متصل دریاے نربدا واقع ہی گھاٹ گہرا ہی پایاب نہین جنگل و پہاڑ قریب
ہین ستر گانون اس پرگنے مین ہین افیون و نیشکر کے سوا سب قسم کا غلہ بویا جاتا ہی کھیر کے
درخت جنگل مین بہت ہین نربدا کی ریت مین تربوز اچھا پیدا ہوتا ہی **قلعہ گنور** ضلع جنوب
مین ایک سو پینسٹھ فٹ بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہی طول اسکا ۳۶۹۶ فٹ اور عرض
۱۴۷۰ فٹ بلندی دیوار ۲۰ فٹ عرض دیوار بیس فٹ ہی سواد اوسکا بسبب درہ ہاے کوہ و کثرت
جھاڑی و اونچ نیچ راہ ہولناک و دشوار گزار ہی آب و ہوا کو فاسد کہتے ہین مگر بہت فاسد نہین

یہ قلعہ جاے محفوظ و قلعہ لائق جنگ ہی اوسکی پرانی عمارت مین کو سر بوٹی بہت پیدا ہوتی ہی
جو مرض لقوہ او ام الصبیان کے لیے مفید ہی اور وہان کے لوگ کہتے ہین کہ چترا ول کا
درخت کہ اوسکے عرق سے سونا بنتا ہی اس پہاڑ مین ہی بیشتر پتھر اس پہاڑ کا نرم مائل بسبزی
اور بعضے پر سیاہ جوہر پاے گئے ہین اور اسی پتھر سے تمام قلعہ بنا ہوا ہی اوسمین پچیس بانکہ
اور چار تالاب ہین اور ایک قبر برگد کے درخت کے نیچے ہی پانچ گز چودہ گرہ کی لمبی چار گز کی
چوڑی وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ عیسی موسی ولی کی قبر ہی اس قلعے مین ایک بڑا محل
اگلے راجون کا بنایا ہوا ٹوٹا پڑا ہی اور ایک مسجد بہت عمدہ اور سنگین کسی بادشاہ کی تعمیر کی
ہوئی ہی اور نزدیک اوسکے ایک لداؤ کا مکان بہت خوش قطع تھا وہ بھی شکستہ و افتادہ ہی
اور قلعہ کے نیچے ایک غار ہی کہ موہنہ اوسکا چونے و پتھر سے بنا ہوا ہی اور اندر اوسکے سیڑھیان
ہین اوسمین پانی بہت سرد و شیرین ہی اور وہان کے لوگ اوسکو محمد جھر کہتے ہین اس قلعہ کی
تین فصیلین ہین ایک کا نام مورچہ وہ اصل قلعہ سے ڈیڑہ کوس کے فاصلے پر ہی دوسری فصیل
جو اصل قلعہ سے تخمیناً کوس بھر کے فاصلے پر ہی اوسمین رعایا رہتی ہی اور تالاب بھی اسی جا
ہین اور حصار دوم جو اصل قلعہ ہی اوسکے دروازے و فصیل بہت مضبوط ہین اور برج بڑے
مستحکم اور محل مدکو اور ٹانکے اسی حصار کے اندر ہین اس قلعے کے جنگل مین جو نبات اچھا
بنتا ہی جنگل بہت گنجان ہی اوسمین چار جگہہ مشہور ہین کہ وہان سے چوب عمارت بہت عمدہ
دستیاب ہوتی ہی آم کھو جمیلی کھو یار نگر ڈیلا واڑی اور گرد اس قلعے کے پہاڑ بلند اور
بڑے بڑے غار او جنگل ہین اوسمین قوم گونڈ کی رہتی ہی اور قلعے کے نیچے ایک ٹیکرا ہی کہ
اوسکے اوپر سے گولے کی زد قلعے پر پڑتی ہی وہان کے لوگ اوسکو اشرفی ٹیکری کہتے ہین
اور بیان کرتے ہین کہ ایک بادشاہ نے اس قلعے کو گھیرا تھا اور ایک اشرفی ٹوکرہ خاک و
پتھر دیکر یہ دمدمہ بنوا کر اوسپر سے توپ قلعے پر لگائی تھی اور فتح کر لیا اس قلعے سے بھوپال
اونیس کوس ہی اور طوطا سبز خوشرنگ سرخ گردن بلند آواز و کلان پیدا ہوتا ہی اور نیچے

پہاڑ کے دو باغ ہین ایک کا نام بیر باغ دوسرے کا نام فیض باغ **چھیچلی** یہ قصبہ ساحل دریاے
نربدا پر ہو قریب دریا کے زمین بابند و پست جانب شمال ہموار ربیع و خریف کی فصل
اچھی پیدا ہوتی ہو پہلے یہ موضع قصبہ باڑی کا تھا جو کہ قصبہ مذکور نواب بیگم صاحبہ قدسیہ
کی جاگیر مین ہو واسطے والدہ ماجدہ نے چھیچلی کو پرگنہ قرار دیا اور تیرہ رام گڈھ پرگنہ جوی گڈھ
اور تیرہ دیہ پرگنہ باڑی سے نکالکر اسمین شامل کر دیا ایک سو ایک موضع اس
پرگنے مین آباد ہین اور یہ قصبہ بھوپال سے چھبیس کوس کے فاصلے پر ہو اسمین تین سو
گیارہ گھر کی آبادی ہو حوالی قصبہ آم کے باغ بہت ہین اور مشرق و غرب و شمال کی جانب
زراعت کثرت سے ہوتی ہو یہان کے موچی جاندانی خوب بناتے ہین **اودھیوہ** بھوپال
سے بالیس کوس کے فاصلے پر بقدر چھ سو گھر کے آبادی ہو یہان کے نیلگر کپڑا خوب رنگتے ہین
اور سوت کی بانگڑ خوب بنتے ہین قصبے کے گرد آم کے باغ ہین اور بعض باغون مین شہتوت
کچنار مولسری کیلا جامن وغیرہ بھی ہو جانب مغرب و شمال کی زمین ہموار اور جانب جنوب کی
زمین پست و بلند بقدر زراعت ایک مناسب اور جانب مشرق کی بھی کچھ زمین آباد ہو اس قصبے
مین تھوڑی افیون بھی بوئی جاتی ہو ستاسی موضع اس پرگنے مین ہین **قلعہ جوگی گڈھ**
ضلع جنوب مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہو زمین سے ۲۴۰ فٹ پہاڑ مرتفع ہو اور دیوار
بست فٹ چوڑی ۱۶۵ فٹ بلند ہو جملہ ارتفاع ۴۰۳ فٹ کا ہو طول قلعہ ۲۰۱۳ فٹ عرض ۱۶۲۸
ہو گرد اوسکے جنگل ہو اوسمین جانور وحشی و درندے کثرت سے پائے جاتے ہین آب و ہوا اچھی خوب ہو
اس قلعے مین دو محل کہنہ سنگین خوش وضع او پانچ ٹانکا اور ایک تالاب کہ اوسکو بھوج تلائی کہتے ہین
واقع ہو اور ایک ٹانکہ ٹانکھا مذکور سے بہت خوشنما زینہ دار عمیق بنا ہوا ہو اس ٹانکے کے نیچے
تہ خانہ ہو اوسمین بھی پانی بہت سرد و شیرین و خوشگوار و بے کدورت ہو اور چارون طرف اندر کے
ٹانکے مین جانے کیواسطے باریک باریک زینے بنے ہوے ہین اور زیر قلعہ چار کنوئین اور ایک باولی
ہو اور گانون آباد ہو اور فاصلہ اس قلعہ کا بھوپال سے پچیس کوس ہو **چیند پورہ** بھوپال سے

بیس کوس کے فاصلے پر میدان مین آباد ہو وہان فصل ربیع کی جنس اچھی پیدا ہوتی ہو سرکاری مکان
تحصیلدار تھانہ دار کے رہنے کا اچھا بنا ہوا ہو ایک باغ سرکاری او تین باغ رعایا کے سرسبز
و پر فضا ہین و قریب قصبہ کے جنگل ہو مشرق کیطرف کی زمین ماہی پشت قابل زراعت اور
شمال کیطرف کی زمین ممکن الزراعت بہت ہو او جنوب کیطرف کی زمین زراعت کے لائق
نہین ہو او مغرب کی جانب زمین کم ہو او وہمین زراعت ہوتی ہو اکثر گانون اس پرگنے
مین شمار کیے جاتے ہین او یہ پرگنہ شروع ۱۲۹۹ سنہ ہجری سے شامل محال تال یعنی کلیا کھیڑی کیا
کلیا کھیڑی بھوپال سے گیارہ کوس بجانب جنوب اسی قصبے مین رہتا ہو نظامت تھانہ
تحصیل کا مکان وسیع و بہت اچھا بنا ہوا ہو قریب قریب جنگل و پہاڑ ہو شمال کیطرف ایک پختہ
تالاب او دو آم کے باغ ہین او جانب مشرق بھی دو تالاب ہین وہان گیہون کی کھیتی خوب
ہوتی ہو ایک قسم کا چانول وہان پیدا ہوتا ہو او اوسکے کھانے سے درد سر دور ہو جاتا ہو اوسکا
نام ماتھا سول ہو او اس قصبے مین تین سو چار گھر کی آبادی ہو او چھیانوے گانو اس پرگنے
کے خالصے مین ہین او باقی نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کی جاگیر مین اس علاقے کو تال کا پرگنہ
کہتے ہین وجہ تسمیہ یہ ہو کہ زمانہ سابق مین راجہ بھوج حاکم مالوہ و اوجین نے دو پہاڑون کے درمیان
جو بھوپال سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ہو ایک بند لمبا چوڑا اونچا سنگین بنایا تھا اوسکا [illegible]
اب بھی موجود ہو اوس بند کے سبب سے پہاڑون کا پانی جمع ہو کر ایک بڑا تالاب کئی کوس کا لمبا
چوڑا ہو گیا تھا ہوشنگ شاہ فرمانروای مالوہ نے شہر ہوشنگ آباد شاہ مذکور کا آباد کیا ہوا ہو
او سنہ ہجری مین اس بادشاہ نے قریب شہر دہار جو اوسکا تختگاہ تھا او اوسکے مقام
کو پر فضا خوش آب دیکھا دشوار گذار پاکر تین سال کے عرصے مین ایک بڑا قلعہ تعمیر کیا او
ایک شہر آباد کیا تھا او نام اوسکا شادی آباد مندو رکھا تھا کہ فی زمانا وہ عمارتین دھار
قوم ہوا رہین ویران و خراب موجود ہو او شہر مذکور کی جامع مسجد او مقبرہ ہوشنگ او نیل کنٹھ کا
محل او جہاز محل و چنپا باولی وغیرہ عمارت عالی کے ملاحظے سے جو قدرے شکستہ

ابھی تک موجود ہین ثابت ہوتا ہی کہ زمانہ آبادی مین بیشک یہ شہر دیکھنے کے قابل ہوگا سد مذکور
کو توڑ کر پانی بہادیا اور اوس مین مین دیہات آباد کیے جواب پرگنہ تال معروف ہین اس پرگنے
مین گیہون قسم اول بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہی اور بارش مین اس مرتبہ کیچڑ ہوتی اور پانی
سے مٹی چلتی ہی کہ بعض نالون و پست زمین سے سوار و پیادہ نکل نہین سکتا اور اس بند سے قریب
بھوج پور نام ایک گانون ہی وہان ایک بڑا بتخانہ پرانا و قدرے شکستہ موجود ہی چہار ستون اوسکے
فی ستون بارہ گز بلند اور ساڑھے پانچ گز کے موٹے مدور ایک ایک پتھر کے قائم ہین اور ان
ستونون کے درمیان مین ایک پتھر گول صاف و شفاف تین گز تیرہ گرہ کا اونچا دو گز
سات تسو کا مدور بہین قائم ہی اور اس مندر کے دروازے کے پہلو کے پتھر پر بخط سنسکرت لکھا ہی کہ سمت
بکرماجیت مین اس مندر کی بنا پڑی اور سمت اکیس او دسنسٹھ بیساکھ بدی نومین سنیچر کے دن
تعمیر ختم ہوئی اور مہاراجہ سری سنبپاج قوم مہتانی نے مہادیو اجنت دھج کو استھاپن کیا
اور اس کتابے سے خیال کیا جاتا ہی کہ ستبند کور کا بنانے والا یہی راجہ ہوگا واللہ اعلم

بریلی محال ڈیوڑھی خاص یہ قصبہ میدانی ہی اور اوسکی زمین مین اجناس ہر فصل کی بہتر
پیدا ہوتی ہی اور بھوپال سے ساڑھے تینتیس کوس ہی اسکی آبادی تین سو اکیس گھر کی ہی اس قصبے
مین قوم چھیپا جاجم پکے رنگ کی بناتے ہین اور پارچہ کھاروہ بھی بہت بنا جاتا ہی اور آس پاس
قصبہ مذکور کے چند باغ انبہ واقع ہین اسوجہ سے سواد اوسکا دلچسپ اور ساری زمین قصبے کی
بارانی زیادہ ہموار ہی اور موضع بگلواڑہ پرگنہ قصبہ مسطور مین بالائی گھاٹ دریاے نربدا
ماہ کاتک و ماگھ و بیساکھ مین ہندون کے میلے ہوتے ہین اور ہزارہا مرد و عورت اطراف سے
میلون مین آتے ہین اور سوداگر ہر قسم کا سامان لا کر فروخت کرتے ہین اور اکثر موضع
اس پرگنے کے ہین یہان ایک قسم کا شیرین خربزہ ہوتا ہی اوسکا نام نولہ ہی اور ضلع مشرق
مین بارہ قصبے بارہ پرگنے قدیم کے ہین اور ایک قلعہ نامی اور نو سو تینتالیس گانون
ہین اور جنس تجارت اقسام غلہ وغیرہ موجب ضلع جنوب کے میسر ہی مگر تماکو ضلع جنوب سے

اس محالات مین بہتر و بکثرت پیدا ہوتی ہی اور جنگل مین سوا شکار چارپایان وحشی
و جانوران درندہ جنگلی مرغ مرغی تیتر بٹیر لوا فاختہ بہت ہی **جتھاری** بھوپال سے چالیس
کوس کے فاصلے پر بقدر ایک سو گھر کے بستی پہاڑ پر آباد ہی اور گرد نواح اوسکے چند آم کے
باغ ہین مشرق کیطرف زمین زیادہ اور شمال کیطرف کم اور مغرب کی جانب کی زمین اچھی
ہموار اور جنوب کیطرف پہاڑ ہی پیدایش جنس خریف کی کمتر اور ربیع کی بیشتر ہوتی ہی
ایک کنوان و ایک تالاب قصبے مین ہی اور سرحد قصبہ پر ایک ندی نکلی ہی اوسکا نام سرکہ ہی
اس قصبے مین کنبل اچھا بنا جاتا ہی پرگنے مین اٹتالیس موضع ہین شروع سنہ ۱۲۸۹ ہجری سے
یہ محال شامل محال دیوری کر دیا گیا **دیوری** بھوپال سے پینتالیس کوس کے فاصلے پر
درمیان اونبگڈھ کے پہاڑ اور رونیا ندی کے بقدر سات سو چھتیس گھر کے آباد ہی کچہری کا
مکان اور چودھری کی حویلی اچھی بنی ہی اور قصبے کے گرد آم کے باغ اور پانچ تالاب ہین
تین تالابون مین ہمیشہ پانی رہتا ہی اور گرمی مین دو خشک ہو جاتے ہین مشرق و جنوب کی طرف کی
زمین برابر و شمال و مغرب کیطرف کی زمین مرتفع و بیشتر ممکن الزراعت ہی ربیع کی فصل خریف سے اچھی
ہوتی ہی نیشکر بھی بویا جاتا ہی اور شمال کی جانب تالاب کے کنارے پان کے بریجے کثرت سے ہین اور پہاڑ
مذکور پر پرانی عمارت کے نشان ہین جو ہین اور اٹھاون موضع اس پرگنے مین ہین یہان کے لوہار سروتہ اچھا
بناتے ہین **سلوانی** بھوپال سے اٹھتیس کوس پر ہی اور اوسکی آبادی نو سو گھر کی ہی اور
ایک سو پچیس گانون پرگنے مین شمار کیے گئے ہین تمام قصبہ کی عمارت سے مکان کچہری
تھانہ و تحصیل و بتخانہ بنیون کا اچھا بنا ہوا ہی ہر چند زمین اونچی نیچی ہی اور ایک طرف سے
جھاڑی جنگل ملحق ہی مگر بسبب وسعت آبادی کے سواد اوسکا نجیب ہی اور شروع سنہ ۱۲۸۹ھ
سے یہ محال شامل محال دری کیا گیا اور اس قصبے مین اہل حرفہ اقوام چھیپا زیادہ بستے ہین
اور جاجم و توشک و لحاف اچھا چھاپتے ہین اور دہ بات علاوہ سلوانی مین ٹھہیاسی
ٹاٹ و نواڑ خوب بنتے ہین **بھوری** بھوپال سے ساڑھے اکتیس کوس پر ہی آب و ہوا

خوب ہی سواد اوسکا مرغوب ہی دو سو پچاس گھر کی بستی ہی اور ایک پختہ مکان سرکاری اور
ایک باغ فرحت بخش نام و تیا بازار و سرا و جامع مسجد اور موتی کنوان پختہ بنے ہوے ہین
اور باقی مکان رعایا کے خام سفالہ پوش ہین اور گرد قصبے کے چند آم کے باغ ہین اور
بعضون مین امرود کیلا نارنگی لیمو چکوترہ انار سیوتی گلاب کے درخت بھی ہین اور چھوارہ
بہت ہوتا ہی اور نیشکر و افیون و جوار و روئی تلی کودون کی کھیتی بھی ہوتی ہی اور بسبب
عمدگی زمین کے سب اجناس کی فصلین اچھی ہوتی ہین اور اونچاس گانون اس پرگنے مین
آباد ہین **محلپور** بھوپال سے ساڑھے تئیس کوس ہی اور نہتر گانون اس پرگنے مین ہین اور قصبے
مین ایک سو پانچ گھر کی بستی ہی اور قلعہ اوسکا ٹوٹا پڑا ہی اوسمین ایک کنوان و ایک مکان بود و باش
تحصیلدار کا ہی اس قصبے کے تالاب مین جونک بھی پیدا ہوتی ہی سواد اوسکا وحشت انگیز ہی اور
اس پاس جنگل و پہاڑ ہی اور زمین ناقص ہی اور ۱۲۸۰ ہجری سے یہ محال شامل محال رایسین کیا گیا
رایسین یہ قصبہ بھوپال سے تیرہ کوس ہی اور بقدر آٹھ سو گھر کے بستی ہی کچہری نظامت
و تھانہ و تحصیل کا مکان اور پیرزادون کے مکان اور انکے نوابون کے چیلون کے مکان
اور بعض کایست متصدیون کے مکان پختہ و وسیع باقی سفالہ پوش و خام ہین اکثر اشراف
مسلمان و کچھ کایستھ مہاجن اس قصبے مین بستے ہین سواد اوسکا نجیب ہی اور نواح مین
آم کے باغات و کنوئین ہین اور قریب آبادی ایک ندی اوسکا نام ریچھن ہی گرمیون مین خشک
ہو جاتی ہی ربیع کی فصل خریف سے بہتر ہوتی ہی اور زمین بارانی اس قصبہ کی کم طاقت ہی اور
چاہی زمین مین ترکاریان و افیون ہوتی ہی اور یہ قصبہ ایک بڑے پہاڑ کے دامن مین ہی کہ
اوسپر قلعہ بنا ہوا ہی اور ایک سو سات گانون اس پرگنے مین گنے جاتے ہین اور قصبے کے باہر
پیر فتح اللہ صاحب کا مقبرہ ہی وہ ایک درویش صاحب کمال تھے اور کہتے ہین کہ پیر فتح اللہ صاحب
خواجہ معین الدین چشتی پیر اجمیر کے رشتہ دارون سے ہین **قلعہ رایسین** بلند پہاڑی کی چوٹی پر
مالوہ کے نامی قلعون کی گنتی مین ہی اور تاریخ فرشتہ وغیرہ مین یہ قلعہ مذکور ہی مگر یہ نہین لکھا ہی

اگر کس شخص نے اسکو تعمیر کیا مین قیاسا کہتی ہون کہ اس قلعے کے بانی کا نام رایسین ہوگا کسلیے
کہ ہندوؤن مین رتن سین بھیم سین وغیرہ اس قسم کے نام پائے جاتے ہین اور زیادہ چارسو برس سے
یہ قلعہ مسلمانون کے قبضے مین آیا ہی کسلیے کہ جو کتابہ قلعے کے اندر غازم الملک کے مدرسے کے
اوپر موجود ہی اوسمین سنہ ہشتصد و نو ہجری کندہ ہین جسکو اب تک نو کم چارسو برس ہوئے
اور معلوم ہوتا ہی کہ یہ قلعہ پھر مسلمانون سے ہندوؤن نے لیا تھا اور پھر بار دیگر مسلمانون کے
قبضے مین آیا کہ بقول محمد قاسم فرشتہ اوسکو اب تک تین سو پچاس برس ہوے اور تاریخ فرشتہ
کے مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ سنہ ۹۳۸ہجری مین سلطان بہادر گجراتی نے سنا کہ چتوڑ کے رانا کا
داماد مسمی سلہدی پوربیہ رئیس ایسین نے بہت مسلمان عورتون کو جبرا اپنی خدمت مین رکھا ہی
بادشاہ نے کہا مجھپر فرض ہوا کہ مسلمان عورتون کو کافر کی غلامی سے چھوڑاؤن اور اوسکو
سزا دون بست پنجم جمادی الاولی سال مذکور شاہ مسطور قریب قلعہ مانڈو ظفر آباد نعلچہ مین
فروکش ہوا سلہدی کا بیٹا مسمی بھوپت شاہ گجرات کے ساتھ تھا اوسنے عرض کیا کہ میرا
باپ اوجین مین ہی اگر مجکو رخصت ملے تو مین جاکر اپنے باپ کو آپ کی ملازمت کیواسطے
لاؤن بادشاہ نے رخصت دی سلہدی نے اپنے بیٹے بھوپت کو اوجین مین چھوڑ کر خود
بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو پیران دھار کے قلعے مین قید کر دیا اور
عماد الملک اپنے ایک سردار کو بھوپت کے اوپر اوجین روانہ کیا اور خود کوچ کر کے شہر بھیلسہ
مین نزول فرمایا اور یہ خبر سنی کہ بھوپت اپنے باپ کی گرفتاری کی خبر اور عماد الملک کی
روانگی کا حال دریافت کر کر کمک لانے کیواسطے چتور گڈھ کو چلا گیا اور لکھمن سلہدی کا
بھائی قلعہ رایسین مین مستعد جنگ بیٹھا ہی بادشاہ نے بھیلسہ سے رایسین کوچ کیا ہنوز لشکر
داخل نہین ہوا تھا صرف تھوڑے آدمیون کے ساتھ بادشاہ کی سواری داخل فرودگاہ
رایسین ہوئی تھی کہ راجپوت قلعے سے باہر نکلے اور بادشاہ پر حملہ آور ہوے سلطان بہادر
نے بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور دو تین راجپوتون کو بذات خود ایک ایک ضرب تلوار سے

وہ ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اس اثنا مین گجرات کی فوج ٹوٹ پڑی اور اونکے ہاتھہ سے بہت راجپوت
مارے گئے باقی بھاگ کر قلعے کے اندر ہو گئے پادشاہ نے قلعے کو گھیر لیا اور افندی
رومی خان توپخانے کے افسر نے توپون سے دو برج قلعے کے اوڑا دیے اور کئی گز فصیل
گرا دی سلہدی نے یہ حال سنکر دھار سے کہلا بھیجا کہ مین مسلمان ہوتا ہون اور رایسین کے قلعے کو
آپ کی نذر کرتا ہون پادشاہ نے اوسکو جلد بلا لیا وہ حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا پھر پادشاہ
کے ساتھہ قلعے کی دیوار کے پاس جا کر اپنے بھائی کو بلا کر بولا کہ مین مسلمان ہو گیا پادشاہ ہمکو
اپنی عالی ہمتی سے عالی رتبہ عنایت کرینگے چاہیے کہ یہ قلعہ پادشاہ کو دیکر پادشاہ کی خدمت
مین رہین لکھمن نے خفیہ اپنے بھائی سے کہا کہ بھوپت چتور سے چالیس ہزار فوج رانا کی کمک کو
لیکر آتا ہی ایسی تدبیر کرو کہ کچھہ توقف ہو سلہدی نے پادشاہ سے عرض کیا کہ کل دوپہر کے
بعد قلعہ خالی ہو جاویگا پادشاہ نے قبول فرمایا اور دوسرے دن بعد انقضای ساعت
موعود سلہدی کو معتبر آدمیون کے ساتھہ قلعہ کے پاس بھیجا سلہدی ٹوٹے برج کے پاس جا کر
چلایا کہ ای غافل راجپوتو ڈرو کہ سلطان بہادر اس راہ سے آکر تمکو مار ڈالیگا اور اس کہنے سے
اوسکی غرض یہ تھی کہ برج و فصیل جو توپون سے گر گئی ہی اوسکو درست کرلو لکھمن یہ آواز سنکر
مطلب سمجھہ گیا و کچھہ نبولا سلہدی لشکر کو پھر گیا اور لکھمن نے قلعے کے مضبوط کرنے مین
کوشش کی اور سلہدی کے چھوٹے بیٹے کو دو ہزار راجپوت کے ساتھہ بھوپت کے جلد
لانے کیواسطے رات کو قلعے سے رخصت کیا فوج شاہی نے خبردار ہو کر مقابلہ کیا اور بڑی
جرأت کے ساتھہ بہت راجپوتون کو مار ڈالا اور سلہدی کے بیٹے کا سر کاٹکر پادشاہ کے سامنے
رکھدیا پادشاہ نے سلہدی کو اور سیدم برہان الملک ایک اپنے سردار کے سپرد کیا کہ قلعہ ماندو
مین قید رکھو اور خبرداروں نے خبر دی کہ رانا و بھوپت چتور سے کوچ بکوچ برابر چلے آتے ہین پادشاہ
نے میران محمد شاہ فاروقی فرمانروای برہان پور اور عماد الملک کو رانا کیطرف رخصت کیا
دونون سرداروں نے چند منزل جا کر لکھہ بھیجا کہ پورن مل کہ وہ بھی سلہدی کا بیٹا ہی رانا کی

فوج مین داخل ہوگیا ہی اور رانا بڑی فوج کے ساتھ ہمارے قریب آگیا ہی سلطان بہادر یہ خبر سنتے ہی رایسین سے سوارون کی فوج کے ساتھ روانہ ہوا اور ایک رات و دن مین ستر کوس مالوہ کے ملک کے طی کر کے اپنے سردارون سے جا ملا رانا یہ خبر سنکر اپنی فوج کے ساتھ چتوڑ پھر گیا اور بادشاہ رایسین پھر آئے اور سخت محاصرہ کیا آخر رمضان سال مذکور لکھمن مدد سے رانا کی ناامید ہوگیا اور عرضی لکھی کہ حضور اپنے روبرو سلہدی کو بلا کر اوسکے قصور کو بخشدین تو مین سرکار کو قلعہ خالی کر دیتا ہون بادشاہ نے مانڈو سے بلایا لکھمن نے راجپوتون کو اونکے اہل و عیال کے ساتھ قلعے سے اوتار دیا اور بادشاہ کو عرضی لکھی کہ کئی سو عورتین سلہدی کے محل مین ہین اور رانی درگاوتی بھوپت کی والدہ عرض کرتی ہی کہ سلہدی کو پروانگی ہو تا وہ قلعے مین آکر اپنی عورتون کو قلعے سے نیچے اوتار لیجاوے بادشاہ نے سلہدی کو ملک علی شیر کے ساتھ قلعے کو روانہ کیا رانی نے سلہدی سے کہا کہ ایک عمر ہمنے یہان بادشاہی کی اب تمکو چاہیے کہ اپنی سب عورتون کو مار ڈالو اور جلا دو اور تم لڑ کے مر جاؤ سلہدی اوسکے کہنے مین آگیا اور رانی کو مع سات سو عورتون خوبصورت پری پیکر جو اوسکے محل مین تھین مار کر آگ لگادی اور خود اور لکھمن و دوسرے اوسکے بھائی بند کہ جملہ سو آدمی تھے عورتون کو مار کر محل سے باہر نکلے اور چند مسلمان جو علی شیر کے ہمراہ تھے اونکے قتل پر آمادہ ہوے علی شیر نے مقابلہ کیا اور خبردارون نے لشکر بادشاہی مین خبر دی گجرات کی فوج فوراً دوڑ کر قلعے کے اندر گھس پڑی اور اون سب راجپوتون کو مار ڈالا فقط یہ حال جو اس زمانے مین قلعہ رایسین کی صورت ہی اور مینے اپنی آنکھ سے ملاحظہ کیا ہی اوسکو لکھتی ہون قلعے کے نو دروازے ہین آٹھ بڑے ایک چھوٹا تین شمال کیطرف تین مغرب کی طرف اور دو جنوب کی طرف و چھوٹا دروازہ بھی مغرب وہی فصیل قلعے کی مستحکم و سنگین ہی اوسمین تیرہ برج ہین تین مشرق کیطرف اور پانچ شمال کی جانب اور تین سمت مغرب او پینسٹھ مکان چھپن ٹوٹے ہوے اور چالیس ثابت ہین اوسمین ایک مسجد عمدہ و عالیشان ہی اور اوسکے بیچ کی محراب مین بخط عربی نظم فارسی

ایک کتابہ کندہ ہی اور ایک مدرسہ ہی پختہ و مضبوط و کلان غانم الملک کا بنایا ہوا او سپر بھی
کتابہ لکھا ہوا ہی اور تین بڑے محل ہین اونکا نام یہ ہین کہ باشندے عطردان و بادل محل اور
راجہ رونی کا محل کہتے ہین اور چار تالاب ہین اونکا نام ڈورا دوری مداگن ساگر ہی اور
اڑتالیس بانکے ہین اور دو تین جا بخط ہندی اور دو تین جا بخط فارسی پتھرون پر عبارت کندہ ہی از انجملہ
ایک دروازہ جانب مشرق پر یہ لکھا ہی مرمت عمارت و کنگرہای قلعہ رایسین در عمل اورنگزیب
عالمگیر بادشاہ غازی باہتمام خواجہ یاقوت حارس و شیخ بہاء الدین و محمد امین و حاجی محمد اشرف
والنوپ اسی تحویلدار در حکومت منصور و منزلولی محمد عابد خان دورافی از تاریخ یکم شہر ربیع الآخر
سنہ ۳۵ جلوس لغایت نوزدہم شعبان سنہ ۳۶ مرتب شد اور اس پہاڑ کے جنگل مین سیتاپھل یعنی شریفہ
بہت عمدہ و شیرین و کلان و خوش ذائقہ افراط سے ہی اور تالابون مین سنگھاڑہ بڑا او بہتر پیدا ہوتا ہی
اور شہد یہان اکثر ارزان آٹھ سیر سے چار سیر تک فی روپیہ میسر ہوتا ہی **دیوان گنج** بھوپال
سے چھ کوس پر ہی ایک سو چودہ گھر کی اوسمین بستی ہی اور نشتہ موضع اس پرگنے مین شمار کیے گئے
اس علاقے کا نام پرگنہ کلگانوہ بھی ہی بعض دہات اسکے جاگیر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مین ہین
اب گنج مذکور مین تھانہ و تحصیل خالصہ ریاست کا ہی جانب جنوب و شمال پہاڑ اور مغرب کی طرف
زمین مزروع ہی پیدایش ربیع و خریف کی وہان برابر ہی ابتدائے سنہ ۱۲۸۶ ہجری سے یہ محال امراوگنج
مین شامل کیا گیا **امراوگنج** نام اصلی اسکا رام گڈھ ہی پہلے یہ پرگنہ جاگیر نواب منیر محمد خان
مرحوم مین تھا بعد انتقال اونکے ریاست مین ضبط ہوا پھر خلد نشین نے نواب امراو دولہ صاحب بہادر
مرحوم کی جاگیر مین دیا اونھون نے اسکا نام امراوگنج رکھا بھوپال سے سات کوس پر ہی آبادی
تھوڑی سی تہتر گھر کی ہی قریب اوسکے ندی اجنال نکلی ہی مشرق و جنوب کیطرف اکثر زمین برابر
و مزروع ہی لیکن غلہ خریف کم اور اجناس ربیع زیادہ پیدا ہوتی ہی اور اس پرگنے مین بیجا سی
گانون شمار مین آئے ہین **سیہور** اس شمال کیطرف زمین بہت اکثر ہموار ہی جنوب و مشرق
کیطرف باغات ہین اور کچھ زراعت بھی ہوتی ہی غرب کیطرف بینا ندی نکلی ہی پیدایش و فصلون

ربیع وخریف کی برابر ہی بھوپال سے بتیس کوس پر ہی ایک ہزار دو سو گھر کی وہان آبادی ہی
پونے دوسو گانون اس تمام پرگنے مین ہین اور عمارت کہنہ سے قلعہ اس قصبے کا اس شکل کا ہی
کہ دو فصیل ہین سے ایک فصیل اوسکی پکی چونہ اینٹ کی بنی ہوئی ہی اور چار گوشے پر چار برج ہین
اور دروازہ پختہ سہ منزلہ ہی اندر اسکے دو کنوئین پکے اور باقی مکانات کہنہ گرے ہوے
پڑے ہین مکان نو تعمیر جسمین قلعدار تھانہ دار تحصیلدار رہتے ہین وہ بہمہ جہت درست ہی اور
دوسری فصیل کچی اور کئی جگہ سے گری ہوئی ہی خندق اوسکا دو طرف سے پکا اور دو طرف سے
کچا ہی اوسمین دو دروازے ہین ایک شمال کیطرف گوشہ مشرق ہین پختہ وہ گرا ہوا ہی دوسرا
جانب جنوب کے مائل بگوشہ مغرب پختہ و درست ہی اور قلعہ پختہ کے دروازے پر بخط عربی کتبہ
لکھا ہی لیکن اچھی طرح پڑھا نہین جاتا کیونکہ اکثر حروف اوسکے بسبب کہنگی کے مٹ گئے ہین
اور اس قصبے مین اکثر کنوئین با مندر سولہ باغ ہین **غیرت گنج** بھوپال سے تیس کوس پر ہی
جنوب ومشرق وشمال کیطرف زراعت ہوتی ہی مغرب کیطرف بسبب بینا ندی کے نہین ہوتی
پیدائش ربیع زیادہ وخریف کم ہی اس پرگنے مین چھیاسٹھ موضع ہین از انجملہ موضع ملہ مینٹا
مین لوہے کی کھدان ہی دو سو چھیانوے گھر کی اس قصبے مین بستی ہی اور اطراف مین
چھ کنوئین وہفت باغ ہین **انبا پانی** بھوپال سے بیس کوس اور آبادی متوسط دو سو
چھیانوے گھر کی ہی ستاسی موضع اس پرگنے مین شمار کیے گئے منجملہ ان کے موضع جھام
مین آہن کی کان ہی گرد اگرد اس قصبے کے جنگل ہی قلعہ یہانکا بہت مضبوط تھا جب سنہ ۱۲۷۴ھ
زمانہ غدر مین فاضل محمد خان و عادل محمد خان پسران احمد محمد خان بن سرفراز محمد خان وبا
جاگیردار باغی ہوگئے خلد نشین نے اوس قلعے کو کھدوا کر برابر کردیا **پیکھلون** یہ قصبہ میدانی
ہی ایک سو ستانوے گھر کی یہان آبادی ہی صرف دس گانون اس محال مین ہین سواد
دلچسپ ہی گرد اوسکے چھ باغ آم کے ہین زمین مشرقی ومغربی وشمالی پست وبلند اور
مزروع ہی زمین جنوبی ہموار اور پیدائش فصل ربیع کی زیادہ اور خریف کی کمتر ہی ضلع مغربی مین

دس پرگنے اور دس قصبے قدیم اور نو سو ستر گانون ہین اور جنس تجارت جو زیادہ دونون
ضلع مذکور سے یہان ہوتی ہی وہ افیون تیشکر مونگ پھلی جوار سرسون باجرہ زردہ ہی اس
علاقے کے جنگل مین چوب عمارت کم ہی اور جھاڑی و درخت کھجور خودرو جنگلی اور آم کے درخت
ہین گنگنہ بھوپال سے بفاصلہ چھ کوس آباد اور آبادی اوسکی ایک سو سترہ گھر کی ہی اس علاقے
مین کہ بنام پرگنہ دیورہ دفتر ریاست مین لکھا جاتا ہی چالیس موضع ہین اب بوجہ خوردی کے
آغاز ۱۲۸۸ ہجری سے شامل پرگنہ دیبی پورہ کیا گیا مغرب و شمال کی جانب زراعت بہت
اور مشرق کی جانب کم ہی اور اکثر زمین کھیتون کی ہموار ہی **دیبی پورہ** بھوپال سے گیارہ
کوس ہی آبادی اوسکی متوسط ایک سو بائیس گھر کی ہی مکان سرکاری تحصیل و تھانہ کا اور
تین گھر رعایا کے اوسمین اچھے ہین اوسکے نواح مین تین باغ انبہ کے ہین سواد دلچسپ ہی اور
باسٹھ گانون کل پرگنے مین ہین **نظیر آباد و بیرسیہ** جب پرگنہ بیرسیہ ریاست بھوپال مین
شامل ہوا خاندنشین نے دو سو چون موضع اس پرگنے مین پا کر دو حصہ کیا ایک کا نام بدستور
سابق پرگنہ بیرسیہ رکھا دوسرے کو بنام پرگنہ نظیر آباد موسوم کیا نظیر آباد ایک چھوٹی سی
بستی بقدر اٹھائیس گھر کے ہی مینے یہ تفریق بیکار جانکر وہی ایک پرگنہ جو پہلے تھا قائم رکھا
قصبہ اہل حرفہ و زمینداران ہندو و مسلمان سے بقدر سات سو ستائیس گھر کے آباد ہی قاضی
یہان کا پادشاہی عہد سے جاگیر پاتا ہی باہر قصبے کے صحن مسجد مین قبر ہمارے جد امجد اعلی
نور محمد خان مرحوم کی ہی اور محراب پر یہ عبارت منقوش ہی کہ بعہد فرخ سیر بادشاہ سنہ ۱۱۲۷ ہجری
دوست محمد خان این مسجد بنا کرد **شمس گڈھ** اس قصبہ ویران مین بقدر اونچاس گھر کے
بستی اور بھوپال سے پانچ کوس پر واقع ہی متصل اوسکے ندی کیروان ہی تھوڑی اوسکے کنارے پر زراعت
وہان ہوتی ہی اور اوسکے سواد مین ایک آم کا باغ ہی جانب شمال و مغرب مین ہموار ہی
وطرف جنوب و مشرق قدرے آسانی ممکن الزراعت ہی گرد اوسکے جنگل ہی وہان جنوب
کیطرف ایک تالاب ہی کہ موسم گرما مین پانی اوسکا خشک ہو جاتا ہی اور چند مندر پر اسنے

قوم جینی کی منہدم و مسمار پڑے ہین اس پرگنے مین بہتر موضع ہین اور اب یہ پرگنہ شامل
پرگنہ سیہور کیا گیا سیہور بھوپال سے دس کوس ہی آبادی اوسکی ایک ہزار پانسو
بیالیس گھر کی ہی ایک سو سولہ گانون اس پرگنے مین محسوب ہوے چند مکان وہان کے باشندون کے
بہتر و دکانین مہاجنون کی خوش منظر ہین گرد اوسکے بہت سے باغ معافیدارون کے ہین در متصل
اوسکے ایک ندی ہی کہ اوسمین تمام سال پانی رہتا ہی ایک حصار کہنہ مثل قلعہ کے ہی اوسمین اچھے اچھے
مکانات سرکاری بنے ہوے ہین وکیل ریاست و تحصیلدار و تھانہ دار وہان رہتے ہین غرب کیطرف
زیر دیوار اس حصار کے ایک پرانی مسجد منہدم تھی اوسکے دروازے پر بخط ثلث

ایک تختۂ سنگ پر یہ ابیات کندہ تھے **ابیات**

سپہر مجد و معالی و شمس دولت و دین	الغ سپہ کش دوران ملک مغیث الدین
وزیر عرصۂ گیتی پناہ ملک و ملک	بزرم خسرو و رستم بگاہ جستن کین
بعلم و عقل بمانند آصف ست و خضر	بخیر طاعت توفیق حق یقین و معین
بوقت سعد نہادہ بنای این مسجد	کہ ہست رونق او رونق سپہر برین
بسال ہفصد و سی و دو گشت از ہجرت	تمام از کرم خالق زمان و زمین

والدۂ ماجدہ کے عہد مین باہتمام مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر اوسکی
بنا پر از سر نو مسجد سنگین تعمیر ہوئی لوح مرمر پر یہ تاریخ بخط نستعلیق و حروف سنگ موسی کھدا کر

اوسکے دروازے پر نصب کی گئی **قطعۂ تاریخ**

مسجدے بود دینجا کہن و افتادہ	کرد معمور ز نو مہر بجود آبادش
بانی اول او بود مغیث الدین شاہ	ہفصد و سی و دوم بود سن بنیادش
شدہ تجدید ز نواب سکندر بیگم	صدر آرائی بھوپال چو ایزد دادش
بانی ثانی او چون شدہ فارغ از وی	سال تاریخ فراغ آمدہ از ایجادش

ملحق اس قصبے کے چھاونی ہی کہ وہ قصبے سے زیادہ آباد ہی اوسکی رونق و تازگی

واقع ہے پریشانی خواطر ناشاد ہے کوٹھی صاحب کلان بہادر و گرجا گھر تعمیر کرنیل جان ولیم چپ
اسپرن صاحب بہادر سی بی پولٹکل اجنٹ بھوپال و مدرسہ کلان لٹنکی تعمیر
کننگم صاحب بہادر پولٹکل اجنٹ سابق یہان کی عمارات عالیہ سے خوش وضع سنگین ہیں
نہایت دلکشا و نزہت آگین ہے اس قصبے مین ایک کوٹھی واسطے فروکشی رئیس بھوپال
کے بنائی گئی ہے اور اس جگہ جولاہے بہت رہتے ہین پگڑیان باریک قیمتی ایک روپیے سے
بیس روپیہ تک کی اور دوپٹے کالابتونی حاشیے سمیت عمدہ بنتے ہین **دوراہہ** بھوپال
سے نو کوس ہے چار سو چار گھر اوسمین آباد ہین اطراف مین باغات انبہ بہت ہین سواد
اوسکی نچندان وحشت انگیز ہے او نچندان دلاویز مکان نظامت و حویلی چودھری
کلان و بہتر ہے مغرب مشرق جنوب کیطرف زراعت ہوتی ہے شمال کیطرف نہین ہوتی
اس قصبے مین سینتیس کنوئین چار باولی ہین **آشٹہ** یہ قصبہ وہ اس قصبے کا قلعہ ٹیلے پر
کنارے پاربتی ندی کے واقع ہے آراضی مغربی و جنوبی کچھہ نشیب و فراز رکھتی ہے باقی
ہموار ہے گرد و نواح مین باغات معافیداروں کے بہت ہین یہان کے مہاجن آسودہ حال
ہین اکثر تجارت افیون کرتے ہین دو ہزار پانسو تیرہ مکان شمار مین آئے ستائیس کنوئین
او تین منار ہین ایک مسجد پختہ متصل محلہ نظر گنج ہے قلعہ متوسط الحال ایک سو سینتیس موضع
اس پرگنے مین محسوب ہین بعض گانون اس پرگنے کے بڑے اور بہت آباد ہین مثل موضع مینا
کہ وہان آم و جامن کے درخت بہت ہین زراعت ربیع و خریف اچھی ہوتی ہے زمین اس
گانون کی انتقالی ہے یعنی دس برس تک اوسمین زمیندار زراعت کرتے ہین بعد ازان اوسکو
پڑتی رکھتے ہین جب چار برس گذر جاتے ہین پھر اوسکو جوتتے ہین اسی پرگنے مین قصبہ
جامنیر ہے یہ قصبہ بہت آباد ہے اسمین اکثر جولاہے رہتے ہین پگڑیان باریک و دوپٹے اور کئی
قسم کے کپڑے خوش قماش بنتے ہین مشرق و مغرب و شمال کیطرف افیون و نیشکر و روئی
جوار گیہون بکثرت ہوتی ہین جنوب کیطرف گیہون و جوار پیدا ہوتی ہے اسکے قریب ایک بڑا

تالاب ہی اوسمین دھان عمدہ پیدا ہوتی ہی اس پرگنے مین کئی قسم کا چانول ہوتا ہی
لیکن قسم اعلی رانی کاجل اور رائے بھوگ ہی کہ بہت خوش ذائقہ ہوتا ہی چاو ربھوپال سے
تیس کوس اور پانسو چورانوے گھر کی بستی ہی ایک سو باٹھ گانون اس پرگنے مین شمار
ہوئے اچھاور بھوپال سے ساڑھے پندرہ کوس پر واقع ہی سارا قصبہ آباد خوش سواد ہی
اندر گڑھی کے مکانات سرکاری پختہ بنے ہوئے ہین قصبے مین مکان رعایا خوش قطع ہین
دو باغ سرکاری و چند باغ رعایا کے ہین گل و میوے اوسمین پیدا ہوتے ہین ہر چار ون
طرف سے ابرو غیر روع ہی مگر جنس خریف زیادہ ہی ربیع کم اس قصبے مین آٹھ سو چورانوے گھر اور
اڑتیس گانون اس پرگنے کے ہین علاوہ تیس قصبے اور دو ہزار پانسو چونتیس موضع کہ تینون ضلع
مین ہین اور بھی دو قصبے ایک چین پور باڑی دوسرا اسلام نگر اور آٹھ سو ساڑھے سولہ موضع
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کی جاگیر مین اونکی حین حیات تک ریاست سے علحدہ شمار مین ہی
اور غرائب عمارت کہنہ ملک بھوپال سے سانچی کا ناکھیڑا ایک چھوٹا موضع چھوٹے
پہاڑ کے نیچے بھوپال سے دس کوس اوتر پورب کے گوشے مین واقع ہی اور وہان سے تھوڑے
فاصلے پر سرحد ریاست بھوپال تمام اور سرحد ریاست گوالیار شروع ہوتی ہی اور شہر بھیلسہ
اس موضع سے تین کوس کے فاصلے پر آباد ہی اور اس پہاڑ پر بشکل نیم کرہ مثل دو سر نیم دائرہ ایک بڑا
ایک چھوٹا دو گنبد سنگین ٹھوس زمانہ قدیم کے ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر بنے ہوئے
ہین اور چند گنبد چھوٹے چھوٹے شکستہ ریختہ اور بھی اس پہاڑ پر ہین بڑے برج کے گرد
چار دیوار کٹہرے کی صورت شکستہ اور چار دروازے اسطرح کے ہین

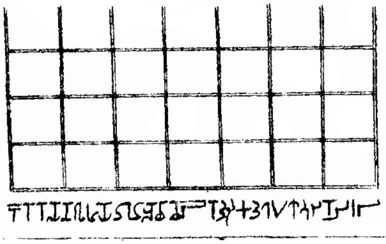

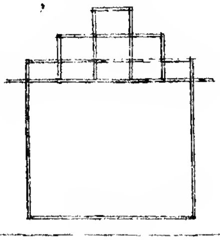

اس کٹھرے کے تمام پتھرون پر عبارات کندہ ہین اور اون کتبون کے خط کی صورت یہ ہے
جو کٹھرے کی شبیہ کے نیچے تحریر ہین اور دروازون کی چوکھٹ کے اوپر جو خانے واقع ہین اونمین
تصاویر مجسم بنی ہوئی ہین اور دروازون کے دونون پہلو مین شیرون اور آدمیونکی تصویرین ہین اور دونون
دستہ ون پر چھوٹی چھوٹی تصاویر کندہ ہین لیکن ٹوٹی پڑی ہین اور اسکے پاس کی عمارت بھی تمام
منہدم ہے اور بعض مکانون کا فقط آثار باقی ہے اور اسی محل کے قریب قریب اور بہت سے گنبد افتادہ
وخراب موضع سناری مین جو سانچی سے شش میل ہے اور موضع ست دھارہ مین جو سناری
سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور سوا موضع بھوج پور مین جو بھوپال سے سمت جنوب واقع ہے
اور موضع اندھیر مین جو پانچ میل بھوج پور سے ہے موجود ہین اس مکان کہنہ و افتادہ کو اکثر
صاحبان عالیشان بہادر بہت غور و شوق سے ملاحظہ کیا کرتے ہین اور میجر الکزنڈر صاحب
برادر حقیقی جنرل دیوی کننگم صاحب متوفی سابق پولٹکل اجنٹ بھوپال نے چند ہفتہ وہان
قیام فرما کر بڑے غور و خوض سے دیکھا اور تمام اوس مکان کا نقشہ لکھا اور کتبون کو پڑھکر
گنبدون مین سوراخ کر کر اوسکے حال سے آگاہی پا کر ایک کتاب زبان انگریزی مین تالیف
کی سانچی کے معنی ہندی لغت مین راحت و آرام کے ہین گنبد کا نام ٹوپ ہے قطر گنبد
کلان کا ۱۰۶ فٹ ہے بلندی ۴۲ فٹ ارتفاع دیوار جسپر گنبد قائم ہے ۱۴ فٹ کرسی نیچ نیم فٹ
چبوترہ دو نیم فٹ ہے پہاڑ کی چوٹی پر ۱۵۰ گز لنبا اور ۱۰۰ گز چوڑا صحن ہے بیچ مین یہ گنبد بنا ہوا
ہے کٹھرے اور دروازے کے پتھرون کے جوڑ مثل کار نجاری باہم وصل ہین اور ایسے صحیح
و عمدہ اوسکے سال ملے ہوے ہین کہ جدا نہین ہوتے یہ عمارت قریب چھ سو برس قبل زمانہ
حضرت عیسی کے ہے اوس زمانے مین بدھ کا مذہب جو اب ملک چین و نیپال اور تبت اور
ملک آوا اور اہل جزیرہ سیلان یعنی لنکا اور ملک سیام و جزیرہ جاپان مین باقی ہے ہندوستان مین
بہت شائع تھا یہ ٹوپ چھتریان مذہب بدھ کے پیشواؤن کے ہین لقب لگا کر
میجر صاحب نے کھودنے سانچی وغیرہ کے برجون سے صندوق پتھر کے نکالے اور اونمین

ہڈیان وخاکستر مُردون کی اونکو ملین اور اونکے نام صندوقون وڈبیون پر جو صندوقون کے اندر تھین کندہ پائے اور یہ بھی معلوم کیا کہ اوس زمانے مین زیر کوہ مذکور ایک بڑا شہر آباد تھا جسکا نشان بھیلسہ سے دو میل کے فاصلے پر پایا جاتا ہی اور بیسانگری اوسکا نام معلوم ہوتا ہی صاحب بہادر کا قول ہی کہ جو مطابقت اصلی ورعایت وضع اور درستی ہئیت اور تناسب اعضا کی عمارت سانچی کی مورتون مین موجود ہی ہندی کاریگرن مین اب محال ہی شیرون کی تصاویر کے جو اعضاو پنجے ثابت ہین وہ اس خوبی وصفائی سے بنے ہوے ہین کہ صناعت دستکاران نامی یونان سے مقابلہ کرتے ہین مثلاً ہونا چار بڑے ناخون کا پنجے کے سامنے اور چھوٹا ناخن اوٹھا ہو پنجے کے پیچھے اور شکل مہیب ہو بہو شیر کے مانند اور میری دانست مین یہ عمارت آسوکا والی اوجین کے زمانے مین بنی ہی اور تصویرات نقشہ نشست فقرائے صحرا نشین اور نقشہ پرستش کنندگان اور صورت دربار وسواری راجگان وغیرہ جو صاحب مذکور نے بہت تفصیل سے اپنی کتاب مین لکھا ہی اوسکے بیان کی گنجایش اس مختصر مین نہین ہی الغرض یہ ایک پرانی ایسی عمارت ہی کہ جسکا نقشہ صاحبان عالیشان بہادر تحریر کرکر لندن لیگئے ہین اور ایک دوسرے محقق نے اسکے سوا یہ لکھا ہی کہ زمانہ سالف مین جسکو قریب تین ہزار برس کے عرصہ ہوا زیر کوہ سانچی جو شہر آباد تھا اوسکا نام سندکانگر تھا اور گنبد کلان سانچی مسمی رپایہ شن کی چھتری ہی جو ایک پیشوا اہل ملت بدھ کا تھا

فصل ساتوین بھوپال کے احوال مین

یہ شہر اقلیم دوم صوبہ مالوہ ملک ہند مین خط استوا سے ایک سو گیارہ درجہ طولاً اور تیئیس درجہ عرضاً جیسا غیاث اللغات کی جدول مین بھی لکھا ہی ایک چھوٹے سے پہاڑ پر آباد ہی کہتے ہین راجہ بھوج والی دھار انگری نے جواب شہر ان دھار مشہور ہی دو پہاڑے درمیان جو ایک دوسرے سے قریب تر واقع ہی پتھرون سے ایک پشتہ بلند ومستحکم

لنبا چوڑا باندھکر تالاب تیار کیا اوسکے پشتے پر قلعہ بنایا بھوج پال اوسکا نام رکھا پال زبان
ہندی مین پُل کو کہتے ہین جیم بھوج کثرت تلفظ سے جو زبان پر بھاری تھا ساقط ہوکر
بھوج پال بھوپال مشہور ہوا بعدہ رانی ساملی زوجۂ راجہ اودیادت نے قریب قلعہ
ایک بڑا مندر سنگین بنام سبھا منڈل بنایا جسکی تعمیر سمت ۱۲۰۸ بارہ سو آٹھ مین شروع ہوئی تھی
اور سمت ۱۲۴۱ بارہ سو اکتالیس کاتک بدی تیج روز دوشنبہ تمام ہوئی تھی یہ تاریخ بنا و اختتام
اوس مندر پر لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ رانی و راجہ نے پانسو برہمن اس جا مقرر کیے تھے
تا وہ عبادت و ریاضت کرین اور چار بید چھہ شاستر اٹھارہ پران اور علم پنگل وغیرہ علوم
بزبان سنسکرت طالب علمون کو پڑھاوین اور جاننا چاہیے کہ چار بید چار کتاب تصنیف حکیم بیاس
سے مراد ہی جو بنام سام بید اتھرون بید رگ بید یجر بید موسوم ہین اور چھہ شاستر
مراد چھہ علم سے ہی بیاکرن یعنی نحو و صرف دھرم شاستر یعنی فقہ نیائے شاستر منطق جوتش
علم نجوم ویدانت تصوف بیدک علم طب اور اٹھارہ پران بھاگوت و شیو پران وغیرہ
اٹھارہ کتاب سے مراد ہی جو ہندوون کے نزدیک بہت متبرک ہین اور پنگل علم عروض و قافیہ
کا نام ہی المختصر انقلاب زمانہ سے مدت دراز کے بعد سبھا منڈل ویران ہوگیا اور بستی بھوپال
کی ایک چھوٹے گانون کے برابر رہگئی ہمارے جد اعلی سردار دوست محمد خان بہادر اسلام نگر
سے اکثر بط و مرغابی و قاز و کلنگ و سرخاب و حواصل و ماہی وغیرہ جانوران دریا کے شکار
کھیلنے کو تالاب مین آیا کرتے اونکو تالاب و پہاڑ و جنگل کی فضا پسند آئی نہم ذیحجہ روز جمعہ
سنہ یکہزار و یکصد و چہل ہجری اونھون نے راجہ بھوج کے قلعہ سے جواب بقلعہ کہنہ معروف
ہی بفاصلہ زد گولہ توپ کلان ایک قلعہ مضبوط بنایا اور نام اوسکا فتحگڈہ رکھا اور قلعہ نو
سے تا قلعہ کہنہ اور کسیقدر اوس سے بھی آگے بڑھاکے فصیل سنگین شہر کی تعمیر کرکر شہر
بسایا اور خاص اپنی جا ہی سکونت مقرر کرکر آبادی مین بہت کوشش کی تھوڑے عرصے
مین شہر آباد ہوگیا اور بعد اونکے نواب یار محمد خان نے اسلام نگر مین رہنا اختیار کیا مگر

نواب فیض محمد خان جب رئیس ہوئے تو اونھون نے قلعہ کہنہ بھوپال مین سکونت اختیار کی بعد اونکے نواب حیات محمد خان کا زمانہ ہوا اونکے نائب دیوان چھوٹے خان نے قلعہ فتحگڈہ کو جابجا سے مضبوط بنایا شہر خوب آباد ہوگیا اور دیوان چھوٹے خان نے ایک پل تین سو چھہ گز لنبا تینتیس گز چوڑا بہت مضبوط پختہ تعمیر کروا کر دوسرا تالاب دوسری طرف قلعہ کہنہ کے بنایا بعد ازان ۱۲۲۹ھ ہجری مین ناگپور و گوالیار کی فوج نے دس مہینے تک محاصرہ کیا رعایاے بھوپال جلاوطن ہوگئی اور گولون کے صدمے سے شہر مسمار و ویران ہوگیا کہ مفصل قیصہ دفتر اول مین لکھا ہی اس واقعے کے بعد نواب نظیر الدولہ نظر محمد خان بہادر کے زمانہ ریاست مین از سر نو آبادی ہوئی لوگون نے چھپر و کھپریل کے مکانات اکثر بہ قطع بنالئے نواب بیگم صاحبہ قدسیہ کے زمانہ مختاری تک بیشتر قوم افغان ساکنان بھوپال سپاہگری کیطرف مائل تھی ہتیار و گھوڑا اچھا رکھتی تھی زینت ظاہری و سامان عشرت کیطرف امیر و غریب کسیکو توجہ نتھی جب میرے والد نواب جہانگیر محمد خان بہادر شمشیر جنگ والی ریاست ہوسے اونکے عہد مین فراغت معاش و اطمینان خاطر کا غلبہ ہوا نواب صاحب نے بیرون شہر مثل چھاونی انگریزی ایک چھاونی جہانگیر آباد نام بسائی اور وہان کنارے تالاب دیوان چھوٹے خان کے باغ و کوٹھی بنوا کر اپنا مسکن مقرر کیا اور ہزار ہا روپیہ رعایا و سپاہ کو عنایت فرمایا تا مکانات تعمیر کرین اہل سلیقہ و تمیز و ارباب علم و فضل کا مجمع ہوا ہر طرح کی انسانیت طبائع مین پیدا ہوئی اہل بھوپال نے اچھی پوشاک پہننا اور اچھا کھانا اور اچھے مکانات مین رہنا اختیار کیا عمائد شہر نے اسباب تجمل و آرایش کی افزایش مین کوشش کی اونکے بعد میری والدہ نواب سکندر بیگم صاحبہ خلد نشین کی جب حکومت ہوئی سڑکین تمام شہر مین تعمیر ہوئین فانوسین روشنی کی دو رویہ رستون پر نصب ہوئین صدہا مکانات پختہ بنگئے پیشہ ور ہر شہر سے آکر آباد ہوسے اور میرے عہد ریاست مین فضل الہی سے اوس سب آبادی و آرایش شہر کی خوب تکمیل ہوئی

اور ہوتی جاتی ہے اور سڑکون کو زیادہ چوڑا کیا جاتا ہے اور ہر دو رخ بازارون پر حکم تعمیر پختہ اور ممانعت تعمیر خام کا ہے اور طول و عرض و عمق ہر دو تالاب مذکور سال حال مین جو مینے کمیاس سے پیمایش کرایا بموجب تفصیل ذیل معلوم ہوا **تالاب کلان**

طول شمالی ۱۳۴۳۸ فٹ — طول جنوبی ۱۲۷۳۰ فٹ — عرض شرقی ۸۲ ونیم فٹ — عرض غربی ۳۱۱۸ ونیم فٹ

عمق اعلی ۸ افٹ — عمق اوسط ۱۲ فٹ ۶ انچ — عمق ادنی ۶ فٹ — حلقہ کل ۲۹۲۷۹ فٹ — اراضی غرق آب تالاب ... ۱۲ بسوہ

تالاب خورد طول شرقی ۶۳۲۸ فٹ — طول غربی ۳۸۸۴ فٹ — عرض شمالی ۱۲۷۰ ونیم فٹ — عرض جنوبی ۹۵۷۳ فٹ

عمق اعلی ۲۴ فٹ — عمق اوسط ۳۳ فٹ ۹ انچ — عمق ادنی ۲۴ فٹ — حلقہ کل ۱۶۲۷۷ فٹ — اراضی غرق آب تالاب ...

درمیان ان ہر دو تالاب کے جو راجہ بھوج کا بند ہے اور اوسپر قلعہ بنا ہوا ہے اوسکی زمین کی پیمایش اٹھارہ بیگہ بارہ بسوہ ہے اور اس شہر کے آس پاس بہتر باغ از انجملہ بارہ نامی باغ یہہ ہین **عیش باغ** نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا ہے اوسکے چار دیوار پختہ و چند چاہ پختہ و اشجار میوہ و گلہاے خوشبو گرد باولی کے ایک مکان سنگین و گچکاری وسیع و خوش قطع اور ایک مسجد مختصر او چند بنگلے اسمین ہین **فرحت افزا** نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کا باغ ہے اسمین سواے اشجار اثمار و ازہار و روش بندی چاہہاے پختہ و حصار ایک مسجد عالیشان اور باولی کے گرد ایک بڑا وسیع مکان ہے اور سر چوترہ سنگین محجرہ سنگ مرمر جناب محمد وحید مزار پر بہت خوشنما بنا ہوا ہے **دلکشا** مدار المہام صاحب بہادر کا باغ ہے ورا سے چاہہاے پختہ و حصار و روش بندی و کثرت اشجار ایک بارہ دری نہایت تکلف سے بنی ہوئی ہے اور تحفہ و نفیس آم کے درخت اور انگور کے منڈوے اس باغ مین بہت ہین **نور افشان** معتمد المہام راجہ کشن رام متوفی کا باغ اشجار میوہ جات و ریاحین سے سرسبز ہے حصار و کنوین اس باغ کے بھی پختہ ہین **نور باغ** نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کا باغ ہے اسمین سواے اقسام اشجار میوہ و گلہاے رنگ رنگ کے چار دیوار پختہ و روشہاے خوش ترکیب قبر

نوابصاحب مغفور کا مجرہ سنگ خام اور میان امیر محمد خان صاحب مرحوم کا مقبرہ اور
سلیمان جہان بیگم کا مجرہ سنگ مرمر کا اور مسجد عمارات عالی و عمدہ سے ہین اس باغ کی
جانب مغرب تالاب کی فضا بہت اچھی ہی اور جانب شمال جنگی فوج کی لینہا سے پختہ اور
طرف جنوب کوٹھی نوابصاحب مغفور اور سمت مشرق میدان وسیع قواعد فوج کا صاف
ہموار ہی اس جہت سے یہ باغ بہت دلچسپ ہی **راحت افزا** میان فوجدار محمد خان صاحب کا
باغ جو حقیقی چھوٹے ماموں نواب سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال شانزدہم ماہ
ذیحجہ ۱۲۸۱ ہجری مین ہوا یہ باغ بھی مثل باغات مذکور دلچسپ و آراستہ ہی **نشاط افزا**
ہمارا باغ بہت وسیع و فسیح اور آراستہ و پیراستہ ہی و اسے چار دیوار پختہ و ابواب عالی
و کثرت انواع و اقسام اشجار اسمین چند مکان فوطرز بہ تکلف ہین **باغ نواب امراؤ دولہ**
صاحب اسکی فصیل پختہ اور دروازہ بلند اوسپر ایک خوشنما مختصر بنگلہ ہی اور دو مکان پختہ
و حوض و چند چاہ آب شیرین موقع سے ہین اور نوابصاحب کا مزار بھی اسی باغ مین ہی **نواب**
منیر محمد خان کا باغ یہ باغ بیرون دروازہ گنوری متصل شہر لب تالاب ہی بہت خوشنما چار دیواری
کے اندر واقع ہی قبر نواب منیر محمد خان مرحوم بھی اسی باغ مین ہی جانب مشرق اس باغ کے
ایک قطعہ مختصر زمین مین نواب [illegible] بہادر نے طرح باغ کی مع چاہ و مسجد کے ڈالی ہی قطعہ بھی
بغایت خوشنما طرحدار طیار ہوا ہی **راجہ خوشوقت رای کا باغ** اسمین راجہ مذکور کی چھتری سنگین
بنی ہوئی ہی اور باغ کی وضع بھی اچھی ہی **نواب معز محمد خان صاحب کا باغ** جو حقیقی بڑے ماموں نواب
سکندر بیگم صاحبہ کے تھے اور اونکا انتقال بست و ہفتم ماہ جمادی الاخرہ ۱۲۸۶ ہجری مین ہوا
اس باغ مین ایک باولی کہنہ ہی گرد اوسکے ایک پختہ مکان لداؤ کا بنا ہوا ہی اور مقبرہ نواب
غوث محمد خان مرحوم کا اور مزار نواب معز محمد خان و میان فوجدار محمد خان کا ہی **وزیر باغ**
میان وزیر محمد خان مرحوم کا باغ اسمین ایک مسجد ہی اور مقبرہ میان وزیر محمد خان صاحب
و نواب نظر محمد خان صاحب مرحوم کا اور ایک باولی ہی گرد باولی کے ایک مکان سنگین

منقش نہایت دلکش ہے اور بھی چند کنوئین سنگین حوالی باغ مین ہین اور اس شہر مین عمارات عالی ست چند مکان مستثنی لائق تفصیل ہین از انجملہ ایک میر امحل دوسرا موتی محل خلد نشین کی عمارت تیسرا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کا محل چوتھا نواب معز محمد خان کا محل پانچوین میان فوجدار محمد خان کی کوٹھی چھٹے نواب امراؤ دولہ صاحب مرحوم کا محل ساتوین بادل محل آٹھوین ہوا محل نوین نواب جہانگیر محمد خان صاحب بہادر مرحوم کی کوٹھی دسوین مدرسہ سلیمانیہ گیارھوین مدرسہ وکٹوریہ بارھوین مدرسہ پرنس آف ویلس میری تعمیر اور اس شہر مین ایک سو چند مسجد پختہ ہین از انجملہ جامع مسجد جو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ نے بصرف پانچ لاکھ سات ہزار پانسو اکیس روپیہ دو آنہ سہ پاؤ بالا تعمیر کی ہے اور اس مسجد کی بنیاد ۱۲۵۳ ہجری مین اور ۱۲۷۳ ہجری مین پوری ہوئی اور موتی مسجد جو خلد نشین نے سنگ مرمر و سنگ سرخ سے موجب نقشہ جامع مسجد دہلی تعمیر کی ہے اور اوسکی تعمیر ہنوز جاری ہے ابھی تمام نہین ہوئی عمدہ و عالیشان ہین بڑے بڑے شہرون مین ان دونون مسجدون کی مثل مسجد نہین ہے اور چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ صرف کرکر نواب بیگم صاحبہ نے نہر تمام شہر مین بصرف صاحبان عالیشان بہادر بنوائی ہے سوا اسکے اور بھی بہت مکانات ذی مقدور رعایا کے پختہ اور چوبی منقش و سادہ کار خوش طرح و وسیع اور بلند ہین کہ ذکر اونکا موجب طول کلام کا ہے اور قلعہ فتح گڑھ مین مکان توپخانہ و میگزین و غلہ خانہ و محل بالا قلعہ کا اور قلعہ کہنہ مین مقبرہ نواب فیض محمد خان کا و مکان قیدخانہ و کہنہ محل راجہ کیسری سنگھ بہت اچھا ہے اور چند گھاٹ سنگین لب تالاب ہندوؤن کے بنائے ہوئے بھی مضبوط و نفیس سنگین ہین

فصل آٹھوین کارپردازان خیر خواہ و ملازمان فضیلت دستگاہ کے ذکر اور خاتمہ کتاب مین

ہمارے جد امجد سردار دوست محمد خان مرحوم کے عہد سے تا اوائل زمانہ مختاری خلد نشین متصدی و منشی بھوپال کے فارسی لکھتے تھے اور سیاق و سباق کا دفتر کل فارسی تھا جب

سرکار انگریزی مین اردو کی نوشت خاتمہ جاری ہوگئی خلد نشین نے بھی تحریر فارسی کو
موقوف کردیا اور اردو کی تحریر جاری کی پہلے نوابون کے عہد مین بھی یہ ریاست قابل
آدمیون سے خالی نہ تھی قاضی مفتی اور بعض علما و فقرا مثل مولوی ضیاء الدین نظام الدین
حکیم اصل علی حکیم سیف الدین و شیخ قادر بخش اور چند کاتبہ ذی علم تھے مگر بیشتر توجہ خاص و
عام کی سپاہگری کیطرف تھی نواب قدسیہ بیگم کی مختاری مین اہل قلم کی کچھ ترقی ہوئی حکیم
شہزاد مسیح اور راجہ خوشوقت رائے اور چند کاتبہ متصدی فن حساب نوشت و خواند روزمرہ
کے ماہر تھے اور مولوی عبد القادر مولوی شہاب الدین مولوی رؤف احمد مولوی امداد علی
حکیم خادم حسین خان منشی بقاء اللہ خان خیرآبادی حکیم گلزار علیخان حکیم بہار علی خان
اہل علم کے شمار مین تھے بعد ازان ہمارے والد مغفور کے زمانے مین قدر و منزلت اس
گروہ کی بہت زیادہ ہوئی کیونکہ وہ خود صاحب فہم اور استعداد تھے قاضی شریف حسین
حکیم محمد اعظم خان مؤلف نیر اعظم و اکسیر اعظم و عبد الواحد سکین و عبد اللہ شاہ صوفی
و منشی گنج بہاری لال غلت و سید واصل علی و منشی محمد علی بخشی بہادر محمد خان وغیرہ
اچھے آدمی ذی علم جمع ہوے تھے اوسیطرح میری والدہ خلد نشین کے زمانے مین
اہل علم و ہنر و شرفاے ہندوستان و مردم کارگزار کی کثرت ہوئی منشی مولوی حکیم شاعر
سب طرح کی لیاقت کے آدمی جمع ہوے اور بیشتر اونکی قدر ہوئی جو معاملہ فہم انتظام مالی
و ملکی کو اچھا جانتے تھے خصوصاً مدار المہام صاحب بہادر کی جہت سے رسوم جاہلیت
بہت رفع ہوکر احکام شریعت بکثرت جاری ہوے چرچا علم و اتباع دین کا ہوا شرک و
بدعت دور ہوا اور میرے عہد مین اللہ کے فضل سے قدر و منزلت علما و مردم کارگزار
سلیقہ شعار اہل امانت و دیانت و ذی علم آدمیون کی جیسی چاہیے ویسی ہے اللہم زد ریاست
مین بہت علما نوکر ہین اونمین قاضی زین العابدین عرب انصاری قاضی بھوپال اور مفتی سید
عبد اللہ و مجمع العلوم مولوی عبد القیوم بن مولوی عبد الحی مرحوم علماے نامی سے ہین اور

طبیب مثل حکیم اصغر حسین و حکیم فرزند علی اور حکیم محمد احسن اچھے اچھے ملازم ہین اور متصدی
و منشی اپنے اپنے فن کے کامل موجود ہین اہلکار اعلی خیرخواہ ذی علم مستعد ہین مثل مدار المهام
منشی جمال الدین خان بہادر نائب ریاست اور سیف الدولہ علی حسین خان نائب مدار المهام
اور دیوان ٹھاکر پرشاد مہتمم دفتر حضوریہ فن سیاق و حساب مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین اور
زمرۂ اخوان ریاست مین نواب والاجاہ اپنے زمانے کے جوہر فرد ہین علما مین بے نظیر ہین
کارگزارون مین سرخیل اہل زمانہ ہین ناثر ناظم عالم دانشمند خصوصًا علم تفسیر و حدیث مین آج
انکا جوڑ سرزمین عجم و عرب مین دیکھا سنا نہین گیا انکی کتب انکے علم و عمل پر شاہد عدل ہین
کامل محقق و مجتہد عامل ہین اسیطرح اور اہلکار کہ نام اونکے بخیال طول کلام نہین لکھے بہت کارگزار و فہمیدہ جمع ہین

خاتمۂ کلام اس تاریخ کے تین حصے ہین حصہ اول مین ہمنے اپنے والد تک حکام بھوپال
کا حال واقعی بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہے اور حصہ دوم مین والدہ صاحبہ مرحومہ کا احوال رقم
کیا گیا ہے اور حصہ سوم مین تین برس اپنے عہد حکومت کا حال غرہ شعبان سنہ ١٢٨٥ ہجری سے لغایت
سلخ ذیحجہ سنہ ١٢٨٨ ہجری اور قدرے حالات اوائل سنہ ١٢٨٩ ہجری کے لکھکر کتاب کو تمام کردیا
اور آیندہ کے واسطے ایک حصہ چوتھا ضمیمہ اس تاریخ کا سال بسال لکھنا ہمنے ذہن نشین کیا ہے
جسمین حالات ریاست قابل درج تاریخ جب تک خدا کو منظور ہے بقید سال ہجری تحریر کیا کرینگے

خاتمہ کتاب از نتائج فکر عالیجناب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ

تاج الاقبال تاریخ بھوپال ریختۂ خامۂ وقائع نگار سوانح گزار جناب نواب شاہجہان بیگم صاحبہ
گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا و رئیسہ بھوپال بعونہ تعالی تمام ہوئی تمام سرگذشت اس ریاست کی
مع شرح انتظامات ملکی و مالی قدیم و جدید کے باحسن اسلوب سر انجام ہوئی سلاطین پیشین کی
تواریخ احوال اونکے وقت کے منشیان باکمال نے ہر زمانے مین لکھی ہے وہ افراط و تفریط سے
خالی نہین یہ تاریخ خود رئیسہ معظمہ نے اردو فارسی مین نہایت راست بیانی و شیرین زبانی سے

تالیف فرمائی ہی وہ کون مضمون اسکا ہی جو ذہن ہر واقف کار مین حالی نہین اپنے خاندان کے
سیتچھے حال ور ریاست کی وقتی کارروائی کو تحریر کیا ہی دعا گو جون کا تون تقریر کیا اس دور آخر
مین کہ کارخانہ دولت و حکومت آخر ہی تباہی رہا تھا لے قدیمہ بیان سے باہر ہی جتنے رئیس مسلمان
وہندو سرزمین کشور ہند مین ہی جو ہین اونسے اسباب ریاست داری و بیدار مغزی و ہوشیاری
سے رئیسہ معظمہ بھوپال کے بیکلم مفقود ہین اگر کسیکو اس بات مین تامل ہو نظر ہی تو یہ کتاب
تاریخ بھوپال حاضر ہی اسمین غور فکر سے دیکھے اور دوسری ریاستون کے انتظامات حال کو مینے
تو دیکھا ہر ہو جاویگا کہ اور رئیس باوجود مرد ہونے کے اپنی ریاستون مین کیا کام کرتے ہین مفت مین
بوجہ غفلت شعاری اور راحت طلبی اپنا نام بدنام کرتے ہین اور رئیسہ بھوپال باوجود عورت ہونے
کے کس لطف و خوبی سے انتظام دینی و دنیاوی اس ریاست کا کرتی ہین بڑے بڑے منتظمون کو
باب تنظیم امور ملکی و تنسیق مہمات مالی مین سبق دانشمندی دیتی ہین یہ تاریخ اس لائق ہی کہ رؤساے
حال اسکو اپنے لیے دستور العمل کارروائی سمجھین اور حکام زمانہ اسکو کارنامہ آگاہی جانین اور
رئیسہ عالیہ بھوپال کی خوبی بندوبست سے عبرت پکڑین اور اپنے بگڑے کام کی تدبیر اس کتاب سے
سیکھین دیکھو کیسی چھوٹی کتاب مین کیسے بڑے مطالب حکومت ادا کیے ہین اور
کتنے وقائع ماضی و حال گنتی کی لفظون مین بھر دیے ہین قطع نظر کلیات کے جزئیات کو اور کیونکر
ضبط کیا ہی سوانح ماضی کو زمانہ حال سے تین دفتر مختصر مین ربط دیا ہی لڑکے اگر اس کتاب کو
پڑھین اونکو عقل ملکداری آنے بوڑھے اگر اسکو سمجھین تو اونکو ہوشیاری بڑھ جاوے اسکے
قصے پچھلون کے لیے موجب نصیحت عبرت ہین حالات ماجرے استقبال والون کے واسطے
سرمایہ حجت و خبرت ہین خاص اولاد رئیسہ کے لیے یہ کتاب تعلیم نامہ و یادگار ہی جام جہان نما
آئینہ سکندر آئین جہانداری ہی الحمد للہ کہ جسطرح جناب رئیسہ بھوپال جرگہ رؤسا مین مقدمہ
تنظیمات دنیاوی مین ہر فرد ہین اسیطرح ترویج شریعت و پابندی احکام دین و دور کرنے اسباب
فسق و بدعت مین کمال بلند حوصلگی اور علو ہمت سے باوجود عورت ہونے کے مردون مین

جسنے کثرت مساجد و مدارس و قدردانی اہل اسلام کو اس خطۂ بھوپال مین دیکھا ہی اور ترویج
علوم دینا ور آبادی مساجد و سلام و کلام و ہیئت اسلامیہ اہل بھوپال کو مشاہدہ فرمایا ہی اوسکو
معلوم ہی کہ یہ بلدہ بقاے آثار دین اور امن و امان متبعین مین آج فائق بلاد ہند و روکش ولایت
افغانستان و سند ہی جو صفات حسنہ حق تعالی نے والیۂ عالیۂ اس ریاست مین جمع فرمائے
ہین قبل اسکے کسی رئیس بھوپال مین فراہم نہوے ماشاءاللہ حامی دین مبین اور متقن آئین و دنیا
ہین تحمل و متانت و ہنرمندی مین طاق عفو تقصیر و جود و فتوت و مروت و سخا مین شہرۂ
آفاق نہایت حلیم و سلیم بغایت رحیم و کریم قریب نواز غریب پرور مہر ور کرم گستر انصاف دوست
دادگر مجھکو اس لکھنے اور کہنے سے بیان واقع مقصود ہی مین شو ہیون کچھ نوکر نہین کہ
ستایشگری سے کچھ حاصل کرون خدا کے فضل سے میرے پاس سب کچھ موجود ہی یہ کتاب
صاحبۂ موصوفہ نے میری گزارش مکرر سے تالیف فرمائی ہی رونق ملک و ملت بڑھائی ہی اسلیے
مینے سچا حال اوسکا بیان کیا ماجراے واقعی عیان کیا کہ اسمین شکر خدا اور شکر محسن ہی اب
تحریر دفتر چہارم بتدریج حسب وقوع وقایع زمان و ماجراے دوران مضمر ضمیر انور ہی جب کبھی
وہ لکھا جاویگا انشاءاللہ تعالی اسیکے آخر مین شامل ہوکر شہرت و قبول پاویگا سمجھدار کو
ایک حرف کافی ہی عقل حاصل کرنے کو اسقدر وافی ہی فقط

خاتمۃ الطبع

لاکھون منن و احسان اوس شاہ جہان و سلطان زمان کو سزاوار ہین کہ مملکت دائمہ و سلطنت مستمرہ اوسکی
قدیم و بیزوال ہی اور نہایت عاجزی سے سر جھکانا اوسکی بارگاہ عظمت و جلال مین سر افتخار پادشاہان
سربلند کو تاج الاقبال ہی اور ہزارون جواہر صلوات و سلام اوس سردار خیر الانام و قافلہ سالار عالی مقام
پر نثار ہون کہ جسنے اپنے انتظام شریعت غرا سے رواج کفر و بت پرستی کو یکقلم دور کیا + اور گرد سیاست
ملت بیضا سے شرک و جہالت کا سر بالکل کچلا چور کیا + صلوات اللہ علیہ و علی آلہ العظام و صحابہ الکرام
کرانہون توفیقات ازلی ناظرین وقایع رونگار کو شامل ہی + اور تائیدات لم یزلی سامعین حوادث

آفاق کو حاصل ہی + دوربینون کو آئینہ جام جہان نما نے چہرہ دکھایا + خوشہ چینون کو خرمن لقمہ مدعا
ہاتھہ آیا یعنی خسرو ملکِ شیرین کلامی + شاہِ جہانِ فصاحت بیانی + شعشۂ خورشید کشورکشائی +
پیرایۂ عروسِ فرمانروائی + مہر سپہر دولت واجلال + پردہ کشای چہرۂ شاہد اقبال + والیۂ کامگارِ
اقلیم سخنوری + وارثۂ نامدارِ دیہیم سکندری + مورخۂ بے بدیل + وقائع نگارِ فقید المثیل + شاعرۂ
نازک خیال + ناثرۂ شیرین مقال + مریم مثال بلقیس شیم + نوشابہ خصال وروشنک حشم + جناب عالیہ
نواب شاہجہان بیگم + صدر آرائے ریاست بلدۂ بھوپال + لازالت بدور اقبالہا طالع الشمس
ولمع الہلال + نے اپنی سلطنت کے وقائع ماضی وسوانح پیشین کو زمانۂ حال تک تحقیق سرآمد یوست
وتدقیق علی بالیق تین دفترون مین بقلم شیرین رقم تالیف فرمایا + اور جواہر حالات رائیں سلطنت
اور واقعات داخلین قلمرو حکومت کو صیقل بیان سے آئینے کیطرح چمکایا چنانچہ بعد طبع دفتر اول
ودوم کے یہ اوسکا تیسرا دفتر ہی + حلاوت مضامین شیرین + وعذوبت معانی نوشین سے غیرت افزائے
ذائقۂ قند مکرر ہی + گلدستہ ہی نازک خیالی کا مجموعہ ہی شیرین مقالی کا + ہر سخن مصری کی ڈلی ہی +
ہر بات مین نبات مصری گھلی ہی + ناظرین فرہاد منش سخن شیرین پر جان شیرین دیتے ہین + کلمات
شکر آمیز سے شہد نوشین کے مزے لیتے ہین + ہر حرف کوزہ ہی قند ونبات کا + ہر لفظ چشمہ ہی
آب حیات کا + شیرینی کلام سے زبان دل حلاوت پاتی ہی + ملاحت بیان سے روح ناتوان مین
تقویت آتی ہی + کیون نہو کہ مصنفہ خود طوطی عذب البیان شکرستان شیرین مقالی ہین + اور عندلیب
شیرین زبان شاخسار نازک خیالی ہین + جو مضمون ہی عالی ہی + مبالغہ اور تکلف سے خالی ہی + ہر ورق
غیرت نگارخانۂ چین ونقش ارژنگ ہی + اور ہر صفحہ دستور العمل دانش وکارنامۂ فرہنگ ہی + اس
چھوٹی سی کتاب مین اسقدر بڑے بڑے مطالب کی گنجایش گویا دریا کوزے مین بند ہی +
صرف نمونۂ ذہن وقاد خداداد اور نتیجۂ فکر بلند ہی + حسب فرمان واجب الاذعان مربع نشین چاربالش
علم وکمال صدر آرائے محفل عز واقبال + عالم باعمل + فاضل بے بدل جناب نواب والاجاہ امیر الملک
سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر + زید اقبالہ بالتوالی والتواتر + کے عاجز راجی رحمت

خداوندقا محمد عبدالرحمن شاکر نے عرائس نفائس سہ دفتر کو گلگونۂ طبع سے آراستہ و غازۂ ارتسام سے پیراستہ کر کے اپنے مطبع نظامی واقع کانپور بلند نامی سے مشہور نزدیک و دور کی رونق دوبالا بڑھائی شائقین کو زیب و زینت کی صورت آئینہ ہو کے دکھائی

قطعۂ تاریخ اختتام طبع از منشی گوبند پرشاد فضا

نواب والا مرتبت شاہجہان بیگم لقب ۔ چمکا یا اختر قسمت جنکی دولت اقبال کا
خسرو ہندوستان پاستۂ نظام ملک مین ۔ ہے دوسرا سردار کب اس حشمت و اجلال کا
ہین شاعر شیرین زبان اور ناثر نادر بیان ۔ شاگرد ہے سحبان بیان انکا بقیل و قال کا
جتنی کرو انکی مدح ہے قدر علم و فضل کی ۔ پرسان کوئی آتا کہان اہل سخن کے حال کا
ہے سایہ گستر ذات پاک انکی جو فرق دہر پر ۔ بیشک یہ سایہ ہے خدا کی رحمت و افضال کا
خلق انکے حق مین یہ دعا کرتی ہے ہر شام و سحر ۔ ایزد انھین جاہ و حشم بخشے ہزاران سال کا
جو انھون نے اردو زبان مین یہ چھپ دفتر لکھے ۔ ہر ایک ہے دستور العمل تنظیم ملک و مال کا
رونق بڑھائی جو اس نسخے نے سنگ طبع سے ۔ ہے صاف آئینہ یہ گویا ملک کے احوال کا

تاریخ سال طبع تو بھی اے فضا تصریح یہ لکھ
اردو زبان مین کیا ہی دفتر ہے سوم بھوپال کا

١٢٨٩ھ

وجہ مہر و دستخط کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی مین چھپی تو مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے فقط

نقشہ فرمان روایان ریاست بھوپال

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۱	سردار دوست محمد خان	•	•	سنہ ۱۱۵۲ ہجری	سنہ ۱۱۲۰ ہجری مین تیراہ سے ہند مین آئے اور ملک مالوہ مین بزور شمشیر صاحب ملک ہوئے نہم ذی حجہ سنہ ۱۱۵۲ ہجری کو قلعہ اور شہر پناہ بھوپال بنایا اور پینسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا مدبر اور بہادر تھے قلعہ فتح گڈہ بھوپال مین مدفون ہین
۲	نواب یار محمد خان	سنہ ۱۱۲۵ ہجری	سنہ ۱۱۵۲ ہجری	سنہ ۱۱۶۶ ہجری	قبل وفات دوست محمد خان والد اپنے کی ہمراہ نظام الملک آصف جاہ بہادر والی حیدرآباد دکن کے دکن کو گئے جس وقت خبر وفات دوست محمد خان کی نظام الملک نے سنی اونکو خطاب نوابی اور خلعت مع ماہی مراتب عطا فرما کر روانہ بھوپال کیا یہ بھوپال مین آکر بعمر ہجدہ سال مسند امارت پر بیٹھے اور پندرہ برس تک ملک رانی کرکے تینتیس ۳۳ برس کی عمر مین انتقال کر گئے انکا مقبرہ باہر قلعہ اسلام نگر کے ہے
۳	نواب فیض محمد خان	•	سنہ ۱۱۶۶ ہجری	سنہ ۱۱۹۱ ہجری	بعد وفات یار محمد خان اپنے والد کے گیارہ برس کی عمر مین رئیس ہوئے اور پچیس ۲۵ برس تک حکومت کرکے چھتیس ۳۶ برس کی عمر مین فوت ہو گئے قلعہ کہنہ بھوپال مین مقبرہ انکا بنا ہوا ہے مرد عابد پرہیزگار بے آزار تھے چھوٹے خان چیلہ نواب یازدہم ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۴ ہجری کو دیوان ریاست ہوا اور چھبیسوین ۲۶ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۰۹ ہجری کو جہان سے سدھارا مر گیا اور قلعہ فتح گڈہ مین اوسکا مدفن ہے آدمی مدبر و منتظم تھا اور اس دیوان کی کاوش سے سولھوین ۱۶ جمادی الاولی سنہ ۱۲۰۰ ہجری کو شریف محمد خان اپنے بھائیون سمیت مارے گئے
۴	نواب حیات محمد خان	•	سنہ ۱۱۹۱ ہجری	تا زدہم رمضان سنہ ۱۲۲۳ ہجری	بعد وفات فیض محمد خان اپنے بھائی کے نواب بھوپال ہوئے اور بتیس ۳۲ برس تک حکمرانی کرکے رحلت کر گئے اور باغ اپنے مین مدفون ہوئے ان کے عہد مین ریاست مین بہت خلل واقع ہوا حتی کہ وزیر محمد خان بہادر مختار ریاست ہوئے

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدایش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۵	نواب غوث محمد خان	٭	دوم ماہ شوال ۱۲۲۲ ہجری	بست سوم محرم ۱۲۴۲ ہجری	بعد وفات حیات محمد خان والد اپنے کے براے نام سترہ برس تک مسند پر بیٹھکر الہی ملک بقا ہوے انکے عہد مین وزیر محمد خان بہادر جو ۱۲۲۲ ہجری مین مختار ریاست ہوئے تھے تمام کار و بار ملکی و مالی کو اپنی راے سے سرانجام کرتے تھے
۶	وزیر محمد خان بہادر	٭	٭	شانزدہم ربیع الآخر ۱۲۳۱ ہجری	بہادر بے بدل تھے ۱۲۲۹ ہجری اور ۱۲۳۰ ہجری فصلی مین راجہ گوالیار و ناگپور کے تیس ہزار فوج سے جسنے بھوپال کا محاصرہ کیا تھا سنگنا لڑکر ہزیمت دی اور ( ) برس تک باختیار حکمرانی کی شہر کے باہر وزیر باغ مین اونکا مقبرہ واقع ہے
۷	نواب نظر محمد خان	٭	۱۲۳۱ ہجری	محرم ۱۲۳۵ ہجری	بعد وفات وزیر محمد خان اپنے والد کے رئیس بھوپال اور بائیسوین ربیع الآخر ۱۲۳۳ ہجری کو نواب بیگم صاحبہ قدسیہ دختر نواب غوث محمد خان کے ساتھ کتخدا ہوئے انتیسوین ربیع الآخر ۱۲۳۳ ہجری کو عہد نامہ سرکار کمپنی سے حاصل کیا اور تین برس نو مہینے چھہ روز حکومت کرکے اٹھائیس برس کی عمر مین انتقال کیا انکا مقبرہ بھی وزیر باغ مین ہے
۸	نواب بیگم صاحبہ قدسیہ	شہر رجب ۱۲۱۶ ہجری	۱۲۳۵ ہجری	موجود	بعد وفات نظر محمد خان کے مختار ریاست ہوئین انکے عہد مین نواب منیر محمد خان پسر امیر محمد خان نبیرہ وزیر محمد خان تین چار دن بطور خانہ جنگی کے شہر بھوپال مین لڑے حکیم شہزاد مسیح نائب ریاست کہ آدم مدبر و نیکنام تھے چوبیسوین جمادی الآخر ۱۲۵۳ ہجری کو ان کے عہد مین مرگئے اور ۱۲۵۳ ہجری مین بمقام آشٹہ نواب جہانگیر محمد خان بہادر پر فوج کشی کرکے لڑے اور غرہ رمضان ۱۲۵۳ ہجری کو بواسطہ سرکار انگریزی جاگیر تاحیات مقدار مصارف اپنی ریاست سے لیکر گوشہ فراغت اختیار کیا

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس	تاریخ وفات	کیفیت
۹	نواب جہانگیر محمد خان	جمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ہجری	۔۔ رمضان ۱۲۵۳ہجری	بست و ششم ذی قعدہ ۱۲۶۰ہجری	سخی بہادر شہسوار خوشنویس با اخلاق اور نوشت و خواند مین ماہر تھے نور باغ مین اونکا مقبرہ ہی
۱۰	نواب سکندر بیگم صاحبہ	بست و نہم شوال ۱۲۳۳ہجری	پانزدہم محرم ۱۲۶۰ہجری مختار ریاست و نہم شوال ۱۲۷۶ہجری والیۂ بھوپال گشت	سیزدہم رجب ۱۲۸۵ہجری	منتظم عاقل تحسین بجلدوی خیرخواہی ایام غدر سرکار انگریزی سے سوم رجب ۱۲۷۶ہجری کو جبلپور جاکر دربار گورنمنٹ پرگنہ بیرسیہ پایا اور چوبیسوین ربیع الآخر ۱۲۷۸ہجری کو الہ آباد جاکر دربار گورنری مین تمغا اور خطاب نیٹی حاصل کیا اور ۱۲۷۹ہجری مین مکۂ معظمہ کو گئین اور اوائل ۱۲۸۰ہجری مین واپس آئین باغ فرحت افزا مین مدفون اور اونکی قبر پر مسجد سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی
۱۱	نواب شاہجہان بیگم صاحبہ	ششم جمادی الاولیٰ ۱۲۵۴ہجری در قلعۂ اسلام نگر	غرۂ شعبان ۱۲۸۵ہجری	عمر و اقبال در ترقی باد	پانزدہم محرم ۱۲۶۳ہجری کو سرکار انگریزی سے خلعت ریاست بھوپال پایا یازدہم ذی قعدہ ۱۲۷۱ہجری کو نواب باقی محمد خان بہادر کے ساتھ عقد ہوا اور نہم شوال ۱۲۷۶ہجری کو اپنی خوشی سے منصب ولیعہدی کو قبول کیا بست و یکم صفر ۱۲۸۴ہجری کو بیوہ ہوئی اور روز صدرنشینی سے انتظام ریاست مین ہمہ تن کوشش کی اور مورد ستایش سرکار انگریزی ہوئی اور ۱۲۸۸ہجری مین نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر سے باستحسان گورنمنٹ نکاح ثانی کیا اور چہاردہم رمضان ۱۲۸۹ہجری کو بمقام بندر ممبئی دربار گورنری مین خطاب درجۂ اول نیٹی اور تمغاے استار اور نشان شاہی پایا فقط

نمبر	نام رئیس	سنہ پیدائش	سنہ جلوس		کیفیت
۱۲	نواب سلطان جہان بیگم ولیعہد	بست و ہفتم ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۲۷۴ ہجری	ششم شعبان سنہ ۱۲۸۵ ہجری ولیعہد ہوئیں	عمر شروع [illegible] مادرش	

صحت نامہ دفتر سوم تاریخ بھوپال زبان اردو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۶	وپلی	ولبی
۱۲	۴	بخشی	+
۱۹	۱۵	روسن کیتیولاک	رومن کیتولاک
۲۷	۱۲	وپلی	ولبی
۲۹	۲	وپلی	ولبی
۳۱	۱۳	وپلی	ولبی
۴۰	۹	وپلی	ولبی
ایضاً	۱۰	اسپرن صاحب	اسبرن صاحب
ایضاً	۱۶	اسپران صاحب	اسبرن صاحب
۵۲	۹	اسبرن ہلوس	آمس برن ہیوس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۴	رانی نول کنور	رانی نول کنور
ایضاً	ایضاً	زوجہ مردان شاگوند	زوجہ مردان شاگوند
ایضاً	ایضاً	سمت ۱۳	سمت ۱۳
۸۰	۸	سمت ۳۶	سمت ۱۳۶
ایضاً	۱۰	راجہ سری ہنبت پاج	راجہ سری سنپ
ایضاً	ایضاً	قوم نہتا لی	قوم منتھا لی
۸۱	۱۴	یہاں لے لوہار	یہاں کے لوہار
۹۰	۱	وپلی	ولبی
۹۰	۸	سات ہزار	ساٹھ ہزار

تمت

جاوین یا جدا کیے جاوین برخلاف کھیتی کے اور ضابطہ اس بات کا یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ مبیع کا اسم اوسکو شامل ہو عرف مین یا
متصل ہو مبیع سے باتصال قرار یعنے جدا کرنے کے لیے نہو تو وہ بیع مین داخل ہوجاوے گا ورنہ نہین جیسے زینہ اینٹ چونہ کا
اور لکڑی کا جو گڑا ہوا ہووے یا زنجیرین اور قنادیل جو چھت مین کیلون سے جڑی ہووین دار کی بیع مین داخل ہونگی
جو لکڑی کا زینہ الگ گھر مین رکھا ہو تو وہ داخل نہوگا درّ مختار و تاتارخانیہ م۔ قاعدہ کی راہ سے جو
او کھلی گھر مین پتھر کی گڑی ہوئی ہے گھر کی بیع مین داخل ہوگی اور اسیطرح ڈنڈا اوسکا از روی استحسان کے جیسے چکی گڑی
ہوئی کا نیچے کا پاٹ از روے قیاس کے اور اوپر کا بطریق استحسان کے داخل ہوتا ہے ص اور نہین داخل ہوتے پھل لگے
ہوئے درخت کے درخت کی بیع مین مگر اگر خریدار شرط کر لیوے ف اسواسطے کہ روایت کی ائمہ ستہ نے عبداللہ بن عمر رض سے کہ
جو شخص بیچے ایک غلام مالدار کو تو مال اوسکا واسطے بائع کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدار او جو بیچے ایک کھجور پیوند کی ہوئی کو تو پھل اوسکا
واسطے بائع کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدار اور امام محمد رہ نے روایت کی اصل مین کہ جو ایسی زمین خرید کرے جسمین کھجور کے درخت
ہین تو پھل بائع کا ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدار ص ہرچند کہ زمین کی یا درخت کی بیع مین بائع یہ کہدے کہ بعتُ بحقوقه
او بمرافقه ف یا بکل قلیل وکثیر هوله فیها ومنها من حقوقها او من مرافقها هدایه ص جب
بھی کھیت اور پھل داخل نہونگے ف اسواسطے کہ یہ چیزین حقوق اور منافع نہین ہین البتہ اگر یہ کہے گا کہ بعتہ بکل
قلیل وکثیرٍ هوله منها او فیها تو یہ چیزین داخل ہوجاوینگی اسواسطے کہ اس صورت مین بائع نے تصریح مرافق اور منافع کی
نہین کی هدایه ص اور بیت کی بیع مین بالاخانہ داخل نہوگا اگرچہ بکل حقٍّ هوله کہے اور منزل کی بیع مین مگر
جب کہ منزل کی بیع مین بکل حقٍّ هوله کہدے گا تو بالاخانہ داخل ہوجاوے گا ف اسواسطے کہ بالاخانہ ایک جدا بیت ہے
اور شی اپنے ہمسر کو نہین شامل ہوتی بخلاف منزل کے کہ وہ درصورت ذکر حقوق و مرافق شامل ہے بالاخانے کو جیسا اسکی تعریف سے
معلوم ہوچکا ص جیسے داخل نہین راہ اور شرب اور مسیل بیع مین البتہ اگر حقوق و مرافق کو ذکر کردے گا تو یہ چیزین داخل
ہوجاوینگی اور اجارے مین ہر طرح خواہ ذکر کرے یا نکرے داخل ہونگی ف راہ سے وہ راہ مراد ہے جو طریق خاص انسان
کی ملک مین ہے لیکن وہ راہ جو کوچہ غیر نافذہ کی طرف ہے یا شارع عام کی طرف ہے وہ داخل بیع کے ہے چنانچہ بحرالرائق مین معراج سے
منقول ہے اور گھر کی راہ کا عرض اوس گھر کے دروازے کے عرض کے برابر ہے اور طول اوسکا شارع عام تک ہے چنانچہ
قہستانی مین ہے اور مسیل وہ مکان ہے جسپر بارش وغیرہ کا پانی بہتا ہے اور شرب بکسر اول و سکون ثانی عبارت ہے پانی لینے کے
حصے سے کذا فی الطحطاوی ص وجہ اسکی یہ ہے کہ اجارہ منعقد ہوتا ہے منفعت پر اور بدون ان چیزون کے منفعت مقصود
نہین ہے اور بیع سے ملک مقصود ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ غرض مشتری کی پھر بیع ہو ساتھ نفع کے اور یہ بدون ان حقوق کے متصور ہے ف
کیونکہ ملک رقبہ مین کچھ قدرت علی الانتفاع ضرور نہین مسائل الحاقیہ گھر کی بیع مین کنوان جو اوس گھر مین ہو اور اوسکی گھرنی اور

خرید ا ہوا اور جو نا جو اون سے خرید یگا تو داخل نہو گا البتہ تسمہ جو اوسکے گلے مین بندھی ہوتی ہی داخل ہوگی اور جانور کی لگام اور جو رسی بیل کے سینگون پر بندھی ہی اور جھول بغیر شرط کے داخل نہین ہی گھوڑے کی بیع مین لگام اور اونٹ کی بیع مین نقط نکیل داخل ہوتی اور گاے کا شیر خوار بچہ گاے کی بیع مین داخل ہی اور گدھی کی بیع مین اوسکا بچہ داخل نہین اگرچہ شیر خوار ہووے اور اگر انگور کے درختونکو خرید کیا تو وہ رسیان جو زمین کی گڑی ہوئی لکڑیون مین بندھی ہین داخل بیع ہین اور اسیطرح وہ تھونیان جو ایکطرف سے زمین مین گڑی ہین اور جتنی چیزین تبعاً داخل ہین اونکے مقابل کچھہ ثمن نہو گا تو اگر وہ تلف ہو جاوینگا قبل ادا ے ثمن کے اس صورت مین ثمن کچھہ ساقط نہوگا جیسے بیع مین اشیا داخل ہوتی ہین بالتبع اسیطرح سے چند چیزین بے نکالے ہوے نکل بھی جاتی ہین جیسے تربے کی بیع سے راہین اور مساجد اور شہرپناہ انتہیٰ ملتقطاً من الدر المختار والفتح والعالمگیریۃ

باب استحقاق کے بیان مین یعنے مبیع دوسرے کسی کی نکلنے کے بیان مین +

یعنی بعد بیع کے یہ بات ثابت ہوئی کہ مبیع بائع کی ملک نتھی بلکہ ایک شخص ثالث کی ملک نکلی **ص** اگر ایک شخص نے ایک لونڈی خرید کی بعد خرید کے مشتری پاس آنکر وہ جنی جب وہ جن چکی تو مشتری نے اقرار کیا کہ یہ لونڈی زید کی ہی تو زید صرف لونڈی کو لے لیگا ولد کو نہین لے سکتا اور اگر زید نے نسبت لونڈی مذکورہ کے ملک اپنی گواہون سے ثابت کر دی تو اس صورت مین زید لونڈی او ولد دونون لے سکتا ہی **ف** فرق کی وجہ اصل کتاب در ہدایہ اور در مختار مین مذکور ہی خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ بینہ حجت مطلقہ ہی اور اقرار حجت قاصرہ تو بصورت اقرار ضرورت دفع ہو جاتی ہی ساتھ ثبوت ملک عقر لہ کے بعد انفصال ولد کے برخلاف صورت اول کے **ص** ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ مجکو خرید لے کیونکہ مین غلام ہون اور اوسنے خرید ا بعد خرید نے کے وہ غلام آزاد نکلا اور اوسکے بائع کا پتہ نہین اس صورت مین مشتری ضمان ثمن اوس شخص سے جسنے اپنے تئین غلام کہا تھا لے لیگا **ف** اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک اوسپر ضمان نہین اور اگر بائع کا نشان و پتہ موجود ہی تو مشتری رجوع ثمن اوسی بائع پر کریگا نہ غلام پر **در مختار ص** اور وہ شخص بائع سے لیگا جب اوسکو پاویگا بخلاف رہن کے اس طرح پر کہ ایک شخص نے کہا مرتہن سے کہ مجکو رہن رکھہ لے کہ مین غلام ہون پھر ظاہر ہوا کہ وہ آزاد ہی تو ضامن نہوگا برابر ہی کہ راہن کا نشان معلوم ہو یا نہو اگر ایک شخص نے دعویٰ کیا ایک حق مجہول کا ایک دار مین اور مدعی علیہ نے کچھہ روپیہ دیکر اوس سے صلح کر لی بعد اسکے اس دار مین سے کچھہ حصہ کسی شخص غیر کا مملوک نکلا تو اس صورت مین مدعی علیہ مدعی پر کچھہ رجوع نکریگا اسواسطے کہ مدعی یہ کہہ سکتا ہی کہ میرا حق اس حصے کے سوا نہین تھا اور اگر کل دار کسی اور کا نکلا تو اس صورت مین البتہ مدعی علیہ نے جو روپیہ صلحاً مدعی کو دیا ہی سب پھیر لیگا اس مسئلے سے یہ سارا سمجھا گیا کہ صلح دعویٰ مجہول سے جائز ہی اوپر مال معلوم کے اسواسطے کہ جہالت اوس چیز مین ہی جو ساقط ہو جاویگی اور یہ جہالت مفضی منازعت نہین ہی اور بعض فتاویٰ سے منقول ہی کہ صلح نہین صحیح ہی مگر جب دعویٰ صحیح ہووے تو اس مسئلے سے اس روایت کی عدم صحت معلوم ہو گئی اسواسطے کہ دعویٰ حق مجہول کا غیر صحیح ہی لو باوجود اسکے صلح ایسے دعوے سے درست ہی اور بہت سے